صبح تجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت اصبح اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

^{۴۴۲} سنہ ۱۲۸۹ ہجری ^{۸۴۷}

بیضاوی صبح کا بیان ہے — تفسیر کتاب آسمان ہے

ہے خاتمۂ شب دل افروز — دیباچہ نگار نسخۂ روز

آثار سحر ہوئے نمایان — سیپارہ لیے ہوئے ہے دوران

واللیل کو ختم کر چکا ہے — آمادۂ دور والضحے ہے

عنوان فلک ہے دُرِّ منثور — لوح زرّین سورۂ نور

اطراف بیاض مطلع صاف — والفجر کے حاشیے پہ کشاف

معمورۂ مہر تا بیابان — ہمطالع کشور بدخشان

ہر دشت ہے مثل دشت ایمن — ہر کوہ ہے رنگ طور روشن

عالم میں ہے آفتاب تاثیر — آب حلب و ہوائے کشمیر

گردون کے غلاف مین ہے پنہان — مشکوۂ شریف مہر تابان

آنکھیں نظارے کی طلبگار — نظارے کا بخت خفتہ بیدار

منظور ہے حسن کا تماشا — ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

ہے شرق سے غرب تک پر افشان — نور عینین پیر کنعان

وہ سورۂ یوسف تجلی — ہے مطلع مصر کی عزیزی

پستی کا دماغ آسمان پر — اوج افلاک مہر گستر

وہ ہے سبح العلیٰ کی تفسیر — یہ ہے کشف الدجیٰ کی تعبیر

مضمون طلوع صبح صادق — مشہور روایت مشارق

موقوف حدیث شب کی تصحیح — رکھ دو تجھے طاق پر مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے — انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے — مریخ کی سمت مشتری ہے

روپوش ہے زیر چرخ اخضر — ظلمت کا سپاہ ہے کرکے ابتر

اہل مہ کہکشاں سے ہے مفرور — پروانہ نویس شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ — نظم پروین کا قافیہ تنگ

ہے فکر سپہر رات بھر کی — کیا بات ہے مطلع سحر کی

ہر مطلع صبح صادق استاد — از دیدہ نوشت صاد بر صاد

ہے وقت اخیر شب خلاصا — الواح زبرجد فلک کا

ہنگام سپیدۂ سحرگاہ — ساعات میں روز و شب کے واللہ

اک مخبر صادق البیان ہے — پیغمبر آخر الزمان سے

کیفیت وحی میں ہے بلبل — ہے وقت نزول مصحف گل

سبزہ ہے کنار آب جو پر — یا خضر ہے مستعد وضو پر

نوبت ہے صدا سے قمریاں کی — تیاری ہے باغ میں اذان کی

محو تکبیر فاختہ ہے — قد قامت سرو دلربا ہے

اک شاخ رکوع میں رکی ہے — اور دوسری سجدے میں جھکی ہے

سوسن کی زبان پر مناجات — جاری لب جو سے آیات

...ـسے شگوفہ یا مصور
...لی ہوئی بو سے گل چمن مین
غنچے مین ہے خامشی کا عالم
...ری ہر اک اعتکاف مین ہے
...بند زکوۃ نامیہ ہی
...یہ مجاہدِ صبا رنگ
...ک ہی چمن مین نہر موزون
...رئی صاف دل صنوبر
... خلوت آرمیدہ
...ال... مین برگ و نخل اوتاد
... بہار کی صبا ہے
... لالہ یکسو
... نیلوفر کو
... خار پر ہے
... پست
... ہوا ہے
... لو
...ب یاسمن کو
... نور مین سمن سے ہے

تحریمہ تاک ربِّ اغفر
اور صلِّ علی کا غل چمن مین
یا ...وم سکوت مین ہے ...
اور آب روان طواف مین ہے
کا شانۂ گل کو تولتا ہے
نا فرمان ہو رہا ہے چو رنگ
مجذوب ہے شاخ بید مجنون
تحریک نسیم حالت آور
ہر ایک ثمر خدا رسیدہ
ہی نعم العبد سرو آزاد
سبزہ سنبل کا پالتا ہے
یک سو شب زندہ دار شبو
پاس انفاس ہی سحر کو
نرگس کی نگاہ مین اثر ہے
صادق ہے بہار پر ہمہ اوست
واصل ہے جسے یہان فنا ہے
مُوْتُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوْتُوْا
... ملا ہے نارون کو
سلطان مشائخ چمن ہے

عطار شمیم گلستان کی
پھولون مین ہی یون گلاب خوش آب
کیوڑا گلزار پر غضا مین
ہر شمع خموش فکر مین ہی
شورش مین قلندرانہ قمری
ہے خواجۂ نقشبند ذیجاہ
ہر کبک دری خلیل آذر
اعجاز نسیم صبحدم ہی
عالم مین وہی ہوا ہے چلتی
تفرید ہے مست نغمۂ ہو
باشان و شکوہ جلوہ فرما
سامان ظہور کی ہے تمہید
فیض روح القدس عیان ہے
آئینہ ہو چار سوے عالم
ہر قطرہ ہو جوش بحر ویہ
وہ شان ہو آج رنگ و بو کی
دے ہمت حباب کو عطا کی
فرمان بقا سے مستند ہون
کثرت وحدت مین ہو کے فانی

ہم مرتبۂ نسیم پد بوئی
جیسے قطبون مین قطب اقطاب
غوث الثقلین اولیا مین
ہر طائر شوخ ذکر مین ہے
اور چشتی سبز پوش طوطی
طاؤس علیہ رحمۃ اللہ
ہو ہو نام خدا ہمیشہ
انفاس مسیح کی قسم ہے
جو صبح الست کو چلی تھی
ہنگامۂ لا الٰہ کا ہو
شاہنشہ تخت گاہ الا
قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکیا
افشا ہے رموز کن فکان ہو
لبریز تجلیات پیہم
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
مصداق ہو جل شانہ کی
آب حیوان کی بہر مجری
احکام فنا کے مسترد ہون
حاصل کرے عمر جاودانی

[illegible]ان حدوث کا قدم ہو — امکان پہ وجوب کا کرم ہو
پھر ابلی تانہ روپ دکھلائے — ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے
[illegible]افیل اپنی صور لائین — پھر رنگ رمیدہ کو جمائین
[illegible]زرائیل اب کرین نہ دورا — ناکارہ کے رہین عدم کا
ماشاءاللہ کیا سمان ہے — ہر شے کو حیات جاودان ہے
[illegible]سبزی ہے باغ مین جہان کی — آمد ہے بہار بے خزان کی
[illegible]ح القلم ادیب تقدیر — محو خط نسخ عالم پیر
ایام کا بخت پھر جوان ہے — پھر عہد شباب آسمان ہے
معنی وعدم مین ایک لے ہو — لاشے کے بھی لب پہ آج نے ہے
عرفت [illegible] غمی سے سرور — رنگین طبعان محفل نور
[illegible]کہستان کہین سبیل رکھی — ہر کوزے مین سلسبیل رکھی
[illegible]تش آئے [illegible]کم باری — میکائیل اک طرف نہاری
[illegible]رضوان لیے ساغر و صراحی — کوثر سے کھچی ہوئی صبوحی
لقمہ بہشت نے بنائے — جبریل درود پڑھتے آئے
[illegible]وئی ہے بین خوشی سے پھولے — غلمان لیے ہار گجرے
[illegible]چرچے زمین مین آسمان کا — نقشا ہے مکان مین لامکان کا
[illegible]گلو سے کہہ آئی ہے زمین پر — مینا بازار چرخ اخضر
[illegible]نگے سے عرش سے فرشتے — سب حی علے الفلاح کہتے
[illegible]شید[illegible] روح پاک آدم — دوران نے کہا کہ خیر مقدم

ہر رنگ ارم زمانہ بشگفت
طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

انوار ہین نوح کے نمایان
یا ابر کرم کا جوش طوفان

رحمت کے لباس مین چپ و راست
شیث و ادریس و خضر و الیاس

یمن و برکت لیے ہین موجود
ہارون و شعیب و صالح و ہود

خاتم پہ لکھے ہوے سلیمان
نقش تسخیر جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوب
الحمد کتاب شکر یعقوب

یوسف مع عزت و مناصب
یونس مع ماہی و مراتب

داؤد لیے زبور پہونچے
موسیٰ مع شمع طور پہونچے

کعبے مین خلیل کا ہے جلوہ
بت کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحٰق مع ذبیح آئے
لقمان مع مسیح آئے

تجھ سے حسن فروش و جلوہ مشتاق
ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات
اقسام صفات و عمدہ [illegible]ات

جو کچھ ابتک ہوا ازل سے
ہونے والا ہے جو کچھ آ[illegible]گے

ہر نکتہ جانفزائے ناسوت
راز ملکوت و سر لاہوت

تو جس کی شان راستبازی
تجرید کی وضع [illegible]

استغنا ہم رکاب تسلیم
اقبال کے ساتھ تخت [illegible]

دانش دانا سے سر بکنون
سرمایہ [illegible]طون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان
طفل ناخواندہ دبستان

دو [illegible]لت و جاہ روز افزون
جسکے بندون مین تھا فریدون

حاتم کا وصف جود کامل
عدل نوشیروانِ عادل
حکمتِ مفتاح قفل مقصود
علم آئینۂ وجود معبود
ہر گوہر قلزم ولایت
ہر نیّر مطلعِ ہدایت
صدیق کا صدق و استواری
عثمان کا حلم و بردباری
آوازۂ عمرؓ کی صاحبی کا
اور دبدبہ مرتضےٰ علیؓ کا
بان بہشت روح پرور
خلق حسنِ شگفتہ منظر
نگینے لالہ زار ایمان
جانبازی سیّد شہیدان
کار مجاہدین ابرار
انوار مہاجرین و انصار
قبولی بایزید و ادہم
محبوبی خاصِ غوث اعظم
عرفان ابوسعید و کرخی
روشندلی جنید و شبلی
گستاخیِ عاشقانِ مغرور
رسوائی دار و گیر منصور
عشق آفتِ عاشقان جانانہ
حسن آئینۂ تجلی نانہ
مجنون و ہجوم حسرت دل
لیلےٰ ہے ساربان و محمل
القصہ یہ دیکھ کر تماشا
حیرت ہوئی آ کے جلوہ فرما
کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان
کھلتا نہیں کچھ یہ سِرّ پنہان
خورشید فلک کے سائبان میں
یوسف ہے غبار کارواں میں
خلوت گہِ حسن ہے زمانہ
اور جلوۂ صبح شاہدانہ
ڈوبے ہوئے رنگ میں چمن کے
نکھرے ہوئے روپ میں وطن کے
خورشید خاور کا شرف ہے
معراج نظر کو ہر طرف ہے

مظہر کا خطاب میرزا ہے — منظر کا لقب ابوالعلا ہے

شبنم کو دمِ فلک تابی — مستی مین کمال بوترابی
ہر قطرے مین آب و تاب گوہر — ہر موج شعاع مہر انور
آفاق مین ہے تجلی نور — یا شان نزول جلوۂ طور
کرتا ہے فلک سجود پیہم — مائل بہ زمین ہے عرش اعظم
اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی — سب کھل گئی لامکان کی قلعی
مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار — آتشکدے گل ہوے جو تھے
پانی طوبیٰ کی جڑ مین پہونچا — جو خشک ہوا ہے بحر ساوا
ہے خاک کی طبع مین روانی — جو دشت سماوہ مین ہے پانی
چلتے ہین یہ کس ہوا کے جھونکے — ہوش اوڑتے ہین جنّے کا ہنو کے
باندھا وہ قضا نے لعن کا لام — ابلیس کی فوج مین ہے کہرام
ہیبت سے سکوت ہر دہان ہے — بتخانون مین شور الامان ہے
کسکی شوکت کا زلزلا ہے — قصر کسریٰ جو ہل رہا ہے
ہے کسکو خطاب ایزدِ پاک — لولاک لما خلقت الافلاک

کس نور وجود مین عدم ہی — آمیزش حدوث مین قدم ہی
ہے فرش پہ عرش کی تجلی — کہتی ہوئی لا الٰہ غیری
ہے قبلہ ہر ایک سمت پُر نور — ہر بیت ہے مثل بیت معمور
ہر نقص کمال کا سزاوار — ہر جزو مین عقل کل کے آثار
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے — ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
سورج مکھی آفتاب انور

اورنگ نشین باغ ہے گل
اور ہفت ہزاریوں میں بلبل

ذی حکم خزانہ اشرفی ہے
صدبرگ کا اسم پانصدی ہے

عباسی کو دعویٰ فتوت
داؤدی کو شبہہ نبوت

ہر دانہ ہے عابد سحر خیز
ہر ذرہ خاک شمس تبریز

اقطاب نسیم دامن دشت
مخدوم جہانیان جہان گشت

خالق کا کرم ہے فیض گستر
بخشش کا صلائے عام گھر گھر

روئے حسنات سوئے اخیار
چشم رحمت سوئے گنہگار

ہے فکر میں عابدوں کی طاعت
محسن کی تلاش میں شفاعت

جیسی اِسدن سحر ہوئی ہے
ایسی کبھی بیشتر ہوئی ہے

این سحر چہ آفتاب دارد
این صبح چہ آفتاب دارد

ناگاہ بجلوہ عبارت
پیدا ہوئی غیب سے بشارت

یہ صبح سعادت جہان ہے
نوروز بہار جاودان ہے

مفتاح خزینہاے اسرار
مصباح تجلیات انوار

ہے بدر کمال اوج تشبیہ
لبریز جمال ہے تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی
بندے کے لباس میں خدائی

اسوقت دیار میں عرب کے
مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان میں
اور ہاشمیون کے خاندان میں

مکے کی زمین نامور سے
اور عبدالمطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
بے پردہ و بے نقاب چمکا
پیدا ہوے سرورِ دو عالم
پیدا ہوے فخرِ نوحؑ و آدمؑ
محبوب خدا نبی مرسل
صبح دومین روز اوّل
شاہنشہِ انبیا محمدؐ
تاجِ سرِ اصفیا محمدؐ

پیدا ہوے حضرتِ پیمبرؐ
صبح قدرت کے سعد اکبر
واللیل اشارتی ز مویش
والشمس عبارتی ز رویش
خورشید سپہر دین محمدؐ
نور عین الیقین محمدؐ

پیدا ہوے قبلۂ طریقت
پیدا ہوے کعبۂ حقیقت
مقصود ازل اجل و اعلیٰ
منظور حضور حق تعالےٰ
سلطان فلک حشم محمدؐ
مہر عرب و عجم محمدؐ

پیدا ہوے بادشاہ ذیجاہ
آرایش تخت لی مع اللہ
عین عرفان و مردم عین
ابروے جبین قاب قوسین
جان و دل مرسلین محمدؐ
روح روح الامین محمدؐ

پیدا ہوے خاتم النبیینؐ
مہر فرمان عز و تمکین
با میم احد احمد بلا میم
شایستۂ صد صلوٰۃ و تسلیم
گنجینۂ اصطفا محمدؐ
آئینۂ حق نما محمدؐ

محوِ رضوان حق روانش
آل و اصحاب و پیروانش
کیفیت وجد مین ہی اب ذوق
کہتا ہے خطیب نامۂ شوق
ہے ذکر ولادت پیمبرؐ
اعلیٰ اولیٰ احمد و اکبر

قطعات تاریخی

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع مولوی محمد احسن اللہ صاحب عرف احسن الله صدر الصدور لکھیم پور ضلع کھیری برادر خورد مصنف

از معجزات نظم لسانیکه منکرانند | احسن کلام حضرت محسن شنیده اند
صد بار خوانده اند بهزار آفرین زد | روز یکه آب و رنگ سخن آفریده اند

استاد و هم برادر و هم قبلهٔ من ست | دربارگاه مکرمتش برگزیده اند
المختصر که سدره نشینان اوج فکر | بر شاخ رفعتش ثمر نارسیده اند

این نسخه را بدیدهٔ انصاف بنگرند | آنانکه قصائد و مضامین چشیده اند
صبحی بشکل شکر رنگین طبیعتان | از بادهای حمد صبوحی کشیده اند

جوش بهار حسن معانی ست در نظر | بیتاب اضطراب دل آرمیده اند
از خویش رفتگان بهار گل سخن | در راه شوق آمد مضمون تپیده اند

زآب صفای بندش و ترکیب دلکشا | بر صفحهٔ نگاه خود آئینه چیده اند
از هوش طالبان بهار تمنا نیند | دیوانگان صبح گریبان دریده اند

تاریخ سال از زبان سروش غیب | صبح بهار آمد و مضمون شنیده اند ۱۲۸۹

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب رئیس قصبہ کربل ضلع [illegible]

این مثنوی لطیف و رنگین | نوشت چو محسن سخندان
در وصف بهار آفرینش | در نعت رسول پاک یزدان

دی شب نقی از برای تاریخ | بودم سر فکر در گریبان
ناگاه بگفت هاتف غیب | گو کنه مثنوی نظم حسان ۱۲۸۹

قطعۂ تاریخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مثنوی حضرت محسن نے لکھی | حال پیدائش سرور یہ ہے
شب میں صبح تجلی ہے یہی | مہر تاباں مہ انور یہ ہے

چشم انصاف سے دیکھا جو اسے | خوب تصنیف سخنور یہ ہے
قابل وصل علی ہے ہر بیت | نظم حسان سے بہتر یہ ہے

در معنی ہیں پروئے جس میں | لڑی موتی کی سراسر یہ ہے
چشمۂ فیض ساری ہے کتاب | کہیں زمزم کہیں کوثر ہے یہ

ہے نجات اس سے گنہگاروں کی | مدحت شافع محشر یہ ہے
مختصر گو ہے یہ ظاہر میں وے | کیجیے غور تو دفتر یہ ہے

منتظم صبح تجلی کو ذرا | دیکھ کیا نسخۂ اطہر یہ ہے
کیوں نہ ہاتف کہے اسکی تاریخ | ذکر میلاد پیمبر یہ ہے ۱۲۸۹

تقریظ مثنوی صبح تجلی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

منشی صحیفۂ کائنات کیلئے اگر شعاع مہر قلم بنکر سواد شب سے فقرات حمد و ثنا لکھے تو بھی ایک نقطہ فرمائش سے ادا نہو سکے تجلی صبح اوسکی بیاض قدرت کا ایک سادہ ورق ہے۔ اور نظم عقد پروین اوسکی کتاب آفرینش سے ہلکا گون کے پہلا سبق۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا اور نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاض گردن حور سے صبح تجلی نے رنگ

چراغ کعبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے نام خدا سواد تحریر / واللیل اذا سجیٰ کی تفسیر
دریا ہے رواں ہی دُرِّ نظم آج / یہ بحر خفیف بحر مواج
جاتا ہے کلیم آسماں تک / معراج سخن ہی لامکاں تک
خلوت گہِ دل ارم سرشتہ / ہر وارد طبیعت اک فرشتہ
ہر گوہر سلک نظم تکلم / سیارۂ آسمان ہفتم
ہر حرف ہے زبانِ سوسن / گنجینۂ رازِ ہشت گلشن
ہر لمعۂ فکر طبع والا / شمع سرِ طاقِ عرشِ اعلیٰ
ہر گل میں ہی رنگ گلستاں کا / ہر قطرے میں موج زن ہی دریا
ہر لفظ عروس پردہ گوش / ہر معنیٔ جاں ہے پیکرِ ہوش
مضمون شکر وپ کی دولہن ہی / اک معنی لاکھ بانکپن سے
قطرہ نہیں بحر میں سخن کے / کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے
بندش کی ادا ہی دستۂ گل / طرز نمکین ہے شور بلبل
نیرنگ دماغ رنگ تحریر / بیداری قلب خواب تعبیر
تحریر کی دھن میں تامل / تقریر کے دور میں تسلسل
مضمون کو ازدیاد کا شوق / مصرع کو ہے مستزاد کا شوق
منظور ادا ہے خوش بیانی / تشریح کتاب آسمانی
سرسبزی طبع نکتہ پرور / کشاف رموز [illegible]

کاغذ مین سطور کا تسلسل
ہی کھیت مین چاندنی کے سنبل

شبدیز قلم کی شان اعلیٰ
جنگل مین براق کے غزالا

تحریک انامل سخنگو
جبریل امین کا زور بازو

اور رفعت طبع من چہ پرسی
ہر حرف کی عرش پر ہی کرسی

اِک رات کی روشنی ہی دل مین
چھٹکی ہوئی چاندنی ہی دل مین

شب کیا کہ جہان کا بخت فیروز
عالم کا کھلا صحیفہ شب و روز

ایام کے گیسوِ مسلسل
آنکھون مین نہ آسمان کی کاجل

ساعت ہے کمال بدر شب کی
شب ہی شرف مہِ عرب کی

اندھیارے کے دیکھیں اوجالے
آئین سحرِ طور بانے والے

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے
داخل ہوئی کعبے مین وضو سے

اوڑھے ہوے لیلی گل اندام
شبنم کی ردا بقصد احرام

گویا کہ نہا کے آئی فی الحال
جھٹک جھٹک کی نچوڑتی ہوئی بال

کیا سحر صفا سے رنگ فق ہی
سر سے پا تک عرق عرق ہے

نامحرمون سے چھپائے چہرا
چہرے مین گوندھا ہے مشکو کا سہرا

آنا کھٹکتا ہوا نہ جانا
انداز خرام صوفیانا

سناٹے کا دم انیس و ہمدم
انفاس مین ہوا رشیو و شبنم

خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے
لپٹے ہوے بالون مین دلھن کے

یا نافہ بسی ہوئی ختن کی
کلیان یوسف کے پیرہن کی

ناخن کی جگہ ہلال کی مد — دفتر سے طلوع کے ندارد
گرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے — ہین رمی جمار کے اشارے
قربان رہِ ضرورت پڑی — ثور و حمل سپہر تا جدی
قطبین کے سایۂ ضیا مین — مشغول دوگانے کے ادا مین
خلوت کی جمائے انجمن کو — پردے مین چھپائے ماہ من کو
صورت مین غلاف محترم کے — در پردہ طواف مین حرم کے

گریہ

تھا دیکھ کے اِس ادا کو مفتون — دشتِ عرفات شکل مجنون
چشم در کعبہ سے معلّے — آئینہ حیرت تماشا
سکتے مین کہ کیا یہ گل کھلا ہے — اس رات کا رنگ روپ کیا ہی
آنکھون مین ہوا سمٹ کے یکجا — بیدار دلون کا کیا سویدا
میدان نظر مین خلوت آرا — کس چشم سیاہ کا ہے پردا
دامان نگاہ بن کے پھیلی — کس دیدۂ منتظر کی پتلی
گل دار ہوے ہین سبز فانوس — پنجرے مین ہے طوطیون کے طاؤس
واللیل کی زینتِ حواشی — تفسیر کبیر کہکشان کی
انجم کا یہ آسمان مین نقشہ — سوسن کی زمین مین بنفشہ
جگنون کا ہوا مین یہ اشارا — ظلمت کا چمک رہا ہے تارا
تاریکی مین نور یا الٰہی — آنکھون مین سما گئی سیاہی
ہر شے مین ہے مجمع خوش ادائی — ہر رنگ مین شان دلربائی

ہر باغ نثار روے شبو | ہر دشت شکار چشم آہو
ظلمت مین ہے نور کی تجلی | بکھری ہوی طور کی ہے چوٹی
ہر در سے ظہور نور مطلق | ہر دار مین شورش انا الحق
ہر قطرہ وضو کی فکر مین گم | ہر ذرہ کیے ہوے تیمم
ہر سرو کو بندگی پہ ہی میل | ہر اِک کی لو ہے قائم اللیل
ہر بزم طرب مین اتقیا جمع | قعدے مین لگن قیام مین شمع
کہتا ہے جھکا ہوا اندھیرا | ہو جاے قبول سجدہ میرا
سجادہ چرخ نیلگون پر | تسبیح ہزار دانہ اختر
تاریکی ہے یان سے منزلون دور | پیدا ہے سواد کشور نور
ابر رحمت گھرے ہوے ہین | کچھ رات کے دن بھری ہوی ہین
نفرت ہی ستم کو آسمان سے | ہے تیر کھچا ہوا کمان سے
چلے مین ہی پیر[1] قوس روپوش | عقرب کی ہی نیش مین بھرا نوش
گردون کو اسد کیے ہوے زیر | چھوٹا ہوا نیل گاو پر شیر
رفعت کا ہوا ہے سکہ جاری | میزان کے ہین دونون پلے بھاری
نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا | ہے زیب کمر زری کا پٹکا
مریخ بشر بلند اختر | گردون کا لڑا ہوا سکندر
کیوان کو دم سکندری ہے | چمکی زہرہ کی مشتری ہے
ہر پستی ہے اوج سے ملاقی | ہر شان نزول کو ترقی
اعلیٰ کی طرف ہی سیل انوار | پروانہ چراغ سے خبردار

[1] قوس کو باعتبار خمیدگی کے پیر سے تشبیہ دی ہے اور پیر کی مناسبت سے چلہ نشینی ۱۲

شبنم کی ہے پر لگائے گلشن | بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن
ذرونکی طرح نہ دشت اوڑ جائین | دیوانون سے کہیے ہوش مین آئین
شمشاد نہین کسی کے بس مین | قمری نہ پڑی رہے قفس مین
ساحل ہوتا ہے خشک ڈٹ سے | نکلا جاتا ہے بحر بر سے
کنعان کے اوڑ رہا ہے چوہر | دلو آج بنا کے ڈول جنتر
یونس سر حوت تک پہونچکر | سکہ نہ بٹھائین ہر درم پر
مرغابی برق ابر مسکن | چگ جائے نہ سنبلہ کا خرمن
اوڑ جائے نہ سطح ارض آلہی | سرطان پہ کرے نہ چوٹ ماہی
پامال زمین نہ آسمان ہو | پٹری نہ سڑک کی کہکشان ہو
ظاہر ہوے کس لیے یہ سامان | کیون اتنے عروج پر ہی دوران
کیون خاک کی اتنی ارجمندی | کیون پستی کی اسقدر بلندی
کیون شب کا یہ حسن روز افزون | کیون ہے یہ ملیح اتنی موزون
محمول کا کس طرف ہی موضوع | مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع
یہ کسکی خبر کا مبتدا ہی | موصول کہان کہان صلا ہی
ہین کس سے مضاف یہ عجائب | راجع ہے کدھر ضمیر غائب
ناگاہ خطاب ہے وحی تنزیل | عالی لقب ہے حضور جبریل

مدح جبرئیل

عنوان کرم کے دستور | قرآن شرف کے سورۂ نور
مانند دوا زمین پہ نازل | مانند دعا سپہر منزل

منشور اوامر و نواہی — عنوان صحیفہ الٰہی
فہرست اخبار صفیا کے — تاریخ فرشتہ انبیا کے
درجِ گہرِ کلام باری — پیغامبرِ پیام باری
وارد ہوے ابر سان زمین پہ — ساتھ اونکے بُراق برق پیکر

تمہید وصف بُراق

پہونچا ہے بُراق تک جو نامہ — دوڑا تھا او چھل پڑا ہے خامہ
شوخی پہ ہے تیز گامک رفتار — جل[1] جاے سپند سبع سیار
قطبین ہین سن عیان انجم — ڈگڑی کی ہوئی ہی جو گڑی گم
چکر مین ہے چار موج دریا — نشہ سا ہرن ہے چوکڑی کا
مضمون کی جست مین ہی گرمی — یا جست[2] کے تار مین ہے بجلی
ہان اے مرے خامۂ سبک گام — آہستہ خرام بلکہ مخرام
دو چار قدم وہ چل سنبھل کر — حرف اوڑ کے نہ جا سکین فلک پر
گو ہو نہ سکیگا کچھ تک خیمہ — لکھ وصف براق آسمان سیر

صفت براق

چھوٹا[3] سا فرس فرشتہ ہیکل — کھیت اوسکا بہشت خلد جنگل
سیارۂ فلک سے آنے والا — اطلس کو کتان بنانے والا
یون چرخ سے نکلے وہ سبک رو — فانوس سے جس طرح کہ پرتو
شیشے سے پری چمن سے شبنم — سیپی سے گہر حباب سے دم
گلشن سے بہار جسم سے جان — آنکھون سے نیند دل سے ارمان

[1] دو معنی ہین ایک یہ کہ بلا سے سپند سبع سیارہ جل مرین دوسرے یہ کہ سپند جلتا کہ نظر نہو جاے ۱۲
[2] جست مین قوت مقناطیسی زیادہ ہوتی ہی ۱۲
[3] حدیث مین ہی کہ براق چھوٹا فرس کے برابر تھا ۱۲

صحرائے شہود مین رم غیب
چلتے ہوئے راہ عالم غیب

محو روش فراغ بالی
مشتاق خرام لاابالی

آدم سے ملک تک ایک دم مین
امکان سے قدم تک اک قدم مین

شوخی مین سلوک شوق کا حال
رفتار مین جذب عشق کی چال

نیرنگ طلسم حیرت آئین
یا گنج روان دولت دین

اقبال کا یا کہ بال دیگر
یا روح امین کا تیسرا پر

یا دیدۂ منتظر مین نقشا
اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

ورود جبرئیل و براق بہ آستانہ شریف

بالجملہ وہ دونون محرم قرب
پروانہ و شمع عالم قرب

یون آئے ہو جس طرح سی عاجل
پروانہ چراغ اسکے مقابل

یا جیسے کہ عاشقان مضطر
اپنا خط شوق آپ لیکر

حاضر ہوئے اوسکے آستان پہ
جسکا کہ مکان ہے امکان پہ

نعت

محبوب خدائے انس و جان کا
مقصود رموز کن فکان کا

امکان کے گھر کا ابر نیسان
دریائے قدم کا شاخ مرجان

صانع کے قلم کا رنگ ایجاد
شیدون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم
عرفان کے نگین کا اسم اعظم

آغاز ازل کی ابتدا کا
انجام ابد کی انتہا کا

تشبیہ کے آئینے مین تمثال
تنزیہ کی سلطنت کا اقبال

ہاشم کی کلاہ مین گلِ تر — دامن مین قریشیون کے گوہر

منظور اشارۂ فلک پر — قائم بہ مقام قم فانذر

نور القمرین والکواکب — خورشید مشارق ومغارب

رونق دہِ ایمنِ تجلی — شمع تہِ دامنِ تجلی

لاہوت مقام وعرش مسند — شاہنشہِ انبیا محمد

ورود

تا دور زمانہ بہر نازش — تسلیم خدا واحترامش

اوس وقت وہ دفترِ معانی — تھا وہ خجلِ بیتِ اُمِّ ہانی

رکھتا ہی نتھا قدم زمین پر — نازان تھا مکان اوس مکین پر

تھی خاک وہان کی گل بدامن — اوس حجرے کا تھا چراغ روشن

راحت تھی نیاز مندِ سرکار — تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار

رحمت کی رداے مہر گستر — گلگون ولطیف وصاف بستر

رنگینی فیضِ عام قالین — خاطر کا گداز شمع بالین

ہم غافلون کا خیال ہر پل — آرایشِ پردہ ہاے مخمل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا — ہوتی جو وہ فرش بزم والا

کیا بال ہما کے بالشِ پر — تکیہ سرِ پاک کا خدا پر

خضر رہِ حق مقیم منزل — سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل

دریاے روان بہ رنگ گوہر — غنچے کے لباس مین گلِ تر

آداب سے آپ کو اوٹھایا — یا اپنے نصیب کو جگایا

بیدار ہوئی جو چشم حق بین / آہو ہوئی شکل خواب شیرین
دیکھا کہ عجیب ماجرا ہے / گھر برج قمر بنا ہوا ہے
انشا ہے رموز غیب مخبر / ہونیکا نہیں یہ دن کبھی پھر
سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا / لیتا ہے کروٹیں زمانا
طالع میں نہیں یہ شب کسی کے / اختر سو بار سو کے جاگے
ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر / مٹی ہو ہزار بار اکسیر
انوار کا ہے ورود پیہم / تاروں کی برس رہی ہے شبنم
نازل ہوئے عالم مجازی / امواج محیط بے نیازی
جبریل ہیں اور براق بھی ہے / قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے
تحریک نسیم و صبح صادق / کشتی سبک و ہوا موافق
کوسوں سے رسول روح پرور / آیا ہے ہوا سے شوق لیکر
آنا ہے طلب کا استعارہ / بڑدن کا ہے آمدن اشارہ
یعنے اوٹھیے کہ بحر پرجوش / گوہر کے لیے ہی کھولے آغوش
اوٹھیے کہ چمن ہرا بھرا ہے / طوطی بلبل کا بولتا ہے
اوٹھیے کہ ہے باب فیض مفتوح / ہے طالب جسم عالم روح
اوٹھیے کہ نگاہ چشم تنزیہ / ہے منتظر جمال تشبیہ
اے محمل شوق منزل ذوق / اے شاہد ذوق محمل شوق
ای ہمت طالبان مطلوب / ای جان حبیب و شان محبوب
تھی دل سے تجھے طلب خدا کی / ہر لحظہ تھی یاد کبریا کی

اب اوسکی طلب کا ہے تقاضا / ہے یاد مین تیری حق تعالیٰ
دیکھ اوٹھ کے بہار منزل صدر / اے اشب وے ہرشبت شب قدر
کر سیر مقام قدس کی آج / ای اشب وے ہر شب تو معراج
عرش آپ کا منتظر ہے چلیے / خاطر کو بچھا لیے سنبھلیے
پاکر یہ اشارۂ کرامت / کی شوق نے شورش قیامت
سینے سے جگر چلا نکل کر / شادی سے ہزار ہا اوچھل کر
فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب / آئینہ دکھا رہا تھا سیماب
پہونچا دل بیقرار سرور / سو بار زمین سے آسمان پر

تشریف آوری بیت اللہ

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزومند / لب تشنہ شربت شکر خند
آیا سے پے آبروے کعبہ / مانند خلیل سوے کعبہ
محبوب خدا سے بحر و بر کا / مہمان ہوا خدا کے گھر کا
اوس گھر مین یہ تھا خوشی کا عالم / ڈر تھا کہ اوبل نہ جاے زمزم
کعبہ نکرے طواف اپنا / ہو قبلہ نما کہین نہ قبلا
پانون پہ بتان سر کشیدہ / گر پڑ کے ہوون خدا رسیدہ
اہلاً سہلاً کہا حرم نے / لبیک حریم محترم نے
محراب جھکی سر ادب سے / منبر نے قدم لیے نبی کے
آیا جو کرم پہ عشق بیباک / سینہ کیا شق جگر کیا چاک
بھڑکا وہ لیے اور شعلے دل کے / آب زمزم کے دیکھے چھینٹے

کی مشق جفا ستمر وفا سے — زخمی بھی کیا تو اک ادا سے
لبریز طرب کیا الم سے — نشرح کو ملادیا الم سے
گوہر کو بنادیا سمندر — آئینے کو کردیا سکندر
بھردی دل پاک مین تجلّی — یا کعبۂ دل مین کی سپیدی
خالی اوسے کرکے ماسوا سے — لبریز کیا فقط خدا سے
حق سے رگ و پے کو کرکے معمور — جسم بشری کو کردیا نور
بندے سے کہا نظر بچاکر — کیا غیر ہے تو خدا خدا کر
وحدت کو دکھا دوئی کا نیرنگ — بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ
بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی — کوشش کرنے لگی کشش بھی
اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ — کعبے نے کہا خدا کو سونپا
باعزت وشان وجاہ وتمکین — آیا بالا سے خانۂ زین
حضرت کی رکاب مین قدم تھے — یا طاق مین رکھے گل کے دستے
اللہ وہ راہوار چالاک — اور پشت پہ شہسوار لولاک
جو شان کبھی سنی نہ دیکھی — افلاک کی ہفت پشت نے بھی
لی باگ تو اشہب سبک گام — تھا صبح بہار کشور شام

مسجد اقصیٰ

پیش نظر جناب عالی — بیت المقدس کا باب عالی
وہ سرور انبیا سے پیشین — وہ باعث فخر شرع و آئین
مسجد کے قریب آکے اوترا — آداب سے سر جھکا کے اوترا

اک ہاتفِ غیب دان خبر دہ
آسرا سے سبحٰنہٗ بعبدہٖ

ہر شے تھی وہان کی حیرت افزا
اللہ کے گھر مین تھی کمی کیا

گوشے گوشے مین روح واصل
پہلو پہلو مین قلب شاغل

ظلمت کے غبار سے نمایان
گرد رہِ لشکرِ سلیمان

شانِ لب بام سے ہویدا
جان بخشی حضرتِ مسیحا

دیوار مین خامشی کا عالم
آثار قبول صوم مریم

داؤد کے نغمہ ہاے دلبند
کھاتے دم عیسوی کی سوگند

سلطان عرب کے مژدہ گویان
انجیل و زبور اوٹھاے قرآن

مرفوع پیمبرون کی رایات
یا سورۂ انبیا کے آیات

ہر تختے مین تختے ہزار تعالے
اک شجرۂ طور کی قلم کے

دو مرجع کائنات باہم
دو قبلہ کعبہ دو عالم

قبلے نے درود کی ندا دی
کعبے نے نماز شکر ادا کی

مینار او ٹھے براے تعظیم
محراب جھکی بقصد تسلیم

منبر نے پڑھا ادب سے گویا
شاہنشہ انبیا کا خطبا

آنکھون کو بچھائے تھا مصلا
سایہ کیے گنبد معلا

از راہ کمال مہربانی
اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی

رکھ کر مے و شیر کو مقابل
اوس صاحب ذوق کا لیا دل

اک رنگ مین لالہ ایک ساغر مین
اک ذوق مین تلخ ایک شیرین

گلگون مے ناب مہر پیکر
اکسار طرب کے لعل احمر

اک سیر طراوت نفس کی ... یا روح کھچی ہوئی ہوس کی
دو شیر لطیف ماہ تابان ... شیرینی و سود کا کشش جان
جان بخشی دور عالم عشق ... بالائی اک آمد غم عشق
کی رغبت قلب نے جو تاثیر ... مقبول بشیر ہو گیا شیر
عکس لب جان فزا الین مین ... ہم رنگ عقیق تھا یمن مین
چہرہ کا سرمے پہ تیغ نے کا ... انگور کے زخم پہ نمک تھا
پیکر وہ شیر صبح پیکر ... خورشید روان ہوا فلک پہ
تنہائی کا قافلہ روان تھا ... تجرید کا ساتھ کاروان تھا
گلگون بہار تھا وہ شبدیز ... مانند دم نسیم گلریز
پہنچی جو ہوا سے دامن پاک ... کھلنے لگے غنچہ ہائے افلاک

سیر فلک اول

چلی سے سمند بادپا کی ... جا کر چشم قمر مین جا کی
وہ خطبۂ منبر خلافت ... آئینہ جوہر شرافت
جسکا کہ ارم ہے تخت طاؤس ... افلاک و نجوم شمع و فانوس
خلقت ہوئی جسکے جان و دل سے ... جس طرح بشر کی آب و گل سے
ہمرتبہ صفی باصفا کا ... مصداق خطاب مصطفےٰ کا
وہ روز ازل کا سعد اکبر ... وہ اول ما خلق کا مظہر
وہ سطر اخیر صفحۂ راز ... وہ مطلع اولین آغاز
وہ آخر انبیا سے مرسل ... جسکا ثانی نہین وہ اول

سلہ ان چار شعروں کا یہ مطلب ہے کہ ہوس و عشق پیش کیے گئے عشق اختیار کیا ۲؎ تیغ نے سے مراد دشنہ ۳؎ انکار ہی پینے نے لوچہ کا انکار کا دیا تو انگور یعنے مادہ شراب کے زخم پر نمک چھڑکا ۱۲

تنزیہ کا لطف پانے والا — شان وحدت دکھانے والا
پہونچا کے طے زمین کا دفتر — مثل الف اول آسمان پر
آیا جو نظر وہ فخر عالم — آدم نے کہا کہ خیر مقدم
فرزندہ پسر تلا پدر سے — خیر البشر اول البشر ہے
پہلے پہل آسمان کو دیکھا — ارواح فرشتگان کو دیکھا
پہونچے قدم سعید مرید — مہتابی منزل الملک پر
پامال طبیعت روان کی — گویا تھی زمین آسمان کی

فلک دوم

پہونچا وہ سبب ظہور ایمان — ظلمات جہان مین آب حیوان
جسکے شہدا کا واپسین دم — صائح انفاس ابن مریم
جسکا کرم آیت شفا ہے — بیمار کے درد کی دوا ہے
ہے جسکی اذان صبحگاہی — احیا ہے شریعت الٰہی
وہ گوہر آب زندگانی — جسکا اول نہین وہ ثانی
شان احد احمد مکرم — شاہنشہ کشور دو عالم
پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہے — دن دونی ہو رات چوگنی ہے
یکتائی کا رنگ لانے والا — نیرنگ دوئی مٹانے والا
پہونچا بکمال شادمانی — تا دائرۂ سپہر ثانی
رونق ہوئی کشور فلک مین — جان آگئی پیکر فلک مین
یکجان وہ دو تن ہوئے نمایان — تسبیح کو لیے مسیح دوران

تاجِ سرِ انبیا کے گوہر | آئینۂ حق نما کے جوہر
بچے نے صدائے مرحبا دی | انفاسِ مسیح نے جلا دی
تھا نقشی چرخ لو لگائے | خامہ کی طرح سے سر جھکائے
زندہ ہوئین صورتین رقم کی | اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرفِ ستارۂ حُسن | زیبِ رُخِ ماہ پارۂ حُسن
ہے جسکی حسین پاک صورت | اِک نسخۂ گلستانِ قدرت
جسپر ہے فدا چمن مین سنبل | گلزار مین گُل قفس مین بلبل
ہے جسکی بہارِ رُخ کی تمہید | اوراق سحر پہ [illegible]
وہ واسطۂ قدیم و حادث | سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چراغ آدم و نوح | سروِ چمن مثلثِ روح
توحید کا تخم بونے والا | تثلیث کا گھر ڈبونے والا
یون گذرا تیسرے فلک پر | جس طرح نظر مین حُسن منظر

سراپا

اس جا ہے سخن کا اور مرجع | مصرع ہی ہر ایک حُسن مطلع
کاتب کی چمک رہی ہی تقدیر | آنکھون مین کھنچی ہوئی ہی تصویر
نقشے کی ہے وہ لطیف صورت | جس سے کہ ہی اہل دلکو حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشہ | جس سے ہے ہر آئینے کو سکتہ
سورج کی نہ دوپہر پلٹ جائے | اِسدم مرے سامنے سے ہٹ جائے

گر بدر کہیں ادھر ادھر ہو | کہہ دو مرے شہر سے باہر ہو
حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا | ہے شاہد غیب کا سراپا
دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم | آئینہ بنا کے قد آدم
کھینچی بکمال حسن تدبیر | نقاش ازل نے اپنی تصویر
رخ میں صفت جمال دی ہے | صورت میں جان ڈال دی ہے
ابرو پہ جبین مہ شمائل | رکھی ہوئی رحل پر حمائل
پیشانی ہے جزو مصحف رو | اس پارے کے دو رکوع ابرو
واللیل کا ترجما ہے گیسو | تفسیر اذا سجے ہے گیسو
آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں | ما لا عین رأت وہ آنکھیں
بیداری بخت چشم ایجاد | سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد
خلوت گہ کبریا کو دیکھا | آنکھوں کی قسم خدا کو دیکھا
بینی سے بلند اختر حسن | معراج پہ ہے بینۂ حسن
اسرار دہن ہیں وحی منزل | اور حامل وحی ریش مرسل
احباب میں لب مسیح تقریر | اعدا میں لیے کلیم شمشیر
کیا ذکر تبسم نبی ہے | گل کی گلشن میں جو ہنسی ہے
کانوں کی سنی ہے کیا روایت | جو سر ہے قطب کی ولایت
جوہر کا بھرا ہوا خزینہ | آئینہ بے مثال سینہ
اسرار نہ آسمان نظر میں | ڈوبے ہوئے ہفت بحر بر میں
اوس گردن صاف کی بلندی | تکبیر فریضۂ سحر کی

رعنائی قامت مناسب ۔۔۔ روزی میں اذان وقت مغرب
دیکھے ہیں فلک میں یا زمیں میں ۔۔۔ ہاتھ ایسے کسی کے آستیں میں
دو انگلیوں میں یہ ماہ کا حال ۔۔۔ مقراض میں جس طرح مہا جال
کھولے ہوے شوق عرش عالی ۔۔۔ عینین براہ پائمالی
چہرے پہ ہی شیخ و شاب میں ہیں ۔۔۔ پا ایسے کسی رکاب میں ہیں
دیکھی جو وہ صورت دل آرا ۔۔۔ ارواح کو دفعتہً غش آیا
حالت ہوئی بیخودی کی طاری ۔۔۔ نہ پھر وہ کہیں بھول اوڑھی ستاری
کہتے تھے اک سنی نہ دیکھی ۔۔۔ صورت ہے کہ قدرت الٰہی
حاضر تھے پسر کنعان ۔۔۔ فرزند جوان پیر کنعان
گل جنکے تھے مصر کے چمن میں ۔۔۔ کانٹے کنعان کے پیرہن میں
یعقوب تھے جنکے نازبردار ۔۔۔ تھا جنکا دلوں میں گرم بازار
آنکھوں میں سمائی وہ تجلی ۔۔۔ جو خواب میں تھی کبھی نہ دیکھی
یوسف ہوے جان و دل سے شیدا ۔۔۔ منھ دیکھ کے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

پھر وہ خط عفو اہل عصیان ۔۔۔ فرزانہ شفیع پیش یزدان
جس سے کہ ہوئی شکست کفار ۔۔۔ صحرائے عرب ہوئی جس سے گلزار
تشریف شرف کی بکم و کاست ۔۔۔ جسکے قد راست پہ ہوئی راست
وہ رونق چار سو سے ایجاد ۔۔۔ اعجاز کرامت خداداد
تھے جسکے چار یار زیباہ ۔۔۔ منزل گہ لطف دہر کے ماہ

لہ لفظ عرش عالی میں دو [illegible] ۱۲

زیبا پیش صدر حلم و تمکین | آرائش چار بالش دین
بیکس کی مراد دینے والا | ناچار کی داد دینے والا
ٹھہرا چرخ چہارمین پر | یا صفحۂ سیم پر خط زر
اسرار ندیان کے لکھنے مین آئین | گو دو نون زبان خامہ مل جائین
میدان وہ عجیب روپ مین تھا | خورشید بھی دوڑ دھوپ مین تھا
کی صحف انبیا کی تدریس | تا واذکر فی الکتاب ادریس
یکجا ہوے دو نبی اکرم | مثل صفحات خط توام
یکرنگی سے مصطفیٰ و ادریس | قدرت کے قلم کی سطر تجنیس
ہم وضع دو نقش کلک ایجاد | دو قطعے نوشتۂ یک استاد

فلک پنجم

پہونچے وہ گل نوبہار معنی | وہ گوہر شاہوار معنی
ہے جسکی زبان مین فصاحت | ہے جسکے کلام مین ملاحت
ہے جسکی شگفتہ رنگ تقریر | مَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی کی تفسیر
اعجاز اثر بیان شیرین | قرآن کا ورق زبان شیرین
اور [illegible] نشین عزت و جاہ | نور [illegible] پنجم ید اللہ
[illegible] جسکے پاس دولت | ہے جسکی [illegible] نوبت
گبران جہان کا [illegible] | [illegible] پنج گنج پرویز
ڈرتا ہے یقین [illegible] والا | دل [illegible] لوٹنے والا
آیا [illegible] | یا افسر سلطنت پہ گوہر

ہارون سے کہ افصح البیان تھے — گویا کہ کلیم کی زبان تھے
موسیٰ کے وزیر اور برادر — پیغمبر و بازو و پیمبر
کی نعت ادا بہ خوش بیانی — یا وصف چمن مین گلفشانی
تحریر کیے ہزار دفتر — الواح زبرجد فلک پر
بہرام تھا مہر خامشی کی — عبری سے نے یہ کی تمام تنگی

فلک ششم

پھر وہ در بے بہائے تکوین — وہ لالہ و لعل کوہ تمکین
جسکی نہین روک لامکان تک — پایاب ہے نیل آسمان تک
ہے دور مین جسکے سحر باطل — افسون ہے اسیر چاہ بابل
آہوے رمیدہ ساحری ہی — اللہ کی گائے سامری ہی
جس سے ہوئی شان کفر نابود — فرعون کو بھی بچا نہ نمرود
جسکی شوکت وزیر و شہ پر — شمشیر اوسکی قضا کا شہپر
جسکی بخشش کی ڈر سے قارون — پہلے سے ہوا زمین مین مدفون
وہ روز طلوع صبح بینش — صبح شش روز آفرینش
وہ قبلہ شش جہات عالم — وہ مرجع کائنات عالم
انداز کرم بتانے والا — شش دانگ جہان لٹانیوالا
گردون ششم چشم بد دور — چمکا مانند شعلہ طور
جلوے وہ جمال نے دکھائے — موسیٰ وہی آگ لینے آئے
تھا داغ فراق لن ترانی — مسرور وصال من رانی

وہ محوِ کلامِ ایزدِ پاک — تھا محوِ سکوت ما عرفناک
آتی تھی صداے عقلِ اوّل — دیکھے کوئی نخلِ طور کا پھل
کیا وادیِ ایمن فلک کی — تقدیر سے مشتری ہے چمکی

فلکِ ہفتم

پھر وہ حرمِ سجدہ گاہِ تسلیم — محرابِ حریمِ جاہ و تعظیم
کعبے کا سوادِ صفحۂ عین — شنگرفی نسخۂ جبین
جسکی آمد کا سنتے ہی غل — آتشکدے شمع سان ہوئی گل
گردن مین بتان بے دہن کی — پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی
کلیون کی طرح سے چٹکے جوڑا — کعبے مین پڑا بتون کا توڑا
طوفانِ بلا ہے جسکا خنجر — بہرِ آذر پرست و آذر
وہ ناظرہ خوانِ مصحفِ دل — خضرِ سرِ راہِ ہفت منزل
سلطانِ سریرِ ہفت کشور — شمعِ فانوسِ ہفت اختر
جمعے کو سعید کرنے والا — ہر ہفتے مین عید کرنے والا
اوترا سرِ بامِ حصنِ ہفتم — قربان ہوئے ہر قدم پہ انجم
تھین منتظرِ جنابِ اطہر — عینین خلیلِ ابنِ آذر
کرتا تھا جو صرفِ میہمانی — خوانِ یغماے منِ عصیانی
دیوانِ ازل کا مطلعِ نور — برجستہ ردیفِ بیتِ معمور
اک بزم کے تھے چراغ دونون — ملکر ہوے باغ باغ دونون
ہندوے فلک بتون سے بیزار — سنت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اوس بیت مین پھر وہ سرو موزون — آیا مانند تازہ مضمون

قبلہ تھا خدا کے سب گھرونکا — یا صدر تمام دفترون کا

جلتے تھے وہان فرشتون کے پر — گرتے تھے اک سر ملک پر

گنجایش غیر حق سے معذور — مالک سے تمام خانہ معمور

نیرنگ خیال قدسیان کا — یا رنگ محل نہ آسمان کا

آگے جو بڑھا وہ صاحب دل — حیرت کے تھے آئینے مقابل

بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزم تنزیہ — آئینہ حیرت اوسکی تشبیہ

سب عالم غیب کے کرشمے — سر ملکوت کے تھے

باغ لاہوت کے کھلے رنگ — قدرت کے عیان طلسم نیرنگ

خورشید جلال کے ستارے — یاقوت جلال کے شرارے

ٹھہری جو اوتر کے پل سواری — مالک نے ادب سے بندگی کی

پا کر خبر بہار مقدم — گل ہو گئی آتش جہنم

تھا خوف کہ ہو نجائے برباد — دوزخ مثل بہشت شداد

رحمت کی سحر ہوئی نمودار — ہو کیون نہ سقر سفر پہ تیار

شعلے کی شرارتین تھین فی النار — خاموش تھا صورت گنہگار

پھر وہ گل گلستان تنزیہ — وہ باعث خلق دہر ما فیہ

مانند بہار فرحت انگیز — جنت کی طرف ہوا جلو ریز

جسکا ہی لقب میان جمہور — نور افشان باغ عالم نور
کیا کیجے بیان صفت فضا کی — پھلواری جناب کبریا کی
سرِّ صلِّ علےٰ گلِ تر — رمز بلغ العلےٰ صنوبر
سمے وہ کہ بہ رنگ چشم مخمور — اپنے نشے مین آپ ہی چور
نے وہ کہ ہے جسکا زمزمہ لا — ہم معنی لا الٰہ الا
یک سینۂ عندلیب و صد گل — یک سایۂ گل ہزار بلبل
تار رگِ گل ہزار دستان — ازبسکہ ہے بلبلین گلستان
رخ حسن عمل کا حور و غلمان — چشم نگہِ قبول رضوان
دریاے کرم سمٹ کے کوثر — رحمت محدود ہو کے ساغر
خوش ہو کے قضا بہشت پیرا — تقدیر نہال ہو کے طوبا
ہر شاخ رہِ خدا کی مشعل — ہر پھول نہال شوق کا پھل
ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ — یا دیدۂ منتظر کا چشمہ
تھا نوک زبان حال رضوان — دیباچۂ منتِ گلستان
اللہ رے یہ مرا مقدر — رکھے اپنے قدم مری جبین پر
امت سے بھی اسقدر ہوا ارشاد — آکر کرین میرے گھر کو آباد
ہین سب بد و نیک مجھکو محبوب — بی قید وہ یوسف اور مین یعقوب
اچھے ہون اگر قصور میرے — عاصی کے قصور سے بدلے
ہو مشک خطا مری ختن مین — یا نافران ہو اس چمن مین
کیجے [illegible] قبل حشر برپا — [illegible]

اوسدن عجب اضطراب ہوگا | ہنگامۂ بے حساب ہوگا
مجنون کوئی رہ نجاے بن مین | بیخود کوئی وادی قرن مین
غافل کوئی حشر مین کھو جاے | محسن کسی سایے مین سو جاے
اے صدر نشین یوم موعود | اے بادشہ مقام محمود
بدلا مری آرزو کرم سے | ہے میری بہشت تیرے دم سے
القصہ سمجھ کے جزو کل کو | اور دیکھ کے وانکے خار و گل کو

عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالب رب | کہتا ہوا آدم بمطلب
طوبیٰ سے رکھا قدم جو آگے | جبریل و براق دونون ٹھہرے
رفرف پہ چڑھا وہ صاحب قدر | جس طرح کمال پر مہ بدر
کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود | آیا سوئے عرش پاک معبود
سب صدر قدان عرش اعظم | تعظیم کو اوٹھے قدِ آدم

مقام اعلیٰ

زیر قدم جناب والا | اعلیٰ سے تھا جو مقام اعلیٰ
دلکی تک وہ دو تھی دم سے آگے | سر چار قدم قدم سے آگے
آئینۂ روے ذات عالی | اقلیم صفات بیشالی
چمکا ہوا ایمن تجلی | پھیلا ہوا دامن تجلی
وحدت کا کھلا ہوا وہ ناکا | جسمین نہین دخل ماسوا کا
وارفتہ خیال جستجو کے | چھٹا پیچھے سلیے فقدان آرزو کے

امید کے تہ نشین سفینے
ٹوٹے ہوئے حوصلے کے زینے

نکلی ہوئیں ہمتوں کی جانیں
اوتری ہوئیں چلے سے کمانیں

بھولے ہوئے راہ کے مسافر
ارکان رباعی عناصر

افتادہ خاک بحر و ساحل
درماندۂ راہ خضر و منزل

طاؤس سپہر بال بستہ
عنقائے نجوم پر شکستہ

جھیلی ہوئی دور باش ادب کی
طوبیٰ و بہشت و عرش و کرسی

جا پہنچا نہ سکیں ملک نام
روحوں کا پہونچ سکے نہ پیغام

تاثیر دعا کو در سے محروم
کوشش شرف اثر سے محروم

انسانکی وہان تھی کب رسائی
آنکھون مین کشش بٹھا کے لائی

وہ مردم چشم دین و ایمان
کحل البصر وجوب امکان

ایمان کا رنگ و بوے تصدیق
نخل چمن مجاز و تحقیق

وہ مرجع کار و کارسازی
وہ سر نیاز و بے نیازی

آنکھون کو تلاش جلوۂ رب
کانون مین صدائے نحن اقرب

آیا سوے بزم لی مع اللہ
آئینے مین جیسے پرتو ماہ

پہونچا وہ وہان جہان نہ پہونچے
جبرئیل کی عقل کے فرشتے

نزدیک خدا حضور پہونچے
اللہ اللہ دور پہونچے

لرزے مین تمام دست و پا تھے
انداز جلال کبریا تھے

بے سایہ قدِ رسولِ باری
تھا سایۂ نخل خاکساری

سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا
سر عرش پہ اور زمین پہ ماتھا

ہر لحظہ زباں پر مناجات — ہر لمحہ لبوں پر التحیات

خالق سے نگاہ پاک محرم — چھوٹی ہوئی عینک دو عالم

تپلی میں جما جمال دلخواہ — جس طرح نگینے پہ قل ہو اللہ

خاموشیِ عشق سرمہ پیکر — آوازۂ حسن شورِ محشر

ہوا ہے سجدہ جا نگدازی — سیراب ہے باغ دلنوازی

وحدت کو چھپے ہوئے تھے اور رنگ — کثرت کے مٹے ہوئے تھے نیرنگ

تھی اوج پہ شانِ مصطفائی — دکھلاتی تھی بندگی خدائی

وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد — مانند احد میانِ احمد

دامن میں چھپائے غیر کو عین — واحد تھا نقاب روئے اثنین

عینیت غیر رب کو رب سے — غیریت عین کو عرب سے

ذاتِ احمد تھی یا خدا تھا — سایہ کیا جسم تک جدا تھا

خالق کی صفت ہے ذات والا — وہ شعلۂ طور یہ اوجالا

کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے — سجدے میں درود پڑھنے والے

عرفان کے مقام کی کریں سیر — دیکھیں کہ صفت ہے عین یا غیر

کافی ہے اسیقدر بیان بس — بس اے مری طبع نکتہ دان بس

لازم ہے ادب سے وہ خموشی — جو مہر ہو میرے خامہ کی

خاتمہ و مناجات

اسوقت اوٹھا ہوا ہے پردا — موقع ہے رسائی دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر — تا پایۂ عرش ہاتھ اوٹھا کر

اے پرتو مہر لا یزالی — بے مثل مثال بے مثالی

شمع حرم خدا نمائی — قندیل حریم کبریائی

جس طرح ملا تو اپنے رب سے — انداز سے شوق سے ادب سے

یون ہی ترے عاصیان مہجور — اکدن ہون ترے لقا سے مسرور

صدقے مین ترے یہ آرزو ہی — دم مین رہ آخرت کرین طے

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید — جس طرح سے صبح صادق عید

یون سر پہ ہو مہر آتشین خو — ٹوپی مین کسیکی جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل — مین سوؤن لحد مین ہو کے غافل

گذرے مری نعت کے سخن مین — رکھی ہو جو پیشوی کفن مین

پردہ رہے نامہ عمل کا — کھل جائے نہ قبر مین لفافا

او سرمہ کھلے چشم آرزومند — جب دفتر حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوق قلب مضطر — کھل جائین مرے براق کے پر

اس تیزی سے آئے وہ سبک بال — پیچھے رہین کاتبان اعمال

پہونچے مرا باد پا ارم تک — پہونچا دے مجھے ترے قدم تک

رہ جائین نہ میرے دل کے ارمان — مشکل سے ہی مشکلین ہون آسان

شامت سے نہ پایمال ہو جائے — سبزہ جو اوسکے نہال ہو جائے

پھولے پھلے گلشن تمنا — کشتی مری پھل ہو پھول دنیا

پایان شوق و خلوص التجا ہو — وان نشہ ہو آپ ہون جلوہ

تمام شد

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد مرزا جان متخلص بہ محمود

اولاً حمد خدائے پاک ہے | بعد نعت شہ لولاک ہے

حال ہے اس میں رقم معراج کا | عرش کی سیر و صفت افلاک ہے

سننے والوں کا وظیفہ ہے درود | واہ کیا اچھا کلام پاک ہے

آئی یوں تاریخ راقم ذہن کی

این محمد محسن عالیجناب | جنکی یہ محمود نظم پاک ہے

مثنوی ایسی کہی باغ و بہار | گل خجالت سے گریبان چاک ہے

ہے کل تفسیر آیات و حدیث | دیکھنے سے جو صاحب ادراک ہے

ترجمہ کیا بس حدیث پاک ہے

قطعات تاریخ ختم و طبع نتیجۂ فکر رسا و طبع عرش پیمائے شمع انجمن سخن مولوی محمد حسن صاحب احسن صدر الصدور لکھیم پور ضلع کھیری صوبۂ اودھ برادر حقیقی جناب مصنف ظلہما

۱۳۰۱ھ

محسن کہ بہار لفظ و معنی | در گلشن طبع اوست گلچین

آئینۂ فکرتش صفا خیز | نیرنگ خیال حیرت آئین

بر سر خم خامۂ نیازش | صد بار ادب نمود تحسین

در وصف بہار اگر سخن گفت | از شاخ قلم فشاند نسرین

بہ دشت پی دعا اگر دست | شد بہر طلب فرشتہ آمین

اولی سپہر او ز سہر قبل | آئی ز دہنش انگشتین

تا عرش برین عروج الفاظ | تا سدرہ بلندی مضامین

با اوج دماغش از ثریا | بگذشت کلاہ شمع بالین

این مثنوی عجیب بنوشت | در شان معراج سرور دین

رنگ شب اگر ز کلک ریخت | ہر نقطہ گرفت شکل پروین

از رحمت انبیا عیان کرد | صد مہر نمود نگاہ حق بین

ترکیب لطیف و طرز نازک | معنی نمکین و لفظ شیرین

از لفظ افسردہ گفت برخیز | از معنی تازہ گفت بنشین

احسن بنویس بہر تاریخ | معراج خیال ہای رنگین

۱۳۰۱ھ

ولہ

آن تازہ نمای طرز کہن استاد و برادر محسن من | او صاحب تاج سخن لطافت بیرون ز حد اندازہ خیال

تا چرخ ترقی رفعت او تا مہر تجلی فطرت او | تا سدرہ بلندی فکرت او تا عرش برین تگ و تاز خیال

در بستن معنی ہای بدیع آغاز طلب انجام طلب | در بستن مضمون ہای جدید انجام خیال آغاز خیال

بنوشت رسالۂ خوش بیان در ذکر معارج خیر الوریٰ | ہر لفظ گرفتہ قسم رسا ہر معنی لوا اعجاز خیال

مضمون حدیث متواتر بنمود بصدق بیان ظاہر | ہر خار و خس چمن خاطر ہر شد صفا پرداز خیال

ہر بیت خلاصۂ بیت الحرم ہر نکتہ شگوفۂ شاخ قلم | ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایۂ ناز خیال

تاریخ لطیف ہمی احسن خوش گفت فرشتۂ فکرت من | معراج سپہر پاک سخن معراج فلک پرواز خیال

۱۳۰۱ھ — ۱۳۰۱ھ

ولہ

این نظم عجب سراسر اعجاز است | ہر رنگ طبیعت مقام پرداز است
گو رتبہ کلام جو باتاریخ لطیف | معراج خیال لامکان پرواز است

۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع ارجمند و فکر بلند گنجینۂ معانی را کلید جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب رئیس کاکوری

حقا کہ فروغ طبع محسن
صفحے پہ ہر ایک سطر شکین
موزونی شاہد معانی
ہر رنگ میں ہر خیال رنگین

بیداری اختر سخن ہے
گیسوے معنبر سخن ہے
آرایش زیور سخن ہے
شاہنشہ کشور سخن ہے
آداب کے ساتھ لکھیے تاریخ

یہ مثنوی چراغ کعبہ
بحر اوسکی وہ شوخ ہے کہ جسکو
دیکھ اسکو رشید چشم دل سے
انصاف کے ساتھ غور کیجے
معراج پیمبر سخن ہے

اک شمع منور سخن ہے
پریون لیے دلبر سخن ہے
یہ چشمۂ کوثر سخن ہے
نسخہ نہین دفتر سخن ہے

تاریخ طبعزاد جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن
واللہ سخن ہے یا کرامات
ہر بیت مین نور کا ہے مضمون
ثانی سے جو خوبتر ہے اول
سیفی کو ہوا خیال تاریخ

کچھ آپکا طرز ہی جدا ہے
اعجاز طبیعت رسا ہے
کعبے مین چراغ رکھ دیا ہے
پہلے سے شگفتہ دوسرا ہے
کیا اسکا بلند حوصلا ہے

جاتے ہی حضور کے جو پڑھتا
الفاظ شگفتہ کے چمن مین
ہر طرز مین اک نیا تکلف
ہر ایک دلیل منتخب ہے
ہاتف نے کہا بصد ادب سے

طوبیٰ مین یہی شاخ گیا ہے
طوطی معنی کا بولتا ہے
ہر رنگ مین اک نیا مزا ہے
جو قافیہ ہے ڈھلا ہوا ہے
یہ نعت رسول مجتبےٰ ہے

۱۳۰۱ھ

ولہ

مرے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی | کہ جسکا دلنشین انداز و دلکش طرز رنگین ہے
گئے عرش بریں تک جبکہ مضمون بلند اوسکے | سروش غیب بول اوٹھا کہ معراج المضامین ہے

۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی خورشید حسن صاحب طپش اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چڑھ گیا کس اوج پر بحر سخن | قطرے قطرے مین ہے شورش قلزم مواج کی
دور ہو پہنچا ہے ستارہ رفعت معنی کا آج | بادشاہ نظم کو حاجت ہے تخت و تاج کی
خامۂ محسن نے صفحے پر جڑی ہین چنپیان | لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی
اے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ مین | مثنوی یا ادب حال شب معراج کی

سنہ ۱۳۰۱ ہجری

یہ وہ صورت ہی کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
تھی یہی شکل مقدس کی ازل مین جو تھی

ناز ہی خامۂ قدرت نے کہا واہ رے مین
بول اٹھا عارض پرنور کہ قدرت کے ہین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہی آئینہ پرداز جہان

کیسی تصویر کہ ہی لوح و قلم نور افشان
کیسی تصویر کہ ہی کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صل علی کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہین

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
خود لگا کہنے کہ ہر صفت مین ہی تو افضل

تیری صورت سے کھلے معنی ما قل و دل
انبیا شرح مفصل ہین تو متن مجمل

تو ہی خورشید ترے سامنے انجم ہین نبی
تو ہی قسمۂ تصویر مین تو سب ہین قطبی

تو ہی داؤد نغم تو ہے سلیمان خاتم
فکر یحیی ہے تو ذکر زکریا ہر دم

خلعت خاص خلیل و برکات آدم
شکر یعقوب کی بھی صبر دل ایوب بھم

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
آدم و نوح کے بخشے تجھے اوصاف جلیل

خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمعیل
اور سوا اسکے بھی ہی سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مری گھر کا اوجالا کر دے
طالع خفتہ کو ہم چشم زلیخا کر دے

مثل مردے کی پڑا ہون مجھے زندہ کر دے
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کون جھگڑا کرون کہتا ہے تو سودا ہی مجھے
طور پر جاؤن تو ناحق کا کھٹکنا ہے مجھے

خبط ہے گر سر اعجاز مسیحا ہی مجھے
سچ تو یہ ہی کہ ترے گھر مین کمی کیا ہی مجھے

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہے بس حق کی قسم یہ تصویر
بسکہ آئینۂ وحدت میں ہے ضم یہ تصویر
ہے دل و جان رسل فخرِ امم یہ تصویر
عالمِ نور ہے سرتا بقدم یہ تصویر
سایہ پیدا ہی نہ تھا آپ کے قامت کے لیے
رونمائی تھی یہی محبوب کے لیے

جسمِ محبوبِ خدا نور کا اک پتلا ہے
اسکے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہے
سایۂ حق وہ شہِ منزلتِ طٰہٰ ہے
سچ ہے محبوب جسے لا ثانی ہے وہ یکتا ہے
لاکھ عاشق ہوں مگر لطفِ محبوب نہیں
ظلِ حق ہو تو ہو پر ظل ہی خوب نہیں

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بخدا
آبِ آئینۂ باطن سے وضو کرکے ذرا
اٹھو کھڑے ہو پئے تعظیم و طاعت کے
سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں روا
اِنّی وجّہت کرو نیت صادق سے ادا
ہے یہ تکبیر میں عشاق کی قد قامت کے

عرش پر کرسی بچھائی ہے مرا ذہن رسا
اے فلک فکر باندازۂ ہمت ہے بجا
قد پہ سایہ مری چشم تمنا میں ہے
اب یہاں آیہ مضمون ہے کہ وحی یوحیٰ
تو و طوبیٰ و من و قامت محبوب خدا
سایہ طوبیٰ کا ترے عالمِ بالا میں ہے

راستی جوہرِ آئینۂ ایمان سے ہے ولا
دیکھے دونوں الف اسکے تو کھلا یہ نکتا
سرِ قامت ہے حدوث و قدم اول کا عیاں
کہتے ایمان ہے کہ وہ قد ہے الف ایمان کا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا
دوسرا وادیِ ایمن میں ہے شمعِ طور ہے

سرِ اقدس ہے حباب لبِ دریا سے قدم
ہمہ احمد کا ہے دو الف سے منضم
قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
درۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرۂ نم
یوں حدوث و قدم آپکے ملتے ہیں باہم
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

۱؎ [illegible]

لیی امت کی گناہ آپ نے اپنی سر پہ
دن گنی جاتے ہیں کب وہ شمار آئے نظر
بخشش حق ہو نہ ہمیں متوجہ کیونکر
زلف مشکین کو دکھا کر جو کہیں پیغمبر
ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہی فرق ہمایون پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما
پر و بال قفس شہپر نہیں کھولے ہی ہما
نہیں سرکار یہ سلطان حبش کی حاشا
کشور کاکل پر پیچ و خم سر در ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہی نہ یہ عنبر سر ہے

خوشنویس ازلی کا ہی وہ پرزور قلم
اہل ایمان کے ہی موی سر شاہ امم
کہ ہر اک حرف ہے اوسکا سند مستحکم
خط گلزار میں ہی سر خط گلزار ارم
کوچۂ خلد نظر آنے لگا دنیا میں
خوب فرد سیہ لکھا ہی خط طغرا میں

صبح پر نور کا ہی کاکل شبگون سے ظہور
سنبلے میں ہی عیان جلوۂ ماہ پرنور
دیکھ لو دامن موسیٰ کے تلے شعلۂ طور
ابر رحمت میں ہی خورشید قیامت مستور
شب معراج میں ہی شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر میں ہی نور الٰہی روشن

وصف پیشانی میں ہوتا ہی قلم سر بزمین
مصحف گل ہی رخ خاتمۂ نسخۂ دین
لوح بسم اللہ ابرو جسے کہیے بیقین
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہی وہ جبین
گلشن عالم تنزیہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچا ہی

ہین وہ ابروی سیہ زیب جبین انور
نقشہ ابرو کا دکھائے جو چلا دیکھکر
طاق یا خانۂ خورشید کے آتے ہین نظر
مہ نو تیغ سے مریخ کی ہو دو پیکر
خواب میں بھی جو زہی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوی پیشانی انور ابرو
ہین اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو

آبرو ہے وہم خنجر ہین مقرر ابرو
موج دریاے شجاعت ہین سراسر ابرو
مد کامل ہین ہر ایک کی یہ تصویرین ہین
یا کھچی معرکۂ بدر مین شمشیرین ہین

ایک رگ مخفی ہی ابرو مین جو ابرو سے سیاہ
کہ نظر آتی ہی وقت غضب شاہنشاہ
طرفہ تشبیہ یہ سوجھی ہی سخندانکی نگاہ
الف اسم چھپا ہے ہو بی ہے بسم اللہ
لفظ و معنی مین عجب آپسے دونکا طاق ہو
الف طاق چھپا یا تو عدد طاق ہو

رگ جو کاٹا ہی تو شاہین ترازو ابرو
مردمک سنگ ہی اور پلہ ہے چشم و بجہ
آنکھ پہ جاے اگر جانب ایدت سر مو
صاف لکھی ہے میزان قیامت گیسو
آپ تلی یہ ہمارے ہون تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہین ہمنے اسے تولا ہے

طرفہ مضمون ہی مجھے پیش نظر ہے آگاہ
منظر چشم ہی پر بھی ذرا کیجیے نگاہ
ایسی نرگس کہو کیا کبھی ہی نہ بادام سیاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ
لاکہ اگر اچھی ہی اچھی کی تشبیہ کہے
چشمکین یار ہے سنگ نظر فریب کہے

اک نیا نسخہ نکالون دل پر جوہر سے
صفحے پر سیم کے لکھین جیسے آب زر سے
پلکین اکسیر کی بوٹی مین تمنا اثر سے
بو کہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے
صدقے ہی اے طالع بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھونکے نہین ڈلیان ہین یہ زرکی

گوش پر قرب ترے زلف شب آسا مستور
کہین ہو کے سے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
رنگ کا اوسکے صفا تھا کہ چمن مین گو ر
کہ گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر سیر حضور
گوہر وصف سے گرد امن دریا پر ہو
یون صدف سی کہو موتی کہ ارس ل در ہو

گوش و سر قلب فلک چہ پہ تشبیہ ہی تمیز
چشم کا ہی یہ اشارہ کہ کرو اس سے گریز
ہی نہ بیٹی کعبۂ ابرو کی ہٹی مردم خیز
رخ کے میدان مین اک نقطہ ہی شمس تبریز

گوش دینی کو بھی یکھ کے سب کہتے ہین
قطب اور صاحب انفاس یہان رہتے ہین

بینی قدس شاہنشہ عالی منظر
آب آئینہ رخسار کے موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر
یوسف حسن کی معراج ہی یا پیش نظر
صفحۂ خد مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور
نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
شاخ اوس نخل کی ابروی جناب اطہر
اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر
دل عارف اوسی کی سائے مین دم لیتا ہی
نور ایمان اسی سائے کے قدم لیتا ہی

چشمۂ مہر سے اس بحر مین اب ونق ہی
صفحۂ ماہ تک انگشت قلم سے شق ہی
وصف رخسار ادا کرنیکا مجھ پر حق ہے
رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہی
مطلع صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہی
حسن مطلع یہ مگر فرد ہے لاثانی ہی

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو
شمع کی بھی صورت اوڑ جائین جو کچھ دعوا ہو
شامت آجاے جو خورشید کو یہ سودا ہو
صبح ہوجاے قمر حسن پہ گر بھولا ہو
حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہی
سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتا کیا ہے
آمی ہونے مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہی
کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ ہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ ہی

لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے
دی نہ دم دیتے ہے گرچہ مسیحا بھی مجھے
آب حیوان کہا خضر نے گو چھینٹے دیے
اب فقط رہ گئے خورشید کے جھوٹے شوشے
کہون یاقوت تو وہ باتین بیان باتین نہین
لعل سمجھون اوسے آنکھین ہی پتھرائین نہین

فکر وصفِ دُرِ دندان ہین کٹا سارا دن
جسکی تشبیہ ہو اوسکی صفت کیا ممکن
غور سے دیکھیے تو شبنم کے یہ چھپالی ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر
پانی پانی ہین ہوا جوش مروت سے مگر
کہ درین قطرۂ سائل نم لا النہر نیست

اِک تبسم ہے کلید درِ جنت ہی یہان
نامۂ بخشش اُمت ہے جو حضرت کی زبان
نامہ ملفوف لبون مین ہے بطرز یہ معجزہ

اے سخندان کیسے اسرار دہن کیسے بیان
پہونچے ہین حقہ گوہر کی جھلک تک دندان
رنگ غنچے کا اوڑا گل کی ہوائی چھوٹی

کوئی کہتا ہے کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر کہتے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے
ہر جگہ شہرہ اوسکا لقب تازہ کیا

غنچے کی پیش کہیے گرچہ ہزارون مضمون
ہین تنگ کاوش قلم منع اوسے کیون نہ کہون
شعر لکھے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
ریش مرسل کو نبوت کا رسالا کہیے

رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
یون تو ثابت ہے کہ تارے ہین روشن لیکن
یا لب ساغر افلاک کی تمالی ہین

آیا دامن مین لیے گرد یتیمی گوہر
معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون دو پہر
ورنہ جبکہ دُرِ یتیم آیۂ لا تقربیت

ہو سے غفار کے دندانۂ تشدید عیان
لفظ اللہ سے ہر نامہ ہے سلک دندان
ہر لفافے پہ خط لفضلت انشاء اللہ

ہا گیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
درج یاقوت مین ہے آتش حسرت کا دھوان
منھ پہ پستے کی ہوائی پہ ہوائی چھوٹی

کوئی کہتا ہے ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم مرجان کہیے
حق تعالیٰ نے اوسے صاحب اعجاز کیا

گفتگو ہے مین ہے بولی مری طبع موزون
جس سے ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون
اسم اعظم کا نگینے نے معما سمجھا
کس نے خط شکست نے الف مدا کہیے

سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے
اسکی رو داسکی اللہ نے بخشا ہمکو
ہو شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

رخ پر نور ہے قرآن کا پہلا نسخا
ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
مشکل از بسکہ تھا مضمون دہن کا لکھنا
اسلیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا
رخ جو ایمان ہو تو اک جزو ہے ایمان کا
ہو نیا حاشیہ یہ منہیہ ہی قرآن کا

نگہ پاک الف صاد ہے چشم زیبا
لام گیسو ہیں سر مو نہیں کچھ فرق بھلا
چہرے پہ ہے خط گلزار سے یعنی لکھا
کہ وہ ہی اصل ہے خلقت دین و دنیا
جمع خاطر ہو تو لکھا یہ مضامین کیجیے
دیکھیں تحسین ہیں بہت اسکی انھیں کیجیے

پردہ کعبہ ہی گیسوی حبیب یزدان
اور محراب حرم کا ہی اوس ابرو پہ گمان
اوسمین پاکیزہ مصلا ہے نگہ کا دامان
مردم چشم ہی بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان
زیر رخسار مبارک وہ خط الشین لطیف
جلی ہو جسپہ لکھا ہو قرآن شریف

لو لگائے ہوئی ہی روشنی طبع دلا
شمع کافوری گردن کا دکھائے جلوا
نہیں پروانگی پاتی ہے مگر فکر رسا
پر یہان جلتے ہیں جبریل کی اندیشہ کجا
سرفرازی اسی گردن کی بہت زیبا ہی
آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلا ہی

بارگہ قدر وہ گردن ہے کہ فوارہ نور
جس سے ٹپکی عرق شرم میں ہی صبح ظہور
کسی محفل کی صراحی کا یہاں کیا مذکور
بزم تشریح کی ہے اوسکے سر جوش سرور
جسکی کیفیت اگر دیدہ باطن میں آوے
خلد میں شربت دیدار حق آچھے ہو جاے

بال گردن پہ جھلک آئے تو ہو اور روشن
کہ شب فکر میں افروختہ ہے شمع سخن
ہی سمجھنے کیلیے اے تنا ایجاد و بھن
انتخابی ہین سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بری ۔ تا کہ مسودۂ گیسو بہ بیاض آوردی

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر ۔ خامشی مہر دہن اور سخن ہی ششدر
مہر کی پشت کی فقرون سے یہ حق نے لکھ کر ۔ کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم آپ پر
ہوئے پھر بھی جو سیہ دل اتنی گمراہ ۔ ختم اللہ علی قلوبہم انا اللہ

مہر انور کے جو معلوم ہوئے حرف تمام ۔ کلمہ اوس سے نمایان تھا نہین سمین کلام
رست ہی دعوی قبولی دین اسلام ۔ ایک ہی مہر شہادت مین لکھی ہین دو نام
نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر ۔ ایک سکے مین کھدا نام شہنشاہ و وزیر

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہی ۔ شاخین بکلین جو کہون شاخ گل رعنا ہی
طوطی ناطقہ اس باغ مین چپ بیٹھا ہی ۔ بلبل طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہی
ہاتھ باندھے ہوئے جبریل کھڑے رہتے ہین ۔ دست گلچین کو یہان دستۂ گل کہتے ہین

ہاتھ کھینچے ہوئے ہی رنگ ہی پانی کا فق ۔ قلم انگشت شستم ہی کف افسوس ورق
کلک مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق ۔ سینہ پر کلک عطارد ہوا حسرت سے شق
رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب یکجا ہو کر ۔ میری ہاتھون پہ تصدق ہوئی گجرا ہو کر

بند بند آپکا ہی یا کوئی خمسے کا بند ۔ طبع استاد ازل بھی ہی عجب نازک بند
اور انگلی ہر ایک ہی وہ مصرع موزون و بلند ۔ اور انگلی پکڑ سکتی نہین جسکو کہین دانشمند
مجکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے ۔ اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

گو کف دست منور کو مین کہتا ہون ماہ ۔ غور کیجے تو یہ تشبیہ نہین خاطر خواہ
مہر انور ہی ہتھیلی مہ نو ناخن شاہ ۔ دونون جس وقت مقابل ہوئے اللہ اللہ
ہمنے یہ معجزۂ عقد انامل دیکھا ۔ اک گھڑی مین مہ نو کو مہ کامل دیکھا

کون لکھے صفتِ سینۂ صاف سرورؐ
دست بر سینہ ہین حضرت سے یہان جن و بشر

اور کہتے ہین فرشتے بھی حیران ہوکر
لوح محفوظ ہی یا عرشِ خدا پیش نظر

صدرِ ایوان رسالت کا عجب سینہ ہی
صورتِ علم لدُنّی کا یہ آئینہ ہی

صاف ہی موہی ہی کا ہر سمین شفاف
جیسے لفظون سے حروف لک صدر کہین صاف

ہان مگر سینے سے ہی اک خطِ مشکین تا ناف
جسکو کہتا ہی سخنور کشش مرکز کاف

صدر پرنور کی شق ہونیکی تمثال ہی یہ
عقل کہتی ہی وہ آئینہ ہی اور بال ہی یہ

مخزنِ گوہرِ اسرارِ شبِ اسریٰ ہے
شرح صدر شہ عالی کا یک نکتا ہے

جوکہ لبریز لطافت ہی یہ وہ چشمہ ہے
جسمین امواج لطائف ہین یہ وہ دریا ہی

خط نہین سینے مین شاہنشہِ بحر و بر کے
عنبرین موج ہی یہ بحر مین گویا بر کے

گرچہ پرواز مین اندیشہ ہے بالِ جبریلؑ
اور احیاے مضامین مین ہی فکر اسرافیلؑ

نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
ہو گیا ہمعدم لفظ عدم لفظ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کاف کمر ڈھونڈھا ہی
کمرین دیکھی ہین پر ایسی کمر عنقا ہی

ہیچ اسکا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
اوسکے اوصاف ہین مشہور بیانِ جمہور

تا کمر غرق عرق ہوگئے سب اہل غرور
سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور

سنکے اوصاف شجاعان عرب گھبرائین
صفتِ سیدان ہین جو آئین تو ہیران آجائین

لا خط نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتا
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صلِ علیٰ

واہ کیسا کمر ون پہ یہ خط نسخ لکھا
کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے استثنا بھی
یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سے بچا الّا بھی

سرِ عالم ہی فدا اسکے قدمِ پاک نبیؐ
وصف مین جسکے سخندان لگا گھٹنے جی

ہاتھ آیا ہی نہو کاغذ تو یہ حسرت ہی رہی
نہین چلتا ہے لگی پاسے قلم مین مہندی
سر نہ اٹھو جو ادب آ کے تکلف کو بیٹھین
فکر عالی کے فرشتے بھی غذر تو بیٹھین

تشبیہ کیا اوسے شمشاد و صنوبر سے مثال
چھنے ڈالی ارم اوسکے قدم سے ہو نہال
سرو جنت کی بغل مین ہے پئے استقبال
کہے سبزہ کہ مجھے شوق ہے کیجیے پامال
مثل بلبل کے سرا وچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شور ہے عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک ہے فدیہ قدم والا کا
ساق ہے نخل تمنا ملاء اعلےٰ کا
خاک پا غازہ ہے حوروں کے رخ زیبا کا
رکھدیا آپنے جسدم شب دو بار قدم
بڑھ گیا پایہ مین عرش سے بھی جا یہ قدم

بزم مین تذکرہ پاے نبی گر حسن سے ہے
شمع گور شک سے جلتا ہی مگر سر نہ اوٹھاے
ناخن پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آے
گرہ ابروے خوبان کی حقیقت کھل جاے
ماہ نو گر کہین چشمی کا خمیازہ کرے
ناخن چشم فلک مین خلش تازہ کرے

لو مبارک ہو قدمبوسی حضرت محسن
کسکو ہوتی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہین باقی ہی کچھ خواہش ہمت محسن
آرزو اتنی ہی بس روز قیامت محسن
سر کے بل جاؤن جو نقش قدم سرور دین
سامنے محشر کی زمین ہو لون اوٹھا کر سرپہ

ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازار نشور
یون سکے پادشہ بارگہ عالم نور
لو سراپا ہمین تم دو گے حور و قصور
مین کہون واہ مجھے یہ نہین ہرگز منظور

صفت حاضر ہے مگر اسکی یہ تدبیر نہین
کھوٹے دامون مجھے یوسف کی یہ تصویر نہین

لکھا لیکن نہ دامن ہی مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحۂ تصویر دل کا آئینہ تونے — مگر جلوہ نہ دیکھے اوسمین عکس رخ تابان کے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کرکے — بنایا خامہ سو گو ہمارے دست لاغر سے
لکھا لیکن نہ دامن ہی مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا سمجھا ئینگے نقش فنا ہوکر — کمند ہی ترک ہجا ئینگی آہ نارسا ہوکر
کمان بل کھائیگی اوتر ےگا چلہ کسن ہوا ہوکر — اوڑینگے جھپکیونمین تیر ترکش سے جدا ہوکر
ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی سحر سمجھا کے سنبھلی ہین — کلیجے پر برابر برچھیان طنز کی چلی ہین
نبی ہاں وجوڑ الی لب باتین کو پھلتی ہین — چھپے تم مجھسے کیون منسے ہنسیاں نکلی ہین
تمھارے پردے مین عالم ہی ذوالقرنین کی سد کا

خبر آئیگی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو — الف سا نبایا قد ز اندہ جسم لاغر کو
مٹایا نیستی نے یا قلم ہستی کے دفتر کو — موا مین ناتوان سنکر صدا آیا سے دلبر کو
مجھے لکھنا تھا مثل ہمزۂ وصل[1] اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرائے وحشت مین — گیا جی ڈوب و بیاستعد ر دریا فکرت مین
در معنی بنایا اور کوئی جوش رقت مین — لکھے رو رو مضمون بیکسی دشت غربت مین
زمین شعر پر عالم ہوا دریا ہر آمد کا

دکان حسن جکی بندۂ بیدام خلقت ہی — تیرے محراب پر و سجدہ اپنی عبادت ہی
خریداری تری سر بیچکر حکم شریعت ہی — تری بازار مین ایمان فروشی رسم طاعت ہی
دہم سودا ہنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

[1] [illegible]

تمہید

تیرے آگے زمین میں گڑ گیا سرو چمن واللہ
خراماں تو ہوا ایک دن سے ہی بھولا چلن واللہ
غضب کی ہی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ
تری کیا بات ہے اے شاہد پاک سخن واللہ
عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبان جہان یکسر
نہیں ہے کوئی تجھ سا قاف تا قاف اے پری پیکر
گر انظر و نسخہ حسن تو خطان سے یہ د زبر ہو کر
مقابل تیری سے حرف آئے خوبان نگارین پر
ادا ہو تا زمین موجب ہے تو طغرہ مجید کا

مری ایک بیتی یا کیا تیری مضمون ہے
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگوں ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھوں کا افسوں ہے
مری طبع روان ہے یا تری رفتار موزوں ہے
مرا مصرع ہے یا سیدھا سا مضمون ہے ترے قد کا

مخمس تیری پانچوں انگلیوں کا ایک خاکا ہے
رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے
جو رنگین قطعہ ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
تری زلف سیا کا شعر اک دیوان سا لکھا ہے
کرشمہ ہے غزل تیرے غزال چشم اسود کا

ترانے بلبل شیراز کو دلکش ہوں کیونکر
کہ تیری بوستان حسن جاری ہی ہوا و سر ابر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
لکھا سو جا لسی دیباچہ گلستان کا سویدا پر
تصور جسکے دل میں خال خال آیا ترے خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے
لکھے ہیں معنی والشمس روشن پر تو رخ سے
سواد زلف سی حل ہو واللیل کے عقدے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کیجیے
جو ابرو سے کشیدہ ہیں یہ نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے پکے
لکھے ہیں یا خندہ رنگین بیانی لعل لب تیرے

سر ہیں تیرے سربستہ نکتے یکقلم نکلے | نکالی چیستان چوٹی کی گیسوئے مسلسل کے

معما نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کی کاجل سے | ہوئی حل معنی مازاغ چشمان مکحل سے
مری فکر رسا بڑھ کر جب الجھی خط اول سے | نکالی چیستان چوٹی کی گیسوئے مسلسل سے

معما نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

سواد خط ریحان ہے سنبل زلف رشک مشک | گل مضمون نے پائی ہے گل عارض کی بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک | یہ سب باتیں ہیں لیکن ہے دہن میں گفتگو بیشک

کریں کیا ہم کو جو سمجھے نہیں بخشا خوشامد کا

سخندان غیبدان بھی عین نقطہ یہ اخفی سمجھیں | مٹائیں جب تم ہستی کی حال نیستی سمجھیں
سمجھ جو نے جنہیں دی ہے معما یہ ہی سمجھیں | محل ہے گفتگو میں کیا حساب خامشی سمجھیں

مگر صفر دہان تنگ شارہ ہے ندارد کا

دہن کو مدعی ہیں بیخود صہبا ہی نادانی | جب اتریگا یہ نشہ آپ کھینچیں گے پشیمانی
نہیں اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی | دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہو گئے مرکز دو میم احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہی دل آئینہ معنی | ثنا سے جسکی صندوق جواہر سفینہ معنی
مرصع وصف کا تب میں پڑھو گنجینہ معنی | ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینہ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

سجھا کر صف بصف چار و نظر انبوہ قدسی کو | چراغاں کی عوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو | بچھا کر فرش اطلس کو سجا کر عرش کرسی کو

[illegible] معنی اکملہ مقتضیات محمد کہ دہن است نصیب [illegible] لفظ دہر کہ دلالت بر گردش دارد مناسبت پیمانہ گردانی ظاہر [illegible]

کہاں اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہیں پڑتا
احد کو تب کیجے یا احمد بے میم کو سجدا

عجب مشکل ہی مضمون ہیرے مفہوم مردود کا

احد احمد میں یک ان دونوں کا مضمون مطابق ہے
ہر اک ان میں سے ہی معشوق ہر اک انمیں عاشق ہی
نہیں مطلق دوئی کو دخل یہ دعوی صادق ہی
دوئی بھی عین حدت ہی محمد نص ناطق ہی

مفسر ہے یہ جملہ آیۂ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہیں آپ لیکن سب سے ہین برتر
یہ برہان اپنے دعوی پر ہی کافی ای خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
ملا لون نبوت سبکو میم محمد کھو سکے پر

یہان گھٹ جاتی ہین وسکے احد ہوتا ہی احمد کا

گھٹے اعدا و میم احمدی جب عمر حضرت سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوئے ہمنام باری بحت چمکا نور وحدت سے
ہو ا رتبے میں افزون قاب قوسین کی قربت سے

سما یا گئی جیسے تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا مو جزن ہو کر تجلی کا یزدان میں
بھری سب قدسیون نے گوہر مقصود دامان میں
سراپا دونون عالم غرق ہین اس بحر عرفان میں
چڑھا قاف قدم تک ولولا اسکا امکان میں

ہی شور اوس قلزم گوہر نما کے جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سیہ کاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
ہوئی شام آفتاب ہستی پر پڑ والا آیا

مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اوسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر میں
تمام اس کا سر بادی ہی تھی اوسکی مقدر میں
پھرا جو اوس سے آیا گردش قسمت کے چکر میں
اوتارا اسکا سر بالا کو دو ٹکڑے دم بھر میں

غم جانسوز حضرت سی فرشتو نکی ہین دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہو جای حیرانی
ہے فیض ثواب یا تم محبوب یزدانی
صریر خامہ سی اس غم مین ہو گر مرثیہ خوانی

قلم کو بیگمان باندہ و صلے اللہ کے ید کا

کھچا سطح زمین پر جب خدا روضہ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہی چکر
ثواب طوف حج پاتی ہین قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان پھرتی ہین قربان اسکی روضہ پر

کہ ہی نو دائرون مین ایک مرکز کاف گنبد کا

نہین ہیچ قمر بقعہ ہے انوار سوید کا
برابر راستہ دن فیضان ہی نور محمد کا
عجب عالم کلس کا ہی عجب جلوہ ہی گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضہ پر نور احمد کا

کہ جسپر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کرون میں صف بنایا وصف نعت اوسکے مشہد کا
فلک کہنا سبب تا ہی کہ سر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہی محمد کا

یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر مہر کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبارہ تا غبار آستان پہونچا

اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا

تنزل ہی تعال و سکا ترقی جسکی فطرت ہے
یہ دعوی ہی بیہودہ ہی فلسفی کیونکر ہم جہت ہی
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرہ آتش کا کیون پہونچا یہی پر حیرت ہی

کہ سر سے فلک کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

کبھو نکلے نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازو فغ کرہ اصل جستجو سے

فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے | منا جاتی کا آنسو ٹوٹ کر اُسکی آستانے سے

ہوا ہے دُرّۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

بہا نکی گرد ہی کحل الجواہر اسکو پہنچے ہے | نہ پائینگے اگر قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اڑانے سے | فلک اب کو کب سیار کی جھاڑو اٹھا رکھے

ملائک ڈھونڈتے پھرتے ہیں سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضہ اور فلک سے ہی کہیں افضل | ہوا ہر روزن دیوار چشم چہار دل
غبار در سے ہی آئینہ خورشید کو صیقل | جبین عرش ایزد پر ہے خاک آستان صندل

ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی ہے یہانتک روضہ رفعت نشان پہونچا | جہان اوڑ کر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا | زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا

کہانتک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ملک ہیں عالم ارواح کو غش ہے | زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پر پوش ہے
فلک شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے | عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے

فلک ہی یا کلس کہا ہے چھوٹا سا زمرد کا

ترے روضہ کو مسجود زمین و آسمان کہیے | عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ و پست و بالا امن گاہ ان مکان کہیے | ملاذ جن و انسان مرجع قدسیان کہیے

کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد سے جو پاتی ہین | پئے کسب سعادت سر پہ اپنے رکھ کے لاتے ہین
پیام پر تکلف کس تلطف سے سناتے ہین | سلام حق کو لیکر دم بدم جبریل آتے ہین

عجب مضمون کھپا اس بیت میں آورد و آمد کا

صفات اوس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجیے
بلند ایسی بند ہیں مضمون زمین کو آسمان کیجیے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجیے
ہے جی میں اس زمین کو تختۂ سرو روان کیجیے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

مطلع

قیامت میں ہی کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا
نظر میں نور ہی تیری بیاض صفحۂ خد کا
و داغ اب عرش پر کیونکہ نہ پہونچے خاک مشہد کا
تصور میں تری جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا
کہ تھالا میری چشم تر کا ہے طوبیٰ تری قد کا

مطلع

کہیں شمس و قمر سے بڑھ کی جلوہ ہی ترے خد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر ہر فرقد کا
دو عالم میں ہی پھیلا نور تیری ارشد کا
محمد مصطفیٰ اتیلا ہے تو نور احد کا
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافہ مشکین ختن میں ناف آہو کو
گلستان سے کہو رکھ چھوڑ دے اپنے سرو دلجو کو
نہ پہونچے زون میں پہونچے اوسکی رنگت عنبر گیسو کو
سواد تہمت تشبیہ کیوں تیرے گیسو کو
بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھیں میں تجھ سے دو عالم سے کنارا ہو
دو بینی میں ہی وروزہ زیست میں پھر اک تماشا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو میں طوبیٰ ہو
بسر ایک جلوے میں مجھے لطف دوبالا ہو
کروں میں دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھوں کیا مدحت خط لب جان بخش حضرت میں
کہ ہی وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت میں
بلند اک بیت ابرو کو کلیات فطرت میں
بیاض مطلع عارض ہے دیوان حدث میں
نکیلا مطلع اچھا ہے مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سبکو ہدایت ہو
رہی حکمت کہ آئے راہ پر گم گشتہ تھی جو جو
مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھکو
ہوا خضر سپیدراہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیوں تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنی پہلو کی بھی قامت کو
بنایا نور یکتائی سے سراپای حضرت کو
نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو
جو روشن بزم وحدت میں ہوا اکا ترے قد کا

بیان شان بسم اللہ ہوا ابرو کی آیت میں
تری باتیں شریعت میں تجلی جلوہ طریقت میں
خلاصہ سورۂ والشمس کا ہے تیری صورت میں
کلام ناطق آیات قرآن حقیقت میں
سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہیں ہو تجھ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی
ازل سے ہو تری تقدیر اے محبوب حق کی
تجلی دو جہان کی تو نے اپنی ذات میں رکھی
خدا نے زیب زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا اوسمیں قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت سے بے نظیر تھا ہر چند تھا دست قدرت کا
کیے محو و اثبات ایک دم میں کھینچا خاکا
تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
مٹا ڈالیں بنا کر سو نہیں دم سے تا عیسی
تب آراستہ نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اوٹھا لی نیابت شہ وار ہے ہم اہل حسن
مچلا دیا نہیں دم بھر پایا بانکپن حسن
ٹھہر سکے نہیں آگے ارباب فن حسن
مقابل تجھ سے ہو کیا مرد میدان فن حسن
کہ جوہر ہو سری تیغ زبان میں وصف احمد کا

امیر اوسکا شعور ہے کہ جو اس راہ پہ آئے
تجھے کا ئے وہ ہر تسلیم جھکایا دونہ میرے

غلط ہون دفتر آئین کاتب اعمال چکے ہین	مدین نیکی ہی کی ہجائین باقی سارے دفتر ہین
بدی کی جو رقم ہو جا پڑے منہائی کر گھر ہین	محاسب تجھ شفاعت تیری گر دیوان محشر ہین
صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا	
سوا اللہ کے لا علم ہین سب تیری فطرت سے	ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہی تیری خلقت سے	کبھی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے
ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول تری خد کا	
مناسب ہے تری مژگان کی چلمن بیت یزدان کو	فزون ہی ترے خط کا کتابہ عرش سبحان کو
ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو	ترے ابرو کی ہی محراب لازم طاق عرفان کو
در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا	
دکھائے خسرو انجم نے تجھکو آسمان جاہی	مری نظرون مین ہی اک گرد بقصر شاہی
ہوئی تیرے مراتب سی کما ہی کسکو آگاہی	تجمل کیا ترے ماہی مراتب ہے تا ماہی
ثری سے ثور تک اک گاو تکیہ تیری مسند کا	
نگہ سے کیون تری اعدا کی ذلت و خواری ہین	عجب کیونکر بنا ہین خط ترے خط سنگساری ہین
غم و شادی ہین یہ دونون جو تیری پاسداری ہین	الم مصروف تیرے دشمنون کی غمگساری ہین
خوشی کو کام ہے تیرے محبون کی خوشامد کا	
طبیعت کو سخن دانون کو منظور آزمایش ہے	وگرنہ انکی مداحی سے کب تیری نمایش ہے
بہت شعرا ارباب نعت و مدحت کی ستایش ہی	ستایش کے لیے تو واسطے تیرے ستایش ہی
کہ ہی مذکور قرآن مین ترے اوصاف بیحد کا	
خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے	صحف جتنے ہوئے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہی

جو ہو تیری ثنا پر بند ہم میں [illegible] وہ سچا ہے
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جسکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہیں جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت میں ہو حاجت روا سب وہ ہی اتنی
روا ہوں حاجتیں تیرے ہی در سے دین و دنیا کی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
یہ خواہش ہے کروں میں عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھی سوز دروں کی داغ عشق فتنہ سا ہے
تماشا ہے کہ چمکے بخت تیرہ عرفان سے
شرر نکلیں اوٹھیں شعلے [illegible] لمعان سے
چمک ہے درد کی دل میں خیال ابروے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسائے دام گیسوے مسلسل میں مجھے ایسا
یہاں جب تک ہے آب و دانہ مجھ پر پھر کے دم میرا
رہوں میں بستہ پا جب تک [illegible] عمر کا
کمند دل سے ہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنا دے مجھکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
کہ ہو میرے سفر روح بھاگے جام و مینا سے
دل وحشی کرے رم دونوں عالم کی تمنا سے
ہرن ہو نشہ میرا نشاتین دین و دنیا سے
رہوں غافل تصور کرکے میں [illegible] وال سے دو کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک میں امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
ہر رنگ پہ چڑھے سونا سر میزان محشر پر
اوٹھوں میں قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے میرے لیے بیتابیاں ہر موج کوثر میں
جگہ مجھکو ملے رضوان کی قصور قصر گوہر میں
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور میں
فرشتے دیکھ کر مجھکو کہیں جیوان محشر میں

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدہ کو جو نعتِ وصفِ حضرت میں — جو مصرع ہر بیت کے پاؤں سکونت قصرِ جنت میں
کہی ہیں سب کے اکثر شعر ہیں وصفِ قامت میں — تلو اس نظم کا حرفِ میزانِ قیامت میں

بطرزِ تازہ ہو وزن اپنے اشعارِ مجید کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو — اوٹھاتا ہوں دعا کو ہاتھ وا بابِ اجابت ہو
بغل میں یہ قصیدہ سر پہ اکلیلِ سعادت ہو — ترے دربار میں وقتِ سخن کی اجازت ہو

ملے سرکار سے خلعت کی عیشِ مخلد کا

نہ مجھ کو تیرے تمثال کی صورت جدا سمجھوں — ظہورِ شانِ وحدت کا ہیں تجھ کو واسطہ سمجھوں
حق آئینہ ہو پھر صاف اپنی مدعا سمجھوں — ترے عارض کو میں آئینہ نورِ خدا سمجھوں

کہ فہمِ سرِ وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

اگر سمجھوں رخِ تاباں کو یا مہرِ سما سمجھوں — کلف اسمیں جلال اسکے ہیں سمجھوں تو کیا سمجھوں
ترے شیشہ میں ہیں عکس ایک مظہرِ حق نما سمجھوں — ترے عارض کو میں آئینہ نورِ خدا سمجھوں

کہ فہمِ سرِ وحدت ہی الف ایمان کے ابجد کا

دمِ تحریر میری ذوق دیدہ ہو جائے تر دستی — قلم کے تکلے میں آنسو ہوں یہ جوشِ خندہ شادی
شمولِ اشکِ شمع میں رو داد اسد جو ہو بہکی — الٰہی پھیل جائے روشنائی میری نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظِ احد پہ میم احمد کا

ابھی تو کام آئے روشنائی میری نامے کی — کوئی تو رنگ لائی روشنائی میرے نامے کی
[illegible] روشنائی میرے نامے کی — الٰہی پھیل جائے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظِ احد پہ میم احمد کا

تاریخ خمسہ

اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اتمامو ابدا

سنہ ۱۲۷۵ ہجری

ایضاً

اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و ازواجہ اجمعین

سنہ ۱۲۶۳ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ

رباعی

حمد احمد بے ہم علیم شہ نبوی	جز احمد با میم تو دنہ نبوے	از قطرہ چکیدہ جوشش از دانہ دمید	سر دو سجودی ز من باد...

الالہی صدف گوش از گہر لبریز و دامان نگہ از چمن مالامال - کہ سواد گیسوے عبارت او پردۂ پیست چو شیدن ست - و صفاے عارض معنی را آئینۂ صبح بہار گردیدن لآلی الفاظ آبدار را طلسم حیط و رگرہ بستن ست - و انبار مضامین پر بہار را رونق بازار ہم شکستن - شاہد بندش نازک را مالاے مروارید صفا در گلو - و حسن ترکیب شگفتہ را از اورگل رنگ دیو - نقاش صورت آئینہ زار تجلیات اعجاز نما ے ید بیضائی منشی امیر احمد ابن مولوی کرم محمد مینائی ست کہ چرخ مینا کار در خمکدۂ فکر بلندش شیشۂ خرد بر طاق نسیان میگذارد - و فلک نیلگون در چمنستان طبیعت عالیش حکم سبزۂ بیگانہ دارد - خیالش را در شیشۂ خانۂ نازک آدائی نیرنگ بال پریست - و خامہ اش را در بزم افسون طرازی خرام صبا دو گری سر پنجۂ زور دستش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ ہندی زبانش در معرکۂ اردو ہنگامہ طراز - مشکل پسندی وقت تلاش دلبر سخن را تہمت دہن - و معما شگافی بہار تصور غنچۂ معنی را منشور شگفتن ترجیع بند انفاسش از لوا مورود مضامین مسلسل - و مصرع لیش از جوش نشۂ معانی بیانۂ مستزاد در بغل - غزال غزل برجستہ را سواد تحریرش ختن - و عقیق آبدار قطعہ را رنگینی تقریرش یمن - بفیض خلعت تضمینش حروف ناسنجیدہ قفیر حسن قامت موزونی آراست و سبزۂ خوابیدۂ نشست الفاظ بنازک ادائی برخاست - اکنون گرمی آن شرار افسردہ کانون خیال از بنیاد آتشکدہ بخاک آمیختن ست و روانی آن قطرۂ عرق انفعال از ابروے بحر در غبار ساحل ریختن - الغرض نشۂ صہبا

کمالش را در سیکدهٔ ناقص پسندی جوش بهبود هلال ست و مهرش را در فضای ذره نوازی تاثیر آفتاب به جمال باغی

اشعار تر مخمسی گردانید	جوش اثر آنکه سخن انش دمید
گویا به ریشهٔ زمین سخنم	برخود بالید و سنبلستان گردید

سنجیده نظمی که خاصه های تشبیه اگر از تمکین آب گوهر شکل مستقبلش کشند نیم ترخ آید. و کلک بهزاد تمثیل اگر از رنگینی گل نقشی بر وار دبهارش خزان گردد. بلندی مصرعهایش جبین سخن را ابرو پست. و صفای ترکیبش عارض نظم را آبرو. صبح رخسار لفظ از بند ترش نمکین ریشکر خند. و طرهٔ کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله بند. درستی سلسلهٔ شوخی از شکست گیسوی عبارت چیست. و شکستن کلهٔ گوشهٔ عبارت به بهانهٔ شوخی درست. نظر باز معنی را از صورت الفاظ محبوبی در بر. و صورت الفاظ را از صفای معنی آیینه در نظر. پنجهٔ خورشید بزوال حسن انگشت نماست صبح شبابش صلوق نیابد و خندهٔ چهرهٔ بیکلته حیرت منسوب در بلهٔ و زلفش سنجیدن نشاید طبیعت مشکل پسند که عقود نظم پروین سر به آسمان کشید گره بر جبین ست. و فکر نازک پسند که بخیال پنجه گلرخان ناخنی بدل میزد پشت دست بر زمین. ساز مقدس نغمات هند با آهنگ حجاز در طرب است. و رنگینی از دوی معلی جلوه فرش شهنشاه عرب. و دانهٔ گهرهای قبول از خزینهٔ رحمت نثار پیرداز. و در دانهٔ گلهای در و داز چمنستان مکرمت در اهتزاز

ربـاعـی

این نظم اعجاز شفای سخن است	پیغمبر اوج کبریای سخن ست
حقا که در مدینهٔ علم است	فتاح همیر و خدای سخن ست

بسم الله طبع موزونش چون دیباچه نسخهٔ ابجد تاریخ گردید مخمس نعتیه را فاتحه طراز و درود نا نور را خاتمه پرداز گردانید بهانا تاریخ اولین از مفتاح الف خاتمه جادو طرازش قفل حیرت کشود و مادهٔ دوم از صاد صل علی که چشم قبول استاد ازل طغرای عنوانش کرد جلوه نمود یا رب دامان قاف قیامت که حیزار اشرداخل کنند نفی افعال ماضی ما بر نقطهٔ این نامه مرکز کاف کرامت و دندانهٔ شین شفاعت ممدوح تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیدہ

من و پر غفلتے و بیخودی — دشمن نفس در کمین بدی
تو مرا زور و جہت و سندی — تو مرا تاب و قوت و مددی
یا حبیب الالہ خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

خانہ بگذاشتم بہ سوائے — نہ عصا دارم و نہ بینائی
شور فیقم بدشت پیمائے — انت یا سیدی و مولائی
یا حبیب الالہ خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

نہ ز دنیا تمتعم نہ ز دین — دشمن جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین — دشمنان بہر کشتنم بکمین
یا حبیب الالہ خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من — خویش بیگانہ دوست دشمن من
خانہ زندان و راہ رہزن من — ماندنم مشکل ست و رفتن من
یا حبیب الالہ خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

منعم و رہزن درہ مخطور — دل بیمار و خاطر رنجور
عالم بیکسی و منزل دور — شب دیجور و چشم من بے نور
یا حبیب الالہ خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

بسکہ بودم حریص فسق و فجور — گشتہ ناخوش زمن خدائے غفور
ہست اکنون شفاعت تو ضرور — آمدم بر در تو از رہ دور
یا حبیب الالہ خذ بیدی — مالعجزی سواک مستندی

کار من ابتر ست ہر نفسے
بیکسم در جہان و نیست کسی
دل پر از درد و سر پر از ہوسی
ہمدمے یا انیس دردرسے
یا حبیب الاٰلہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامت من
شو شفیع و مکن ملامت من
ہست ہر روز من قیامت من
نیست جز بر درت سلامت من
یا حبیب الاٰلہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

سوے ملک حجازم آہنگ ست
آستانت ہزار فرسنگ ست
نام ہندوستان مرا ننگ ست
دیدہ ام کور و پای من لنگ ست
یا حبیب الاٰلہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان
زور ظلم ست و قوت شیطان
چار سوے سواد ہندستان
خوف جان ست و خطرۂ ایمان
یا حبیب الاٰلہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

تشنۂ خون من جفاکارے
من و در حال خود گرفتارے
دشمنم ظالم ستمگارے
نہ مرا مونسے نہ غمخوارے
یا حبیب الاٰلہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کشتیم تہ نشین چو دیدۂ تر
بحر پر جوش و جوشش پر خطر
گشتہ ملاح و ناخدا مضطر
سر ز ساماں گذشت و آب ز سر
یا حبیب الاٰلہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من
آب چشمم گذشت از سر من

راه گم کرد خضر رهبر من	نه کسی یار من شد یاور من
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی
زخم از دل گذشت و دل ز قرار	تا ز پا ست و پایم از رفتار
رفت هوش از سر و سر از دستار	کار از دست و دست من از کار
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی
کشتی من شکست و لنگر او	غرق شد ناخدای رهبر او
بحر و هر لحظه جوشش دیگر او	من بیچاره ست پا شناور او
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی
کاروان رفت و من پریشانم	دیده پر نقش است پایانم
ذرهٔ دشت و گرد بیابانم	راه گم کرده در بیابانم
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی
ظلمت دهر چون صف مژگان	نور چون چشم مردمکین بیان
لمن الملک کفر را بزبان	این مناجات بر لب ایمان
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی
روح جسم از تن جدا و تن ز توان	سینه پر یاس و یاس بی پایان
جان من بر لب است لب بفغان	دل پر از درد و درد بی درمان
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی
ناکسان بی سبب مرا دشمن	همه خود آشنا خدا دشمن
دوستان سنگدل و فا دشمن	جمله محسن کش آشنا دشمن
یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی

قاعدهٔ سریان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد و نیز از هر لفظیکه فرض کرده شود با تبدیل و تغییر قاعده ایجاد بندہ محمد احسن عفی عنه برادر خورد مصنف قصیده

ای خلوتیان پردهٔ راز
رنگین چمن جهان ز مافیه
در عالم وحدت آشنائی
خاصان خدا خدا نباشند
پیدا شود از نوای این نی
پس هر لفظی که خواهی ایجان
بنیاد عمل بود از اینجا
و ز بهر حصول احمد آمد

گوشی که صدا چه بید ساز
رنگی بود از بهار تنزیه
تاج سر بندگی خدائی
لیکن ز خدا جدا نباشند
احمد مثل احد ز هر شی
اعدادش کن چهار چندان
سی اینی بس طرح باقی را
زن در احد و احد بفزا

اعراض جو اهر آنچه بوده است
هر قطره لبساط بحر بردش
آری ز دل حقیقت آگاه
اینک سریانی از سر فهم
پیش نظرت ظهور گیرد
یکسم کن و ضرب شش بیارش
در سه بزن و زیاده کن یک
بر فکر تو حسن آفرین باد

آئینه وحدت وجود است
هر ذره بهار عمر در جوش
خوش گفت هر آنکه گفت و اشهد
در گوش رسید و بعد هو شیم
احمد ز احد احد ز احمد
کن طرح هشت بشمارش
حاصل شود ست احد بلا شک
احسنت ز معنی آفرین باد

مثال اول

احمد	عدده ۵۳	ضرب در ۴	حاصل ۲۱۲
بعد کمی یک باقی ۳۱۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۸۴۴	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	یک زیاده
حاصل ۱۳	که اعداد احد اند		

مثال ثانی

احد	عدده ۱۳	ضرب در ۴	حاصل ۵۲
بعد کمی یک باقی ۵۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۰۴	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۱۳	حاصل ۵۲	یک زیاده
حاصل ۵۳	که اعداد احمد هستند		

مثال ثالث

هادی	عدده ۲۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۷۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۳۱۶	تقسیم بر هشت

باقی ۴ حاصل ۵۳	ضرب در ۱۳ کہ اعداد احمد ہستند	حاصل ۵۲	بزیادت یک

براے استحصال احد

باقی بعد کمی یک باقی ۷۹ باقی ۴ حاصل ۱۳	عدد ۲۰ ضرب ثانی در ۴ ضرب در ۳ کہ اعداد احد اند	ضرب در ۴ حاصل ۳۱۶ حاصل ۱۲	حاصل ۸۰ تقسیم بہ ہشت بزیادت یک

رباعیات

معراج کو جسوقت چلے خیر بشر — آیا پیغام ذوالجلال اکبر
جلد آئے نور دیدۂ عالم قدس — اک چشم زدن مین ساتون پردے طے کر

ایضاً

ہے حب نبی کی مرے سینے مین رہے — اونکا ہی خیال مرتے جیتے مین رہے
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے — آہنگ حجاز ہو مدینے مین رہے

ایضاً

ایمان کا غروب ہونے پہ ماہ آیا — تب دہر مین وہ سید ذیجاہ آیا
جلدی ہوئی ایسی تجھے کس عالم تک — سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

رہجاؤگے یا تھم زندگی سو دھوکر — پچھتاؤ گے اقربا ہمارے رو کر
محسن کہا پچھتے ہو چھوڑو گھر بار — جنت کو چلے چلو مدینے ہوکر

ایضاً

گر نکتہ نوازی کا تری دھیان آئے — بخشش کا مقام نظر آسان آئے
مدارج کے یا رب عدد احمد ہون — جب روز حساب وقت میزان آئے

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانہ تنزیہ
شان بیرنگی مطلق ہی تجھے رنگ محل

ہی حقیقت کو مجاز آپکا حیرت کا مقام
بی نیازی کو نیاز آپکا نازش کا محل

ہو سکا ہے کہین محبوب خدا غیر خدا
اِک ذرا دیکھ سمجھکر مری چشم احول

رفع ہونیکا نتھا وحدت و کثرت کا خلاف
میم احمد نے کیا آکے یہ قصہ فیصل

نظر آئے مجھے احمد مین اگر دال دوئی
روز محشر ہون الٰہی مری آنکھین احول

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہی مواجی طبع
کہ ہو اس بحر مین اک قافیہ چھا بادل

غزل

گیا [illegible] کعبے کی جانب کو ہے قبلا بادل
سجدہ کرتا ہی سوی یثرب و بطحا بادل

چھوڑ کر [illegible] ہند و صنم خانہ برج
آج کعبے مین بچھائے ہے مصلا بادل

سبزہ [illegible] اندھیاری لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

بحر امکان مین رسول عربی دُرِ یتیم
رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل

قبلۂ اہل نظر کعبۂ ابرو سے حضور
تجھ سے سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا

رشک سی شعلۂ رخسار کے بدلی ہے برق
برق کے منہ پہ ہی رکھے ہوئے [illegible]

دور پہونچی لب جانبخش نبی کی شہرت
سن ذرا کہتے ہین کیا حضرت عیسیٰ دل

چشم انصاف سی دیکھو آپکے دندان شریف
دُر یکتا ہے ترا گرچہ ہے دل

تھا بندھا تار فرشتوں کا در اقدس پہ
شب معراج مین تھا عرشی بادل

آمد و رفت مین تھا ہمقدم برق براق
مرغ عنقا رچمن عالا بادل

ہفت اقلیم مین اس دین کا بجایا ڈنکا
تھا ترے عام رسالت پہ رجتا بادل

دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا اوٹھا قبلے سے کالا اندھا بادل

آستانیکا ترے دہر مین وہ رتبہ ہی
کہ جو نکلا تو جھکا سے کا اندھا بادل

تو وہ فیاض ہو در پر ترے سائل کی طرح / فلک پیر کو لایا دے کے کاندھا بادل

تیغ میدان شجاعت مین چمکتی بجلی / ہاتھ گلزار سخاوت مین برستا بادل

محسن اب کیجے گلزار مناجات کی سیر / کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل / میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی / نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

دین و دنیا مین کسی کا نہ سہارا ہو مجھے / صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل

ہو مرا ریشۂ امید وہ نخل سرسبز / جسکی ہر شاخ مین ہون پھول ہر اک پھول مین پھل

آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ / شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل

نام احمد ہو زبان پر سر بالین مصدر / لب پہ ہو صل علیٰ دل مین ہو رب عز و جل

روح سے میری کہین پیار سے یون عزرائیل / کہ مری جان مدینے کو جو چلتی ہے تو چل

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری / فکر فردا کی نہ کر دیکھ لیا جائیگا کل

یاد آئینۂ رخسار سے حیرت ہو مجھے / گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

میزبان بنکے نکیرین کہین گھر ہے تیرا / نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا / میرے ہمراہ چلے راہ عدم مین مشعل

حذف ہون میرے گناہان ثقیل و خفیف / آئین میزان مین جب افعال صحیح و معتل

میری شامت سے ہو آراستہ گیسوئے سیاہ / عارض شاہد محشر ہو اگر حسن عمل

صف محشر مین ترے ساتھ ہو تیرا مداح / ہاتھ مین ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

کہین جبریل اشارے سے کہ ہان بسم اللہ / سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

تمام شد

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا
جسکا ہر شعر ہے گلزار جنان کا اک گل

ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر
مدح محبوب رسل شمع سبل ناصر گل

تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بیمثل و بی نظیر باب مدینۃ العلم ۱۲۹۳ھ جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم مادام الازمنۃ والدہور

مرے محسن نے کیسے کیسے مضمون نعت میں لکھے
کہ ہر مصرع سے جلوہ ہے عیاں حسن طبیعت کا

عجب ہے آب و تاب اشعار تر میں لوگ کہتے ہیں
عروس فکر کے سر سے بندھا سہرا فصاحت کا

عرق ریزی ہے طبع پاک کی یا در فشانی ہے
بھرا ہے گوہر شہوار سے دامن بلاغت کا

ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن
سراپا ڈھل گیا ہے نور کے سانچے میں حضرت کا

چراغ کعبہ کو قندیل کیسے عرش اعظم کی
کہ روشن اسمیں ہے مضمون معراج رسالت کا

تعلی کہہ رہی ہے یہ مضامین کے قصیدے میں
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خبر لی اونچے اونچے شاعروں کی طبع عالی نے
مٹایا رنگ بیدل کیطرح سے نام شوکت کا

ہر اک مضمون یہ کہتا ہے شمیم حور جنت سے
نہیں ہوں پھول میں ہوں عطر گلہاے نکہت کا

جہاں سے دیکھیے اشعار کو معلوم ہوتا ہے
کہ موجیں مارتا ہے سامنے دریا سلاست کا

اثر یہ نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہے
برستا ہے ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہے یاں تشبیہ میں تنزیہ کا عالم
تعالی اللہ کثرت میں ہے پیدا رنگ وحدت کا

جو ہو فردوس کا مشتاق کہدو وہ یہاں آئے
کہ جو قطعہ ہے اسمیں قطعہ ہے گلزار جنت کا

کہا جو شعر ہاتھ آیا صفحے میں روضۂ رضوان
شگاف خامہ سے آراستہ ہے باغ جنت کا

مہک ہے صحن میں پھیل جائے کیوں نہ پھولونکی
کہ ہے عطر بلاغت سے بھرا کنٹر فصاحت کا

نکل کر فکر کی رشاقیوں سے جو مضمون آتا ہے
وہ پھول ہے گل محبوب الٰہی کی محبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت کے مجموعی کی ہمنے
چمن ہے یہ وہ کہ سینچا ہوا ہے شفاعت کا

۱۲۹۳

حدیقۂ خاتم النبیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہی منزل اک بیت کنعانی قلب ار و مضطر مین — یہ ہجران عزیز تا وترا ہی کس اجڑی ہوی گھر مین
نہ کوئی پوچھتا ہی اور نہ ذکر اسکا ہی دفتر مین — بڑا دیوانہ ہی محسن کہان آیا ہی محشر مین
نئی الفت کا بیٹھا درد ہو تقسیم اعضا مین — کہ بسم اللہ طفلِ اشک کی ہی دیدۂ تر مین
وصال و ہجر مین ہی بیقراری یک حالت پر — نہین کیا اک گھڑی کا چین بھی میرے مقدر مین
خدا کے واسطے ای نیس کیون مجھکو ستاتا ہی — نہ کہنا تھا کہ ہی کچھ کچھ مروت میرے دلبر مین
شبِ ہجران الٰہی آج بھی کیا طی نہین ہوگی — اندھیرا جھک گیا وقتِ نمازِ صبح محشر مین
جگہ دیدے مجھکو میرے دلربا کے غنچۂ دل مین — بہار آ بکی برس کھٹے مجھے زندان دیگر مین
پئے شمشیر ابرو بسملون نے سر جھکائے ہین — ہماری بندگی کا سجدہ ہی محراب دیگر مین
کبھی ہی شکل موزون تیری ہر آئینۂ دل مین — ہر اک مصرع ترے قد کا ہزارون بحر کی بر مین
اوٹھنا خواب غفلت کا ہی آسان پر یہ مشکل ہی — کہ رحمت کا بھروسہ مجھکو چھینٹے دی محشر مین
عوض مین غمزے کے دنیا کرشمے کے عوض عقبیٰ — لگا ہی ٹھیک بکنے نرخنامہ یار کے در مین
ہی جی مین اس غزل کی بحر مین بھر دیجیے گوہر — کہ تا بجلوۂ حسن بیان ہو آب گوہر مین
زمین شعر پہ اعلیٰ فضا مین عرش اعظم سے — چلے آتے ہین [illegible]
حسد کیون لامکان پرواز ہی افکار محسن کا — کسی [illegible]
مطلع ہوا عالم منور صبح میلاد پیمبر مین — [illegible]
مطلع بہار آئی ہے شب بھر دیار خلد و کوثر مین — [illegible]

بھری ہے شوکت شاہنشہی اللہ اکبر مین
نبوت کا تجمل مصطفا کی مسند آرائی

شجاعت کا سلیح خانہ نہان ہر چین ابرو مین
میان بدر شمشیر ہلالی اسقدر چمکی

ہوا ہے اللہ اللہ مطلع انوار محبوبی
بھرا علم لدنی حق نے سینے کی سفینے مین

عیان فرما کے نور عالم ما لم تکن تعلم
عبادت پھولتی پھلتی رہی ذات مقدس سے

طواف اپنا کرے کعبہ یقین ہے اس سعادت سے
نگاہین مہر طلعت کی مقابل خیرہ ہو جاتین

پڑھا ہاتف نے بسم اللہ سبحان الذی اسرا
فلک نے آبرو پائی جو چتر فرق عالی کی

باستقبال آیا مرحبا سے آدمؑ و عیسیٰؑ
ید بیضا چراغ طور سے روشن کیے دستی

دعا یوسف کی ای ہر دل عزیز انجم تقرب انت
قلم ادریس کا ہے مدحت نگار خلعت قدسی

ملے شکر یہ مین اس بت شکن کو خوان صمدیت
جوان ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا

فلک کو عرش پر تھا ناز تقدیم قدمبوسی

مطلع اذان کی پنج نوبت بج رہی ہے ہفت کشور مین
فلک کی ہفت اقلیم اور نہین ہے ہفت کشور مین

سخاوت کا خزانہ ہر نگاہ ہمدرد پرور مین
کہ اتنا کے چاندنی پھیلی ہوئی ہے ہفت کشور مین

شرف کی پہلی منزل تھی نبی ہاشمی کی اختر مین
کہ لہرین [illegible] آ کے چشمہ کوثر مین

کلام پاک کے تا ختم آیات قلوب الاطہر مین
ریاضت باغ باغ آکر ہوئی پاکیزہ پیکر مین

کہ خطبہ تھا خدیو کونین کا تقدیر منبر مین
شب معراج اگر کاجل بھرتی چشم اختر مین

جب آیا خانہ زین براق برق پیکر مین
در شہوار انجم ہو گئے داخل نچھاور مین

جو پہونچا خدمت والا پدر عالی پدر مین
کہ سجدے مین جھکا ہوگا اندھیرا راستہ بھر مین

رہے پیراہن محبوب خالق تر سے بر مین
کہ ساتون پارچے ٹھیک آ گئے اوسکے جسم اطہر مین

یہ مہمانی ہوئی باغ خلیل ابن آزر مین
کہ آئی ہفت پشت آسمان پیر چکر مین

مگر دیکھا تو کعبہ چھپ چکا تھا پہلے منبر مین

کلید باب جنت عدن کی سلطان عالم کی
مسہری پھولوں کی مہکا کری رضوان کے گھر میں

نہ کیوں حد ادب پہ ختم ہو جبریل کی عرضی
کہ شمع قرب سے تاثیر کی پروانہ کے پر میں

بقرب قاب قوسین آپ پہونچے تو نہ تھا باقی
پہر ایک تیر کا پلہ کمانکش اور کمانگر میں

تعجب کیا معما کھل گیا گر میم احمد کا
کہ ہی نیرنگ بیرنگی ہمیشہ رنگ دیگر میں

خدا کا نام حق ہی مصطفی کا نام بھی حق ہی
نہان سر حقیقت ہی مجاز ذات اطہر میں

نگہ اوسکا کعبہ ہی اور الفت اوسکے کعبہ دل میں
خدا ہے اوسکے گھر اور وہ خدائی پاک کے گھر میں

[illegible] کا مطلع پہ تو جسکا مطلع روشن
لکھیں لوح بیاض آفتاب صبح محشر میں

اوٹھیں گی انگلیاں کھل کے تیری ذات محشر میں (مطلع)
جو پوچھیں گے ہی کسکا دخل آج اللہ کے گھر میں

ترا اسم گرامی زیب بسم اللہ عنوان میں
ازل کے یہ صحیفے ہیں یا بدسکہ ہر محشر میں

ترے انوار کا پرتو مہ کنعان کے نقشے میں
تن بے سایہ کی تصویر عکسی مہر خاور میں

حسب میں ہی نسب میں ہی شرافت اور کرامت ہی
نہ تیرا مثل مظہر میں نہ تیرا مثل منظر میں

دل بیدار کا مانند ظاہر میں نہ باطن میں
ضمیر پاک کا ثانی نہ مظہر میں نہ مضمر میں

ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسمان بیشک
نہان تھی ماضی و مستقبل و حال یک مصدر میں

دم شمشیر یحیی تیری اصحاب مکرم میں
کمال آل ابراہیم تیری آل اطہر میں

تمہیں اقبال سے شان سلیمانی و داؤدی
ہوئی یکجا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر میں

وقار ہیبت ہارون ہی عباس و حمزہ میں
جلال تیغ یوشع تیغ سلمان و ابوذر میں

تری نسبت سے حسن یوسفی و صبر ایوبی
گل اندامان جنت سبط اصغر سبط اکبر میں

رو جنت ملی ہو آ کے تیرے آستانے میں
شمیم خلد کوچہ کی نسیم روح پرور میں

تو وہ کوکب ہی جسکا لامکاں تک نور پھیلا ہی
نہیں ہی اس شرف کا کوئی تارا آسمان بھر میں

نہین ہی اور نہ ہوگی اوسکو طالع مین قسمت مین
جو تیری منزلت جو قدر ہے سرکار داور مین

وہ دن جلد آئے یارب جب جہان پیش اعمال امت کے
قریبِ عرش کرسی ہو تری دربار برتر مین

گنہگاران امت کی صفائی کی شہادت کو
تری چشمِ عنایت ہو ہر اک محضر مین

کبائر پہلے پوچھے جائین جب سرکار عالی مین
ندامت سے صغائر منہ چھپا لین اپنا محشر مین

معافی کی سلے جاگیر تجھکو ایسی حالت مین
کہ دیگر عرضیان بحکم کے داخل ہون دفتر مین

عجب کیا گر کہین حضرت نے امت کی حفاظت کا
مچلکہ لے لیا دوزخ کی کارندون سے دم بھر مین

کراماً کاتبین امید تشریف شفاعت مین
کہین لکھدین نہ نام اپنا گنہگارون کے دفتر مین

غرض ہر جا شفیع رحمۃ للعالمین تو ہے
زمین مین آسمان مین جنت الماوی مین محشر مین

نہین ممکن کبھی ادا سکے مدایح تو مین دس لکھنا
جو کلکِ دو زبان ہو وہ زبانِ دستِ سخنور مین

وہ تیری مدح لبس ہی جو لکھی خامۂ قدرت نے
ثبوت کی صحائف مین خداوندی کے دفتر مین

سخن یارب سحر دل کی تڑپ کے ساتھ حاضر ہو
سند لینے کو سرکارِ قبولِ خاص داور مین

رہے پہنے جیسے قرآن کا جامہ سخن میرا
کوئی حرفِ غلط آئے نہ سہوا میرے دفتر مین

لکھے کلکِ ثنا سے کاتبِ اعمال نقل اسکی
مسے انفاس کا ڈورا لگا کر اپنے مسطر مین

یہ نعت تازہ سنکر عندلیب شاخ طوبیٰ کے
کہے کیا خوب طوطی بولتا ہے باغ شعر مین

اسی در کی گدائی سدِّ اسکندر ہو ہمت کو
نہ جاؤن مین کبھی دربار کسری مین نہ قیصر مین

سمایا ہو خیال دلربا ہر لحظہ ہر دم
کہ میری جان آنکھون سے چلی اللہ کے گھر مین

نکیر و منکر آئین قبر مین میری یہی کہتے
کہ سو آرام سے یادِ خدا ہے بستر مین

لگا دین خاک پا ممدوح کی مداح کو منہ پہ
تیمم کرکے داخل ہون نمازِ صبح محشر مین

سفارش نامہ ہو والی کا دستِ شکستہ مین
پکارین جب مجھے سرکار عالیجاہ داور مین

درودِ غیر محدود آپ کی روحِ معظم پر
سلامِ غیر محدود آل و اصحابِ مکرم پر

تسلسل رشتہ ہے جب تک ابد کو سلکِ گوہر مین
دوامِ عیش ہے جب تک بہشتِ روح پرور مین

غزل

کھلے تجھے لبِ ابھی نالہ و فغان کے لیے
کہ مانگی خیر فرشتون نے آسمان کے لیے

فلک سے گذری گئی سیرِ لامکان کے لیے
اب آگے دوڑ کے ہے آہِ رسا کہان کے لیے

کہان سے لائی تجھے ستی مری یہان کے لیے
یہان سے پھر لیے جاتے ہین اب کہان کے لیے

کھلے نہ تجھے لبِ بلبل ابھی فغان کے لیے
کہ سر جھکانے لگی شاخِ گل خزان کے لیے

صنم کدہ سے اوٹھون اب دو جہان کے لیے
کہان سے مجھکو اٹھاتے ہو تم کہان کے لیے

تڑپ تڑپ کے تو پہونچا ہون کوے دلبر تک
یہان سے اے طپشِ دل اٹھون کہان کے لیے

سوادِ نجد نہ صحرائے بیستون چھوڑا
ہمارے شوق نے ڈھونڈے کہان کہان کے لیے

شبِ فراق نہ ہو روزِ انتظار نہ ہو
تو ہم بھی صرف کرین عمرِ جاودان کے لیے

قفس مین بیٹھے یہ سوجھی کہ آتشِ دل سے
لیے چلو کوئی چنگاری آشیان کے لیے

قضا نے کس لیے فرہاد و قیس کو چھیڑا
مجھی کو پہلے بلانا تھا امتحان کے لیے

بگولے دشت کے میدان سے دوڑ کر پہونچے
ترے شہید کے مرقد کی سائبان کے لیے

ہمی ہین لکھے وہ نشانِ یار کی تعریف
نہ چھوڑیے کوئی مضمون کہکشان کے لیے

بہار آئی یہ نشو و نما کا عالم ہے
کہ بلبلون نے سبق گل سے گلستان کے لیے

غزل سرائی رندانہ سے جھکی یارو
کھلین گے لب مرے اب دلربا بیان کے لیے

سخن کی جائے بیان پھر وہ کیون نہ للچا سکے
زبان کو لیے اور پھر مری زبان کے لیے

ازل مین جب ہوئی تقسیم نعمتین محسن
کلام نعتیہ رکھا مری زبان کے لیے

مطلع غزل نعت

سخن کو رتبہ ملا ہی مری زبان کے لیے
زبان ملی ہی مجھے نعت کے بیان کے لیے

زمین بنائی گئی کسکی آستان کے لیے
کہ لامکان بھی اُٹھا سرو قد مکان کے لیے

بنایا تجھکو خدا نے ہر اک جہان کے لیے
جہان جہان تجھی ضرور دہان جان کے لیے

جو رتبہ دہر میں ہی تیری آستان کے لیے
نہ آسمان نہ اوسکے فرشتہ خان کے لیے

ترے نہانے کے باعث زمین کی رونق
ملا زمین کو رتبہ ترے نشان کے لیے

ازل میں چن لیے خالق نے رنگ تاک درود
سجائے لعل و گہر تیرے ارمغان کے لیے

کمال اپنا دیا تیرے بدر عارض کو
کلام اپنا اُتارا تری زبان کے لیے

اُٹھائے آپ کی شاہنشہی کا بار شکوہ
یہ ظرف آگہی زمان کے لیے مکان کے لیے

تو سمر منزل مقصد کا سعد اکبر ہے
جو مشتری ہی نشان تھا کاروان کے لیے

نکالا ڈوبی ہوئی بیڑی دین کو اور نوح
تجھے ناخدا کیا اک کشتی روان کے لیے

لکھا قلم سے یہ پہلے درود کرسی پہ
بچھی ہے یہ کسی خوانده میہمان کے لیے

بنی ہے نار ترے دشمنوں کے جلانے کو
بہشت آپ ہی کے عیش جاودان کے لیے

چمک گئی تری یاروں سی منزل توحید
یہ چار راستے بنائے ہیں لامکان کے لیے

احد کے پہلو میں کیا کہہ رہا ہی نقطۂ میم
بلاؤ قدسیوں کو حل چیستان کے لیے

دکھائی شانۂ تنزیہ حق نے تیری شبیہ
جو بے نشانی کو خواہش ہوئی نشان کے لیے

قطعہ

تھی خوش نصیبی عرش بریں شب معراج
کہ اپنے سر پہ قدم شاہ مرسلان کے لیے

ہزار رشک کرے لیکن ایسی وقعت کی
تھی سرنوشت کہاں فرق فرقدان کے لیے

نہ دو میں کبھی ترے عارض کی مہر کو تشبیہ
رہا یہ داغ قیامت تک آسمان کے لیے

کمال حسن دکھاتا ہے ماہ تو کمدہ
کہ صبح دہر ہو گھر آئے امتحان کے لیے

سوائے آئینۂ جلوۂ شہ لولاک
نہ تھا محل کوئی تصویر کن فکان کے لیے

نہ تھا بجز قد بالائے سرورِ عالم
جو کوئی تیر تھا قوسین کی کمان کے لیے

نزول نسخۂ پاکیزۂ کلام مجید
ترے عروج ترے عہدہ کی بیان کے لیے

ترا عروج باین منزلت باین توقیر
نزول رحمت خلاق انس و جان کے لیے

عجب نہیں جو کہے تیرے فرش کو کوئی عرش
کہ لامکان کا شرف ہے تری مکان کے لیے

ترا ظہور ہوا جب قریب بالا کفر
حمل میں آیا ہی سورج مری خزان کے لیے

بہار بڑھ گئی حضرت کے جان نثار دین
اسی چمن سے قلم لی گئی جنان کے لیے

کریگا کیا تری توصیف کلک منشی چرخ
زبان چاہیے تجھ سا ہی بیان کے لیے

خدا کے سامنے محسن پڑھیگا نعت تری
سجے ہیں جھاڑ یہ باتو کے امکان کے لیے

مصرع طرح

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

حالت نہ پوچھیے مرے شیب شباب کی
دو کروٹیں تھیں عالم غفلت کی خواب کی

تار نفس ہے دین ہمہ جیب اضطراب کی
اللہ خیر ہو دل خانہ خراب کی

شرم گناہ شکل مٹا دے عذاب کی
اے طفل اشک دھو مری فرد حساب کی

برباد کی امنگ ہمارے شباب کی
مٹی خراب ہو دل خانہ خراب کی

ہوتے تھا پا [illegible] تردامنی مری
محشر میں دھوپ ڈھلنے لگی آفتاب کی

[illegible] گنا ہو [illegible] ہم
دیکھا تو شام ہو گئی روز حساب کی

اونکو کبھی خیال ہو میرا یہ وہم ہے
جاگیں مرے نصیب باتیں ہیں خواب کی

ساقی نے یہ کہا مری بالین پہ وقت نزع
بحر فنا مین ڈوبی ہے کشتی شراب کی

دم توڑنے لگا جو مرا مست چشم ناز
رضوان نے بہشت سے کھینچ کے بھیجی شراب کی

میدان حشر مین جو پئے رندان تشنہ کام
پھیرے وہان سبیل لگا دے شراب کی

دیکھے گئے جو میرے گناہان بے حساب
بخشش مرے خدا نے مری بے حساب کی

نازل ہوئی فلک سے بلا میرے واسطے
ہر موج کو تلاش تھی میرے حباب کی

تیر نظر کو تولے رہین مردمان چشم
کہہ دو کمان ہے دل خانہ خراب کی

حالت تباہ کسکی ہے دو دو جہان مین
ایمان کی عقل کی دل خانہ خراب کی

دین سے مٹا دیا مجھے دنیا سے کھو دیا
ہین سب خرابیان دل خانہ خراب کی

کین تمنے ابتدا مین غضب کی لگاوٹین
غارت خراب کی دل خانہ خراب کی

ہے بھول کسکے عشق مین از خود فراموشی
یادش بخیر اس دل خانہ خراب کی

دفنا لگا کفن کو مرے جسم زار سے
گاڑا مجھے زمین کی مٹی خراب کی

کیا قہر ہے چھوڑا کے گلستان میکدہ
لائے بہشت مین مری مٹی خراب کی

رسوا کیا مرا غم دل فاش کر دیا
طوفان اشک نے مری مٹی خراب کی

اے یار تو نے بزم مین غیرونکے سامنے
چھینٹے نہین دیئے مری مٹی خراب کی

پھرتا رہا جو ناقۂ لیلیٰ ادھر اودھر
وحشت جنون مین قیس کی مٹی خراب کی

سرخی کٹا کے خون شہیدان عشق کی
اے آسمان زمین کی مٹی خراب کی

مضمون نعت مین پڑھو محسن یہی غزل
کیون گلکدہ مین شعر کی مٹی خراب کی

مطلع غزل نعت

اوٹھتی ہے یاد کیا ان [illegible] نقاب کی
آمد ہے گلشن [illegible] عالی جناب کی

مصحف کا ایک صفحہ جبین ہی جناب کی — تقریظ حق نے لکھی ہے اپنی کتاب کی
یا ایھا النبی علیٰ وجھک السلام — سرخی کتاب دین میں ہے ہر ایک باب کی
پنکھے پرون کی قدسیون کے زیب دوش تھے — جس شب کو گرد تھی سواری جناب کی
چلنے لگی ہوائے شفاعت جو تیز تیز — آتش نہ کیون کہے مری مٹی خراب کی
تنہا تو ہی تو اشاعت توحید کے لیے — تھی فرد ازل سے فرد ترے انتخاب کی
جب انبیا میں حق نے تجھے منتخب کیا — سطرین اوچھل پڑین ورق انتخاب کی
ارواح انبیا کو وہ نسبت ہے تیرے ساتھ — جو نسبت آفتاب سے ہی ماہتاب کی
وہ آنکھ پھوٹے جسکو دکھائی نہ دے خدا — جب یاد آئی سرور عالیجناب کی
جسمین نہ ہو محبت محبوب حق کا گھر — مٹی خراب اوس دل خانہ خراب کی
پہونچے فلک پہ تیرے قدم کی مٹی ہوکے — ذرون کو لی اوڑھی ہے ہوا آفتاب کی
بالائے ہفت چرخ ہی محبوب حق کا نور — ہی لامکان مین دھوپ اوسی آفتاب کی
تا حشر تیری مدح سے ہو میری آبرو — اشراق اسی وضو سے ہو روز حساب کی
مقصود آفرینش و محبوب کبریا — کیا بات ہی جناب رسالت مآب کی
پہلے پڑھا سوال نکیرین سے درود — کیا بات ہو مرے دل حاضر جواب کی
یارب ہو خاتمہ مرا حضرت کے نام پہ — بس یہ اخیر فصل ہے میری کتاب کی
محسن کی التجا ہے فنا فی الرسول ہو — اے بحر فیض لے خبر اپنے حباب کی

خمسہ از جناب مولوی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ بر غزل حضرت برادر اعظم خود مدظلہ العالی

کسی منکر کی نہ انکار و ابا چلتی ہے — کسی طالب کی نہ تسلیم و رضا چلتی ہے
نہ چالین مرے قاتل کی ادا چلتی ہے — دشمن و دوست پہ شمشیر جفا چلتی ہے

آج کچھ اور ہی مقتل میں ہوا چلتی ہے

چال سیدھی جو زمانہ کی ادا چلتی ہے — کجروی پھر فلک پیر کی کیا چلتی ہے
دیکھیے اب رہِ الفت میں وفا چلتی ہے — گل و بلبل کو لیے ساتھ صبا چلتی ہے

کچھ عجب رنگ کی گلشن میں ہوا چلتی ہے

تھے جو عشاق تری عقل و خرد کو کھوئے — باہمی رشک سے جیتے رہے تب تک روئے
چین سے بعد فنا بھی نہ لحد میں سوئے — نوک مژگاں کی تصور نے یہ کانٹے بوئے

کہ چھری آج میانِ شہدا چلتی ہے

کیا بری گزری مری عمر گرامی اوقات — کٹ گئی باتوں ہی باتوں میں جوانی کی رات
ہیں دو چار نفس اور ہیں باقی ہیہات — جھلملاتی نظر آتی ہے مجھے شمع حیات

صبح پیری ہے عیاں بادِ فنا چلتی ہے

کون کہتا ہے کہ تھوڑی بہت طاقت ہے — غش پہ غش آتے ہیں واللہ یہ کیفیت ہے
کیسی امید فقط یاس ہے اور حسرت ہے — اے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے

نہ دوا چلتی ہے اور نہ دعا چلتی ہے

کوئی لایا تو نہیں کھینچ کے حسن بالجبر — دو گھڑی اور بھی تنہائی پہ کرنا تھا صبر
آنے دیتے اونہیں جن کے لیے آتا تھا ابر — حشر میں آئے عبث چھوڑ کے تنہائی قبر

کیا خبر تھی کہ ابھی گرم ہوا چلتی ہے

گرچہ تنہائی سے ہے وحشتِ خاطر لیکن — ایسی آفت میں نکلنا بھی تو ہے ناممکن
دھوپ وتر جائے خدا کے لیے ڈھل جائے دن — کیوں نکلتے ہو ابھی کنج لحد سے محسن

حشر کا دن ہے بہت گرم ہوا چلتی ہے

انیس آخرت

۱۳۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازل سے عشق حسن بے نشان کے روی تابان کا
لیئے صد فتنہ محشر ہوا مہمان دل و جان کا

منادی ہو گئی ناگہ کھلا ہی شہر جانان کا
مگر جو آئے اک چھاپہ لیے خون رگ جان کا

یہ وہ مقتل ہی جسمین اہل دل تڑپین زیر
نکلنا جان ہی کا ہی نکلنا پوسے ارمان کا

نمک پروردہ ہی ہر زخم دل فوق شہادت کا
کہو چھیڑے نہ شور حشر ذکر اپنی نمکدان کا

خداوندا بڑھی اس سرزمین کی ہر قدم دولت
خزانہ ہو ہر اک ویرانہ مین گنج شہیدان کا

قطعہ

مشیر خاص شاہ عشق کا ہو در جو دربان
روان ہی سکہ قلب بیقرار و چشم گریان کا

نظامت مین نظام الملک و الملت ہی نامی
دبیر الدولہ اسکے خالصہ مین داغ حرمان کا

ہزارون مثل قیس و کوہکن ہین سر بکف حاضر
اجارہ کیا انھین دو کو ملا کوہ و بیابان کا

دل پر سوز بسمل شمع ہی دیوان والا کی
کنول خوش رنگ سب بزم ہی خون شہیدان کا

کرامت آپکی لطف و نوازش کی ہی زہریلی
زمرد ہی نگینہ خاتم دست سلیمان کا

ہی ہو حق عاشقون کے بوریئے پر آہ و زاری کا
نہین نالون سے خالی کوئی گوشہ نیستان کا

نہین آسان اوٹھانا عشق کی چوٹین دل و جان پر
کلیجہ ہاتھ بھر کا لائے جو ہو مرد میدان کا

ہی ادنی کام دل کو ٹکڑے کرنا کاوش غم سے
لٹانا چشم پر خون سے خزانہ لعل و مرجان کا

وصال یار جانی میں تصور رنج فرقت کا
ہو اک پہلو میں دلبر دوسرے میں درد ہجران کا

ستم محبوب سے پہونچے تو سمجھے مہربانی ہے
چلے سر پہ جو آرہ بار ہو گردن پہ احسان کا

خلیل خاص وہ ہی جو بھڑکتی آگ میں گر کر
ہر اک انگارہ کو سمجھے کہ خاکہ ہے گلستان کا

ذبیح اللہ سے یہ قول تھا مردانہ ہمت کا
جو آئے دوڑ کر نیچے میں ہی شیر اس نیستان کا

اسی دار الشفا میں ہے یہ نسخہ حفظ صحت کا
کہ صد ہا درد ہوں لیکن خیال آئے نہ درمان کا

بحکم کنت کنزاً مدعا تھا آفرینش سے
بشان دلربائی بندہ کرنا نوع انسان کا

ملا پہلے شرف سب انبیا کو عشق کامل کا
کہ انکے دیدہ و دل میں بھرا تھا نور عرفان کا

انھیں میں ایک عند اللہ اولیٰہم و اعلاہم
عزیز حسن و الفت عاشق و محبوب سبحان کا

کیا ہر اک نبی کو اہل عرفان اس ہدایت سے
کہ لوث شرک سے ہو پاک کعبہ اہل جان کا

ہے تکمیل مقصد دور آخر کیلیے ٹھہرا
کہ جسکے نام نامی سے ہو سکہ دین و ایمان کا

ہوا بالجملہ کو دور ہدایت ایک مدت تک
قدم مرکز سے ہٹتا ہی رہا کفار نادان کا

ضلالت روز افزون دیکھکر رضوان ہو حیران
کہ یہ حالت ہے تو اللہ ہو میرے گلستان کا

تلاش شہ میں پہونچے دیدہ آشنظر و حصر تک
کھلا اک تختہ گویا لامکان میں گورستان کا

تقاضائے طلب میں یوں ہوا رطب اللسان لب سے
گل گلزار قدسی سرو خلت کے خیابان کا

کہ یا رب بھیج اوسکو جو کہ اپنے علم و حکمت سے
کرے نور یقین سے دیدہ بینا ہر دل و جان کا

بفرمان قبول دعوت الراحم زبس جد سے
بتایا قرب مقدم زرۃ التاج رسولان کا

پکارے چرخ کے چوتھے سے یوں مسیح آخر
وہ دیکھو قبلہ کے رخ پر ہلال ابروے ایمان کا

غرض ان مژدہ ہائے جانفزا کے بعد وقت آیا
ظہور مصطفیٰ فخر رسل محبوب یزدان کا

کہ شیخ پیر نور صبح کا ہر اک نور صبح قدرت کا
تن بے سایہ اک مصداق کامل ظل سبحان کا

کہا روح القدس نے النوید اے عالم ہستی
زمانہ آگیا توحید کی مدت کے ایمان کا

اندھیرا چھا رہا تھا ہر طرف کفر و ضلالت کا
یہ ہے خورشید ایمان مشرقستان و غربستان کا

تزلزل آگیا نوشیروان کے قصر عالی مین
مٹیگا نام تک اک روز گبر نا مسلمان کا

صنم مٹی مین مل جائینگے گل آتشکدے ہونگے
ضلالت روئیگی رکھکے رکھکر پہلو شیطان کا

بہت خوش رنگ و بو گل کھلے باغ نبوت مین
مگر یہ عطر مجموعہ بنا پورے گلستان کا

کلید رحمت حق کا اشارہ ہے کہ کھل جائے
ادھر باب شفاعت اور ادھر دروازہ غفران کا

پڑھون اب وہ غزل محسن کہ جسکا مطلع عالی
وظیفہ ہو ہر اک قدسی طبیعت اہل عرفان کا

غزل

ہے بیرنگی کے آئینہ مین نقشہ شکل انسان کا
تعالی شانہ یہ روپ ہے کس حسن پنہان کا

توارد شکل موزون مین ہے مضمون قرآن کا
مگر اللہ رے مطلع ناظم قدرت کے دیوان کا

مورخ اگلے وقتون کا ہے عشق اسکے کوئی پوچھے
کہ حق کے بعد ازل مین نور تھا کس کی زبان کا

کہون بیان کی سنو بار اوٹھالون سر پہ قرآن کو
کوئی ثانی نہ یزدان کا نہ اس محبوب یزدان کا

وہ زیب عرش عالی ہے وہ شان لایزالی ہے
مثال بے مثالی ہے شرف ہے دین ایمان کا

صفی اللہ کا پیارا خلیل اللہ کا جانی
لب عیسی کا ہمدم ہمزبان موسی عمران کا

وہ قاتل کفر و ظلمت کا وہ ماحی شرک و بدعت کا
وہ بانی اپنی ملت کا وہ ناسخ دیگر ادیان کا

وہ مفہوم ہے معنی پرور عالم کی رحمت کا
وہ ہم معنی ہے مصرع آفرین کے لطف و احسان کا

[illegible] نخل عجاز اوسکا اتنا خوارق سے
[illegible] ہوا اوس کی [illegible] سے ہو عرفان کا

جنون کو نخل موا سنگ پیادہ سے قدرت نے
بنایا اوس پا تھون [illegible] ایمان کا

قدم پہ زیب عرش پاک کا وہ تخت زرین کا
کہان پایہ محمد کا کہان پایہ سلیمان کا

وہ عزت انبیا مین جو مہ تابان کی انجم مین
وہ رتبہ اولیا مین جو رجب مین ہے سلطان کا

لقب امی و شل لوح محفوظ اوسکے سینے مین
بھرا علم اولین و آخرین پیدا و پنہان کا

فصاحت کلمہ پڑھتی تھی لب جان بخش حضرت کا
زبان شستہ گویا نسخہ تھا اعجاز قرآن کا

حمایت اہل عالم کی اشارہ عین رحمت کا
شفاعت عاصیون کی اک کرشمہ چشم احسان کا

ہر اک موج اوسکے دریاے عطا کی چشمہ کوثر
گل خود رو گلستان کرم مین باغ رضوان کا

ق

شب معراج مین حق نے بلایا اوسکو پاس اپنے
کیا سو طرح کا پاس اپنے محبوب اپنے مہمان کا

بٹھایا خلوت خاص مین اوسکو تن تنہا
فرشتہ بھی جہان پہونچے ملائک کا نہ انسان کا

خودی سے بعد جو پہلے الف کو نون ایمان سے
خدا سے قرب جو پچھلے الف سے نون ایمان کا

خدا جانے حبیب کبریا جانے کہ کیا گذری
ہوا جب سامنا عشق آفرین کے روے تابان کا

مناجات

الہی مجھکو کر دے وہ شہید اپنی محبت کا
کہ ہر نوک مژہ فوارہ ہو خون رگ جان کا

وہ لو حب محمد مصطفی کی گھر کرے دل مین
دو عالم ہو چراغ کشتہ جسکی طاق نسیان کا

اوسیکے صدقہ مین کٹ جاے آفت دین و دنیا کی
رہے چلتا سر مشکل پہ آرہ مین آسان کا

مجھے لیجاے یارب آب و دانہ اوسکے قدمون مین
جہان ہر کھیت کا ہے ہم سواد باغ رضوان کا

اوسیکا شوق اوسکی آرزو ہو وقت جان کندن
رہے تا روز محشر سر پہ سایہ اوسکے دامان کا

مٹا دے ہند سے نام و نشان طاعون طوفان کا
کہ یہ کافر ہے دشمن ہر مسلمان اسلام کا

دیگر

نظم پاکیزہ و کلام نفیس | دل پسندیدہ انبساط روح
سال تاریخ اے قمر لکھدو | سخن پاک ہے نشاط روح
۱۳۲۲ھ

دیگر

محسن نے لکھی جو نعت احمد | اعجاز ہے دیکھیے کرامت
پائینگے صلہ خدا جو چاہے | ہر بیت کو بدل قصر جنت
لکھے ہیں قمر مسیح تاریخ | احمد سے ذریعہٴ شفاعت
۱۹۰۴ع

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب از ہیچکارہ نظام الدین احمد خلف منشی قمر الدین احمد صاحب قمر سب انسپکٹر پنشنر تلمیذ جناب سید مبارک حسین صاحب صدق رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ و وکیل شہر جونپور

قصیدہ نوشتہ بہ از آب زر | مرتب حروفش بطلا ورق
دل مومنان شاد و خورسند گشت | رخ منکران راشدہ رنگ فق
نظر گفت عام مسیحی بوجد | اگر ہیچ مثل منظوم مقبول حق
۱۳۲۲ھ

دیگر

چہ فرمود محسن قصیدہ لنعت | پسندیدہ خاطر مومنان
نظر مصرع سال تصنیف گفت | زہے نظم مطبوع معجز بیان
۱۳۲۲ھ

دیگر

نعت لکھی جناب محسن نے | اہل اسلام کو ہوئی فرحت
سال تصنیف اے نظر کر عرض | کیا قصیدہ ہے آیت رحمت
۱۳۲۲

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی از فکر سید نظر علی خلف اوسط سید محمد طاہر علی طاہر سلمہ القادر متخلص تائب فتح آبادی

چند نظم ہر تر محسن | ہر کہ دیدش لسان گل شگفت
سال تاریخ یا من اے تائب | دل ثنای خدا کو عالم گفت
۱۳۲۲ھ

دیگر

نظم کردند چون کلام بلیغ | حضرت محسن مدیح رسول
سال تصنیف گفتم اے تائب | نظم مدح محمدی مقبول
۱۳۲۲ھ

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل عدالت مین پوری از بندہ محمد یوسف خلف اکبر محمد اسمعیل جونپوری حنفی قادری

چنان کہ حضرت محسن قصیدہ کرد رقم | جواب نظم نہ ہرگز کسے شنید نہ دید
چو طبع گشت کلام فصیح و نظم بلیغ | شعاع تابش مضمون باوج ماہ رسید
ز نظم بگفت کہ یوسف چہ سال مسعود است | کہ صورت است بقندیل عرش مہر خورشید
۱۳۲۲ھ

شفاعت و نجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اسرار معانی در عشق

ذرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے
قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے

نہ چلنا کہیں وہ قیامت کی چال
کہ لاشے شہیدوں کے ہوں پائمال

جفا تیری چتون میں سے ہویدا
سروہی کے قبضے میں دست قضا

ہوئے گرچہ لاکھوں تہ تیغ جور
ادا کہتی ہے میری خاطر سے اور

جو تو رہنما ہے تو رہزن ہے کون
تجھے دوست سمجھیں تو دشمن ہے کون

تری بیوفائی کرم کا ستم
تری کج ادائی ستم کا کرم

صفیں صفات برباد شکر ہوئے
کبھی تیر سے سیدھے نہ تیور ہوئے

نظر بند تیرے ستائے رہیں
مگر آنکھیں چتون چرائے رہیں

ترے داغ سے دل میں گلکاریاں
ترے دم سے آنکھوں میں چنگاریاں

کہیں تو ہے آتش کہیں رود نیل
بچیں یا الٰہی کلیم و خلیل

کیا تیرے زندان نے یوسف کو بند
ہوئے تیرے مشکل کو بھی اہل پسند

نمک تیرا زخموں میں ایوب کے
کھٹک تیری دیدوں میں یعقوب کے

ہوا قلب یونس کو بعد و دور
کھلا ہی حقیقت نہ تیری عبور

ترا انجذا سچّے ہنون کا بگاڑ
ترا بیستون بگڑے دل کو پہاڑ

نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم
کشاکش مین ہین تجھ سے دیر و حرم

جہانگیر ہے نکہت دلربا
ہے کس فتنے مین عطر ڈوبا ہوا

جوانان گلشن کو ہر دم فشار
نہ مانگے کہین خون بہا لالہ زار

چمن کو ہوا تیری ایسی لگی
رگ گل سے بلبل کو پھانسی لگی

ترا دیر ہے قبلۂ کائنات
ترا کعبہ ہے مرجع سومنات

ترا طور کیف انا الحق سے مست
ترا وادی ایمن آتش پرست

برہمن کو بت بن کے دھوکا دیا
بتون کو خدا کہہ کے بندہ کیا

پڑا سایہ جس پر فنا ہو گیا
پری بن کے تو اک بلا ہو گیا

تپش مہر محشر کی بڑھتی ہوئی
ترے حسن کی دھوپ چڑھتی ہوئی

نہ گیسو کا ثانی اور نہ رخ کا بدل
وہ شام ابد ہے یہ صبح ازل

ترے موئے مشکین بلا در بلا
ہر اک طرہ ہنگامۂ کربلا

کہان بل کہان پیچ تقدیر کے
یہ لٹکے ہین زلف گرہ گیر کے

وہ مچلے شہید ان ابرو کے داغ
کہ گل ہو گئے مسجدون کے چراغ

کرے چشم کافر ہی اس آن کی
قسم کفر کھائے تو ایمان کی

ستم تیر مژگان کا اٹھتا نہین
کسی دل کا اتنا کلیجا نہین

جو سیدھی بھی ہو تیری ترچھی نظر
تو ہو اک زمانہ ادھر کا ادھر

خموشی کے پردے مین معجز بیان
وہین گفتگو کی ہے اک چیستان

کمر تیری ہوتی تو کہتے بشر
کہ ڈوبا ہے تو خون مین تا کمر

دو عالم ہے کاہ اور تو کہربا — کشش ہے ترا قامتِ دلربا
کھنچی تیرے قامت کی تصویر ہے — کشش کیا قیامت کی تصویر ہے
چہ خوش گفت روشن دلی اہل حال — قطعہ کہ حشر است سودائے شوقِ وصال
جہان تا جہان از ابد تا ازل — کشش مظہرِ شاہدِ لم یزل
قیامت اسی جذب کا ہے خطاب — فنا و بقا شبنم و آفتاب
پھرے اسے شوق کب تک پہ لیل و نہار — بلا سے فراق و غمِ انتظار
خدا کے لیے اک نئی چال چل — دکھا آج ہی جو کہ دیکھیں گے کل
نظر آئے مستقبل و ہر حال — ہوا مروز آئینہ فردا مثال
نہ ہو خیرہ حیرت سے چشمِ یقین — دکھا کوئی نزدیک ہیں دور بین
سخن کو ہے محشر کا جلسہ پسند — کہ ہے مصرع طرح قد بلند

شرح حال روز قیامت

اب اے ساقیِ غم وہ دورِ ستم — کہ برہم ہو میخانۂ کے و جم
دل و درد دو ہاتھ اُچھلنے لگے — کہ عیش پاؤن سے چلنے لگے
فنا پہ ہو نو دائرون کا مدار — کشش کان مرکز کی ہو آشکار
نہ تھے ہو نہ سکے اور کیسے ہے نئے — کرے کے طرب کردو کاؤس کے
ق
سنی اک رندِ بیباک کی گفتگو — جو کہتا تھا ساقی سے اے ماہرو
وہ تو دے جو اس وقت موجود ہو — کہیں باب توبہ نہ مسدود ہو
بدہ ویرا خیر ایک لبریز جام — کہ ہے مرگ انبوہ کا جشن عام

اُجالے میں پیدا اندھیرا ہوا | شب آرزو کا سویرا ہوا
سموم پر آتش نسیمِ سحر | سحر کی یہ نوبت کہ ہے دوپہر
ہوا پرزے پرزے گریبانِ صبح | کھلا بخیۂ چاک دامانِ صبح
اذانِ سحر صور نے ایسی دی | کہ اللہ اکبر چھری چل گئی
ہوا غلغلہ دہلنے لگی جو زمین | فنا کی سلامی کی توپین چلین
یہ سمجھے جو حسرت ہوئی سینہ کوب | پڑی کوس رحلت کے ڈنکے پہ چوب
زمانے کی قوت زمین کی سکت | ہوئی پائمال از زلزلت
لڑے قلعے شاہون کے بایکدگر | بجانے لگے شیشہ خانے گجر
بلا خیز جھونکے فنا کے چلے | پر و بالِ عنقا کے پنکھے چلے
ملے خاک مین آسمان و زمین | نہ باقی ہین شاہ اب نہ مہر و نگین
زمین ہو گئی قطعۂ لاخراج | ہما کیا اُڑا اُڑ گئے تخت و تاج
نظر آئے سب سیم و زر نقش آب | ہوئی بھن کے سکے کی مچھلی کباب
غضب حضرتِ عشق ڈھانے لگے | کہ اپنے مٹھون کو مٹانے لگے
قبا گل کی مسکی تو سنبل کی بیل | بگاڑا جو اب تک بنایا تھا کھیل
چمن کے خیابان مین اُڑتی ہے دھول | اُٹھے بلبلون مین گلستان سے پھول
ہر اک لالہ داغِ دلِ نا امید | ہر اک نرگسِ شوخ چشمِ سفید
لگائی فنا نے کہان داغ بیل | عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
ہر اک بزم مین ماتمِ رنگ و بو | ہر اک سینہ اک تربتِ آرزو
ہوئی محو خلوت ہر اک انجمن | ہر اک شے کو ہے غربت اندر وطن

حسین مٹ گئے نکہت گل کی طرح | اسیر اڑتے پھرتے ہیں بلبل کی طرح
منادی کی یہ شہرت عام ہے | کہ مصر اور کنعان کا نیلام ہے
ہر اک غم کے ماتم میں نالاں ہنسی | ہر اک رخ پہ چھائی ہوئی بیکسی
اوڑاتے ہوئے سر پہ مرقد کی دھول | مرے ایسے جنکا نہ تیجا نہ پھول
کریں یاد کیا عیش موہوم کو | خدا بخشے یاران مرحوم کو
کہو خدمت حضرت مولوی | کہ اب ٹوٹی کے ہجران کی بیڑی کٹی ق
وطن کو غریبان ہیجان چلے | ز ونالہ سوے نیستان سے چلے
سوے بحر قطرہ روانہ ہوا | جدائی کا ختم آب و دانہ ہوا
نہ باقی رہا غیر حق بہر نام | ہوا قصر ایجاد ہو کا مقام
ندائے عالم قدس کی بار بار | کہ کیا ہو گئے شاہ گردون وقار ق
جو تھے اپنی ثروت کی نخوت میں گم | جو کہتے تھے ہر دم انا غیرکم
کہاں پہلوانان لشکر شکن | کہاں شہسواران شمشیرزن
کہاں ماہرویان چین و چگل | کہاں جان نثاران آشفتہ دل
کدھر جا چھپے ہیں اب وہ صنم | نکلتا تھا جن پر خدائی کا دم
کدھر چھپ گیا جسم رخ بینا نگار | کہاں لٹ گیا کاروان غبار

شور وحشت افزا

پلا مے سے یوسف لقا ایک جام[۱] | نہیں اب تو قید حلال و حرام[۱۳]

سلہ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبض الله الارض یوم القیامة ویطوی السماء بیمینه ثم یقول انا الملك این ملوك الارض متفق علیه ۱۲

وہ مے جس کی تیزی کو شیشہ سے لاگ — اڑائے پھرے جسکی بوتل کو کاگ

وہ مے جو کہ بھرتی ہو عیسیٰ کا دم — کرے از سر نو روان جام جسم

وہ مے جس سے پھر اپنے گھر آئے روح — وہ مے جسکا ہر رگ روح بن جائے روح

ہر اک مست خوابیدہ ہشیار ہو — وہی گرم ہو حق کا بازار ہو

ہوا پھر تقاضائے شان شہود — کہ ملک عدم سے پھر آئے وجود

مکرر ہوئی نغمہ سنج ظہور — نیستان قدرت کی نے بے نفخ صور

فضائے عدم مین وہ نے چھا گئی — کہ قالب مین مردون کے جان آگئی

اوٹھا پچھلے رنگ اب ہے اوڑنا محال — بچھا اب کی اچھا رنگ گل کا جال

ہوئی رونق دہر خانہ خراب — رہی جسم مینا ہی آفتاب

یہ مرقد کا سانچہ اوبلنے لگا — کہ ہر جسم گل گل کے ڈھلنے لگا

نہ سوجھا زمانے کا جال ودچلن — ہوا چشم مرقد کا جالا کفن

نکل آئے عریان نئے روپ مین — چلے اوٹھ کے تہ خانے سے دھوپ مین

بیابان وحشت مین ہر اک روان — کفن کی اوڑائے ہوئے دھجیان

وہ دشت پر آشوب روئے زمین — وہ ریگ روان قلزم آتشین

ہر اک موج چلتی ہوئی تیغ تیز — ہر اک قطرہ بر حال خود اشک ریز

گہر اس کے ڈوبے ہوئے قافلے — حباب اس کے ٹوٹے ہوئے آبلے

چھپائے ہے بجلی کو مٹی مین ریت — پکاتی ہے دھوپ اپنے کشتون کے کھیت

بشر مضطرب مثل ماہی ہوئے — زبان مین وہ کانٹے پڑے پیاس سے

ہوا کیا بھبوکا رخ دلربا — کہ ہر خال کا دانہ بھننے لگا

سرون پہ ہمارے ہمارے گناہ ۔۔۔ لگے کھیلنے مثل مار سیاہ

یہ کہیے کہ آنکھین چھپائے ہوئے ۔۔۔ اسی دن پہ تھے زہر کھائے ہوئے

ہین اُن یارون کے چھکے چھوٹے ہوئے ۔۔۔ جو تھے داؤن پہ داؤن لوٹے ہوئے

پِلا دے ستمگر کو سورج کا روپ ۔۔۔ یہ ہے وہ پری جسکا سایہ ہے دھوپ

نئے ہے نواسے وہ لی دون کی ۔۔۔ کہ زہرہ سے اونچی ہر اک لے گئی

سحر پر ہوا دوپہر کا یقین ۔۔۔ یہ ڈوبی ہے سارنگ مین بھیرین

صفت اور موصوف غم مین پھنسے ۔۔۔ خطا اور خطا وار شکین کسے

کھنچے اک شکنجے مین نعت و غنا ۔۔۔ بندھے ایک رسی مین شاہ و گدا

[1] بیٹے کو ملتی خبر باپ کی ۔۔۔ یہ پیدا ہوئی فکر آپ آپ کی

ہر اک باپ بیٹے کے منہ سے خجل ۔۔۔ ہر اک آنکھ سے گر گیا لخت دل

نہین اب کسی کو برادر عزیز ۔۔۔ کبھی تھا جو یوسف سے بڑھکر عزیز

محبت ہوئی قیس سے ناامید ۔۔۔ لہو ہو گیا کوہکن کا سفید

ہے سبزہ کو گلشن سے بیگانگی ۔۔۔ پریشان ہے جنگل سے دیوانگی

پہ سب بے اُلفتی ہے خدا کی پناہ ۔۔۔ کہ کعبہ بھی قبلے کی بھولا ہے راہ

ہر اک نبض سے پژمردگی چھا گئی ۔۔۔ ہر اک پتی گرمی سے مرجھا گئی

[2] پہ سوچے کہ کچھ فکر جمتی نہین ۔۔۔ زمین پاؤن کے نیچے تھمتی نہین

نہ پہونچی نہ پہونچیگی سے بال و پر ۔۔۔ زبان تک دعا اور دعا تک اثر

چلین سوے شاہان عالی جناب ۔۔۔ پھر و بال ذرون کا ہے آفتاب

سفارش سکے او غضب کا ہو لہ ۔۔۔ جو وہ کشتی کھینچیں تو ہم پار ہون

[1] قال اللہ تعالیٰ یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ

[2] قال علیہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس المؤمنون یوم القیامۃ ... یقولون لو استشفعنا الی ربنا ... من مکاننا

طلب دعای خیر نفوس قدسیہ[۱]

کدھر ہے تو اے ساقی آہ سرد
ترا دور اور آگ کا گھر ہے درد

لگا دے کوئی برف کی آج کل
کہ گرمی بہت بڑھ گئی ہے آج کل

پلا درد شیرین و اشک روان
یہ شربت بنا کر جما قفلیان

گھڑے بھر کے آبِ عرق کے چھڑک
کہ یہ دشت ہو جائے ٹھنڈی سڑک

چلیں پیشواؤں سے اپنے ملیں
گھڑی بھر میں سب طے کریں منزلیں

ہوئے دل فگاران روزِ قیام
قدمبوس آدم علیہ السلام

ابو الانبیاء ابو المرسلین
نئے باغ کے میوۂ اولین

چمن پرور رنگ و بوئے کلم
بہ اسماء انبئی باسمائہم

ملک کی نظر میں بڑی دور تھے
کہ کیون سجدہ کرنے کو مجبور تھے

سر آسمان خلد و طوبیٰ ملا
زمین پر خلافت کا تمغا ملا

کہیں کچھ زبان سے یہ طاقت کہان
اشارون سے ظاہر ہے طرزِ بیان

کرتی پہ نکہت انہ شہد پہ نقاب
سوا نیزے پر آ گیا آفتاب

چلے آتے ہیں وہ مدہم غش پہ غش
زبان پر ہے الجوع یا العطش

نئی چالیں ہم کو دکھاتا ہے دن
کہ ڈھل ڈھل کے پھر پھر کے آتا ہے دن

یہ بگڑی ہے گردون کی جیبی گھڑی
کہ اک ایک پل میں ہیں سو سو گھڑی

کھنچے ہیں موجِ ہوا میں نشان
برستی ہیں سیماب کی گولیان

---

[۱] فیاتون آدم فیقولون انت آدم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ھذا ۱۲

سراپا عرق ہے پسینے سے دل — نکلتا ہے گھبرا کے سینے سے دل

ہین ہیرے کے ریزے ہر اک پھانس مین — کلیجے کے ٹکڑے ہر اک سانس مین

چلین دو قدم اب یہ ہمت نہین — کہین آئین جائین وہ دم ہی نہین

اوٹھین جا کے تم ہین پاؤن کیا کیجیے — بلند آپ دست دعا کیجیے

سوا اس کے اپنی نہین کوئی غرض — کرے اپنے بیٹون کی امداد فرض

یہ[1] فرمایا سیدی بھلا کیا مجال — خدایا کا غضب ہے خدا کا جلال

مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا — کہ بھولا تھا مین نہی لَا تقربا[2]

بہ ترغیب ابلیس بیہودہ کوش — دغا باز گندم نما جو فروش

مجھے سخت ہے اضطرار و ہراس — مگر[3] تم کرو نوح سے التماس

رہا مدتون جسکو امت کا خار — ہدایت کے گلشن مین تھا وہ ہزار

ق

پڑا جبکہ جیکہ مین دین کا جہاز — ہوا ناخدا بن کے وہ چارہ ساز

ہوئے جبکہ طوفان مین غرق آب — ہوا مین بھرے تھے جو مثل حباب

ہر اک موج تلوار کی باڑھ تھی — مگر گھاٹ پر اس کی کشتی لگی

وہان[4] سے ملا صاف سیدھا جواب — کہ شرمندگی سے ہون مین آب آب

جو کی مین نے وقت نزول قضا — پسر کی شفاعت خلاف رضا

تمھین چاہیے جا کے پیش خلیل — کرو خواہش رحم رب جلیل

---

[1] فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب اکله من الشجرة وقد نهی عنها ۱۲

[2] اشارہ آیہ کریمہ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۲

[3] ولکن ائتوا نوحًا اول نبی بعثه الله الی اهل الارض فیاتون نوحًا ۱۲

[4] فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب سواله ربه بغیر علم ولکن ائتوا ابراهیم ۱۲

وُہ تھا جس نے بیٹے کی گردن پہ تیغ ۔۔۔ رکھی پا کے حکمِ خدا بے دریغ

وہ تھا جسکو کہتے سے تھے اہلِ زمن ۔۔۔ کہ فرزندِ آذر ہوا بُت شکن

ہوئی جس پہ آتش سلام اور برد ۔۔۔ کیا اُس نے نمرود کو گرد برد

بنایا خدا کا وہ پُرنور گھر ۔۔۔ کہ جس پر پڑے لامکاں کی نظر

گئے قبلہ و کعبہ کے رُوبرو ۔۔۔ وُہی ہر قدم پر تھم آرزو

وہ بولے کہ بیشِ جہاں آفرین ۔۔۔ نہیں مجھکو کہنے کی طاقت نہیں

کہی باتیں مانندِ اِنّی سقیم[1] ۔۔۔ غلط کہکے میرا ہوا دل دونیم

اِسی سے ہے ہر دم مرا حال غیر ۔۔۔ بلو جا کے موسیٰؑ سے یا دش بخیر

اُسی کو ملا تھا یہ گوشِ و دہن ۔۔۔ کہ ہر دم خدا سے رہا ہم سخن

نگینِ جہانتاب نام آوری ۔۔۔ چراغ سرِ طورِ پیغمبری

عصا بیرِ اعجاز کا دستگیر ۔۔۔ اسیرِ کفِ دستِ فرمان پذیر

وہاں جا کے گھبرائے خونیں جگر ۔۔۔ ق ۔۔۔ کہ بولے جناب کلیم الحذر

خیال ایک خون کا بڑا ہے مجھے ۔۔۔ لیے مشعلیں ڈھونڈھتا ہے مجھے

مری طبع کو ہے بڑا انتشار ۔۔۔ مرا قلب ہے لالہ سان داغدار

مگر تم اُٹھاؤ نہ حرمان کا غم ۔۔۔ تمھارے لیے بس ہے عیسیٰؑ کا دم

---

[1] قال فیاتون ابراھیم فیقول انی لست ھناکم ویذکر ثلث کذبات کذبھن ولکن ائتوا موسیٰ عبداً اتاہ اللہ التوراۃ وکلمہ وقربہ نجیا ۱۲ [2] وقولہ فعلہ کبیرھم وسارۃ اختی ۱۲

[3] قال فیاتون موسیٰ فیقول انی لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب قتلہ النفس ۱۲

[4] ولکن ائتوا عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ ۱۲

دم واپسین تک رہی اوسکی بات — کر دیتا تھا مردون کو آبِ حیات

نہ تھی جسم خاکی مین اور ایسی روح — وہ تھا عطرِ گل یا کہ مٹی کی روح

ہوئے آکے حاضر بشوق تمام — بسر کارِ فرخندہ گردون مقام

لٹاتے ہوئے معدن چشم تر — پئے نذر تارِ نظر مین گہر

سمجھ کر کہ مشکل ہے یہ ماجرا — مسیحا ہوئے اس طرح رہنما

کہ لو دامن شاہ اقلیم دین — مخاطب ہے یا شافع المذنبین

کلید در درگہ کبریا — حبیب خدا اشرف انبیا

سمجھ کر کہ شان خدا شان او — جحیم و جنان زیر فرمان او

نعت منبع الطاف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سنبھل کر ذرا خامۂ تیز دم — ادب سے ٹھہرتا ہوا ہر قدم

بہ رشک سے سیکڑون کر سجود — ہر اک سجدے مین پڑھ ہزارون درود

مقابل مین رکھ لوح محفوظ کو — تو ادھر بھی مصحف سے گر ہو تو ہو

یہ ہو معنی تازہ کا رنگ و بو — کہ جو حرف نکلے وہ ہو با وضو

ہر اک صفحے پہ نُہ ورق ہون نثار — وہ لکھ نعت محبوب آمرزگار

وہ لکھ جسکو فرمائین روح الامین — کہ جبریل کہے پیش سخن آفرین

حسینے کہ روے خدا سوے او — نبیے کہ سوے خدا روے او

حسن عارض کی مشعل مین ہے — غم عشق کا خون رگ دل مین ہے

وہ خود شمع روشن ہے خود ہی گداز — نیاز اُسکا پروانہ مانند ناز

سلہ قال عیسیٰ یقول لستُ ھناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ١٢

وہ سرکار ہاشم ہین سردار جیش
چراغ رہ دودمان قریش

وہ دیباچۂ گلستانِ وجود
کہ جسپر ہے بلبل کا طغرا درود

سکے دیکھکر صورت بیمثال
ہر آئینہ حیرت سے یا ذوالجلال

وہ عالم کہ دانا ہے سرِّ قدم
وہ اُمّی کہ ہمراز لوح و قلم

وہ کامل کہ جسپہ فدا شان بدر
نثار اُس پہ روح شہیدانِ بدر

صفی جسکی اِلّا پہ ہر دم نگاہ
سنی جو کہے لا نہ جز لا اِلٰہ

قدم عزت افزاے عرش برین
غبارِ قدم سرمۂ چشم دین

سلامش پیام خدا سے حمید
درودش بہارِ کلامِ مجید

بہار قدم کا تماشا ہوا
گلستانِ قدرت کا صبح بہار

چہ کثرت کہ یک سقف عرش بلند
ز صد جلوۂ اوست آئینہ بند

چہ وحدت کہ آئینہ پیکرش
نتابد کہ عکسے فتد از برش

لیے ہاتھ وحدت کا فیض عمیم
سکھے مہر و رافت کا خلق عظیم

رضا اوسکی عین رضاے خدا
شفاعت بہ شرط او غفران جزا

دعا کو اثر کی ضرورت نہین
طلب کو تقاضے کی حاجت نہین

کرامات جنت کرم کا خطاب
عذاب الیم اصطلاح عتاب

سخاوت کا منصب شجاعت کے ساتھ
عبادت کا میدان ریاضت کے ہاتھ

لبِ خشک بے آبی روزہ دار
دمِ ہر قدم کا تہجد گزار

وہ عارف کہ تھی جسکی [illegible] سرا
مقام اِلیٰ ربک المنتہیٰ

وہ عابد کہ جس کی سرافگندگی
تھی معراج پیغمبر بندگی

ملی اُس کے ہاتھوں سے یہ آبرو — کہ کیجیے وضو کرنے آیا وضو
کیا سجدۂ شکر با صد نیاز — مصلے پہ اُس کے جو پہونچی نماز
دہانِ مبارک سے روزی کی عید — جہاد اُس کے چینِ جبین کا شہید
دو عالم کا تھا قبلۂ محترم — سرِ منبر کعبہ اُسکا قدم
بتون سے کیا اُسنے کعبے کو صاف — کہو حج کرے اُسکے گھر کا طواف
دہ توحید کی اِک دہائی پھری — کہ دورِ بتستان سے خدائی پھری
دیا قول اُسکے جو دو بول سے — تو کلمے کا طوطی لگا بولنے
حکومت ہر اک جا ہدایت کی تھی — ولایت خدا کی ولایت کی تھی
عرب اور عجم سب کی زینت ہین آپ — ولایت کا تاجِ کرامت ہین آپ
مہِ برجِ رفعت سپہرِ شرف — گلِ ہفت گلشن دُرِ صدف
شہنشہ کہ تاجِ سرِ سروری — پیمبر کہ اعجازِ پیغمبری
عناصر کی یارب یہ تقدیر ہو (توقیر) — کہ اس جوہ گھٹے ہین یہ تصویر ہو
کریم و کرم گستر و کارساز — خدا در حقیقت بقولِ مجاز

شفاعت شفیع

خبر لے ذرا ساقیِ مست ناز — کہ بے کیف بیخود ہین اہلِ نیاز
نہ بیچے کہ از مادر دوش برد — پیام و سلامی بزودش برد
نہ ٹنگے کہ زیبِ بہارش کنم — نہ جانے کہ نذرِ نثارش کنم
تجسس ہین کس گل کے ہی بیقرار — ذرا سنیے تو نالہ ہائے ہزار
ہوا ہے نمک پاشِ زخمِ جگر — یہ ہے شور کو کوے قمری کدھر

ف شرافت ہین شانِ ہدایت کی آپ + کرامت ہین ساقون ولایت کی آپ +

پپیہے نے لین دل مین سو چٹکیان — کہان بولتا ہے سکھی پی کہان
وہ مے دے جو ہو دلکش و دل کشا — وہ مے جسکا نشہ ہو مشکل کشا
وہ مے جو ہے سرجوش دیگ قبول — وہ مے جو ہو رحمت کی ٹوپی کا پھول
کھنچی بیخودی خانۂ نور کی — نچوڑی مدینے کے انگور کی
چلا اللہ اللہ کسے دیکھنے — کوئی تجکو دیکھے مری آنکھ سے
اسی واسطے تھا یہ شور نشور — ظہور فنا و فنا سے ظہور
کہ سب اگلے پچھلے بُرے اور بھلے — تجھے جو ن سنے نہ دیکھا ہو دیکھین اُسے
ہر اک بسمل مشہد اضطرار — پہونچکر حضور شہ ذی وقار
ہوا ہمدم نالہاے بلند — زبان یون ہوئی ترجمان سپند
کہ اے خستہ جانون کے حاجت روا — ہر انسان کے درد دل کی دوا
بہار گلستان صبح وجود — چراغ شبستان شام شہود
حبیب خداوند بالا و پست — فدا تجھ پہ ہستی وہر آنچہ ہست
ترے گرد پھرنے کو ہین نہ سپہر — ہین تیرے قدم کے نشان ماہ و مہر
شرافت کو آدم کی تجھ سے شرف — خلافت کو تو ہی گرامی خلف
بلا کی نبرد اور غضب کے فتوح — نہان تیرے خنجر مین طوفان نوح
نہ رہتے کہین کفر کے بحر و بر — جو آتا زبان پہ تری لا تذر[1]
ہوا جبکہ تڑکا ترے نور کا — چراغ کف دست موسیٰ بجھا
خدا کا جدا تجھ سے طرز سخن — نہو حذف کیون لن ترانی کا لن

[1] اشارہ بدعاے حضرت نوح رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۱۲

سقیمانِ جہان سراسے خلیل ترے خوانِ نعمت پہ ابن السبیل
مریضانِ دار الشفاسے مسیح ہوئے لوٹ کر تیرے در پر صحیح
تپش سے ہر اک شخص بسمل ہے آج نفس گرد آئینۂ دل ہے آج
بسا خوب خانہ خرابی کا گھر بنا آسمان اُجڑے گھر لوٹ کر
بیان کیا کرین حالتِ آب و گل کہ پس پس گیا گوہرِ جان و دل
خموشی مین ہر اک نفس لالہ خیز ہر اک زخم پر زخم الماس ریز
نہین باقی اب دوست دشمن مین بیر ہے شر کی زبان پر بھی یہ ذکرِ خیر
ترے دوست بھی کہہ نہین سکتے حال مبادا کہ ہو دشمنون کو ملال
کوئی بیقراری کوئی آہِ سرد نہ پیدا کرے آپ کے دل مین درد
غبار اپنا حضرت کے دل پر نہ ہو مزاجِ مبارک مکدر نہ ہو
بلا مین پھنسے ہین غریب و امیر ہین سب ایک ٹھیکے کے گویا فقیر
تمام اہلِ دل اک مصیبت مین ہین تری جان سے دور آفت مین ہین
اوکھڑتا ہے میدان سے ہر اک قدم نکلتا ہے ہر سانس کے ساتھ دم
نہین آب و دانہ جیین یا مرین پئین آنسو کھاتے رہین ٹھوکرین
ذرا جان تک پیرہن مین نہین کوئی دم کا دھاگا کفن مین نہین
ہر اک دیدۂ تر ہوا تار گھر اسی تار مین ہے ہماری خبر
جھڑی وہ لگائے ہے چشمِ پُر آب کہ ہے اُسکے ڈھیلون کی مٹی خراب
بھڑک اوٹھی اک آتشِ تیز تر بجھانے کو دوڑا جو دامان تر
یہ سب تیری پاس آئے ہین اسلیے کہ بندون کو رکھ لے خدا کے لیے

رخِ خور میں زردی نمودار ہو | زمین حشر کی زعفران زار ہو
وہ سردی کہ ہو موسمِ برد گرد | وہ یخ جس سے یہ آگ ہو جائے سرد
بلا سے فلک گر جلن میں رہے | یہ سورج کوئی دم گہن میں رہے
بفرمود آن سیدِ انبیا | کہ کارِ شفاعت این انا لہا
کہ یعنی ہوں میں ہر بشر کا کفیل | جمیع انبیا کی طرف کا وکیل
اسی دن مرا جشن موعود ہے | مقامِ محمد ہی محمود ہے
قلمرو میں محشر کی نام خدا | چلے گا تو سکہ اسی نام کا
مجھے ہر بشر کا تھا خود انتظار | میں تھا ناامیدوں کا امیدوار
رکھے گا مرا رب مری آبرو | فمن رحمۃ اللہ لا تقنطوا
کرم اسکا ہے فتحیاب فرح | کہ من دق باب الکریم انفتح
گذر سے پھر تہ عرش اعظم کیا | سرِ بندگی اس قدر خم کیا
کہ سیپارۂ دل کا ہر اک رکوع | گرا سجدے میں باکمالِ خشوع
زمیں پر گری جب جبینِ مبین | مٹی سب کی قسمت کی چینِ جبین
دعا ایسی کی بعد حمد و ثنا | کہ الحمد آمین سے کہنے لگا
کہا عرش نے بار بار آفرین | ہزار آفرین صد ہزار آفرین
تمنا درونِ دلِ دردمند | یہی قاف قدرت کی شیشہ میں بند
یہ فرمان ہوا سر اٹھا تو وہی | جو ہے تجھ کو منظور ہوگا وہی
اوٹھایا سرِ پاک المختصر | گرایا دعا کر قدم پر اثر
تمنائے محبوب روشن ضمیر | یہ تھی ملتجی پیشِ رب قدیر

اے خالقِ صبح و شمس و قمر — ترے باغ کے خشک و تر بحر و بر
خداوند کرسی و عرشِ مجید — ز قوت لفضل آور ناپدید
رُخِ مہر انور سے آتش فگن — جوان جسم ہوا ہی سپہر کہن
حرارت سے ہر شخص بیتاب ہی — بدن کا عرق مثلِ تیزاب ہی
بلا کا غضب کا مصیبت کا دن — قیامت کی گرمی قیامت کا دن
چھٹی سب سے مرقد کی بیت الحزن — ہین بے یار و یاور غریب الوطن
تو ہی بندہ پرور تو ہی کارساز — مجھے ناز ہے تجھ پہ اے بے نیاز
نہ تیرا سہیم اور نہ تیرا شریک — تری ذات ہے وحدہٗ لا شریک
گرے کو زمین سے اٹھائیگا کون — بگاڑے کو تیرے بنائیگا کون
ترے ہاتھ ہے اپنی بگڑی بنی — ہین محتاج سب تو کریم و غنی
کہان جز تری مجرمون کی پناہ — ترحم صفائی کا سچا گواہ
کسی کے گناہون کی پروا نہ کر — تو ستار ہے آج رسوا نہ کر
ہر اک چشم تر با دلِ بیقرار — سحابِ کرم کی ہے امیدوار
مٹا دے یہ گرمی کا نام و نشان — کہ بلبل کہے آتشِ گل کہان
بسا یہ ترا دفعتہً گھیر لے — کہ خورشید جگنو کی یہ بین چھپے
ہوا دل سے ممنون خلقِ رسول — دعا کو گلے سے لگا کر قبول
الٰہا اسے خم عشق و تاثیر تو — دو عالم لفقرا اک تکبیر تو
وہ لے جا کہ جسکی تھی تیری جفا — جزاک اللہ ای دوست خیر الجزا
ترے درد کا شیوہ جان پروری — ترے حب کا نام پیغمبری

تجلی ہوئی حسن تنزیہ کی — یہ تقدیر اللہ تشبیہ کی

ہے اوج وحدت ہے کثرت مقام — نہین اپنا بے وحدتون سے کلام

ہوا جلوہ فرما بعز و جلال — مثال آفرین قادر بے مثال

خدائے جہان عز سلطانہ — علا شانہ جل برہانہ

زمین پر ہجوم ملائک کا نور — چمکتی ہوئی شمع شان غفور

اب آئے روز بد آنکھ پھیرے ہوئے — عدالت خدائی کو گھیرے ہوئے

نہ لایا خدائی تجلی کی تاب — ہوا سکتہ مین مطلع آفتاب

زمین پر ہوئی آتشین دھوپ چھاؤن — بنا اطلس آسمان دھوپ چھاؤن

نہ پرسہ کا رنگ پھیکا ہوا — بہت چرخ کھا کھا کے کشتا ہوا

ہوا خلد کی لائے روح الامین — کہ دامان محشر کی کلیان کھلین

چمن ہو گیا تختہ روزگار — ہوا دشت پرخار اک سبزہ زار

چھپی اس کے سائے مین دھوپ آج کی — نہ تھا جسکی قامت مین سایہ کبھی

خزانۂ رحمت

ہوا گھٹا ہی چلتی ہے میدان مین — یہ کہتے ہین سورج ہے میزان مین

پلا بے حساب اب تو ساقی مجھے — دکھا ابھی واصل نہ باقی مجھے

کہون کیون نہین میرے ذمہ حساب — تو سچا ہے سچی ہے تیری کتاب

مرے سامنے آئے میرا لکھا — اگر مین کہون سب ہے تیرا لکھا

مرے ہاتھ ہی کا نوشتا سہی — ترا میر منشی فرشتا سہی

غنی ہے تو محروم رہنے نہ دے — مین مفلس ہون ہردم او لینے نہ دے

نیا لیکھ لکھے لے ز راہ کرم — کوئی چاہیے بندۂ بے درم
رومی جب ہوا پرچۂ آفتاب — کھلا دفترِ امتحانِ حساب
اِدھر[1] رازدارانِ ذی فہم و ہوش — ہمارے رفیقانِ خانہ بدوش
جنازون مین حسرت کا کاندھا دیے — ہر اک مُردے کا روزنامہ لیے
اُدھر[2] ہوشگافان موزون رقم — نہ ہو جنکی میزان مین کچھ بیش و کم
ترازو کو ہاتھون مین تولے ہوئے — رعایت کے پلّون کو کھوئے ہوئے
نہین ہی کچھ آسان ای دلِ حساب — ہی محشر کی اِک سخت مشکل حساب
مقابل کمان وار تقدیر ہے — ترازو کلیجون مین اِک تیر ہے
اُدھر کلکِ قدرت کا ردّ و قبول — اِدھر بندگان ظلوم و جہول
ہر اک مدّ کا ہر اہلِ مدّ خود گواہ — دو رویہ ہین فردین کی فردین سیاہ
محاسب نہ کیونکر کہے نادرست — ہمارا نہ رُوکڑ نہ کھاتا درست
گھٹائین بڑھائین تو ہو فرد گرد — کہ میزان کی جانچ والا ہے فرد
کچہری[3] ہوئی گرم جب جانچ کی — ہر اک بال کی کھال کھچنے لگی
صدائے[4] زعالِ نار و بہشت — چہ آخر درو کرد و اوّل چہ کشت
نویدِ اِنَّ اَبرارَهُم فی نعیم — وعیدِ اِنَّ فُجّارَهُم فی جحیم

[1] قال تعالیٰ وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون ۱۲

[2] ونزع الموازین القسط الیوم القیامة فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها وکفا بنا حاسبین ۱۲

[3] واشرقت الارض بنور ربها ووضع الکتاب وجیئ بالنبیین والشهداء وقضی بینهم بالحق وهم لا یظلمون ۱۲

[4] ووفیت کل نفس ما عملت وهو اعلم بما یفعلون ۱۲

بنی نوع انسان جو بعد حساب | ہوئے مستحق عذاب و ثواب
بہشت اور دوزخ کی جانب چلے | دکھائے مقدر نے جو راستے
اٹک یہ کہ دریائے رُعب جلیل | لیے ایک قطرے مین سو رود نیل
اُترنے[۲] کا پل اک بلائے عظیم | جسے کہیے سرطان پشت جحیم
سپاہ شہسوار قضا و قدر | ہے تیغ کمر یا کہ خود وہ کمر
کہ گر بال سی دھار تلوار کی | مقابل ہو اُس سے تو ہو کر کری
چڑھی ہے کمان برق کے تیر کی | بھڑکتی ہوئی آنچ شمشیر کی
کھلا جادۂ راہ تیغ ہلاک | بٹھائے ہوئے لاکھ بجلی کی ڈاک
دم واپسین کا اجارا لیے | گذرنے کا دروازہ تیغا کیے
نہ تھا فرق ابر و تجار مین | چلین کشتیان ایسی منجدھار مین
ادھر سی کا کنارے یہ بجرا لگا | جو گمراہی و کجروی سے بچا
پیمبر چلے جیسے حق کا پیام | ولی جیسے روح نبی پر سلام
خدا کے طلبگار اہل کمال | بڑھے جیسے مشتاق روز وصال
ہوا بیقراران حق کا گذر | چلے تار برقی مین جیسے خبر

[۲] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یخلق الناس جمیعا ... وضع الصراط ... جہنم ... فنطرۃ منہا مسیرۃ ثلثۃ الف سنۃ الف منہا صعود والف منہا ہبوط والف منہا استواء ادق من الشعر واحد من السیف واظلم من اللیل الحدیث ۱۲

[۱] وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا الم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم ایات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا بلی ولکن حقت کلمۃ العذاب علی الکافرین قیل ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین ۱۲

چلا کوئی جیسے کہ قالب سے جان — کوئی جس طرح گلستان سے خزان

جنھین راہِ حق کی ہدایت ہوئی — ۵۱ اور اپنے نبی کی حمایت ہوئی

وہ گزرے مثالِ نسیمِ بہار — کہان اُنکا دامن کہان خارزار

ذرا جنکے صدق و یقین مین تھا فرق — ہوئے الامان آب آتش مین غرق

غرض خیر و شر آن کی آن مین — ۵۲ ہوئے خیمہ زن اپنے میدان مین

کوئی داخلِ گلستانِ نعیم — کوئی دارِ ذلت مین نامحترم

کہین عیش فی عیشۃٍ راضیہ — ۵۳ کہین آفتِ اُمُّہٗ ہاویہ

پھنسے غم مین تھوڑے مسلمان بھی — گیا کفر کے ساتھ ایمان بھی

خدا ناشناسون کا جمِ غفیر — ہوا تازہ مہمان بئس المصیر

شکم سیر دردِ عذابٌ الیم — بلا نوش زہراب ماءٍ حمیم

بگولنے لگی نفسِ سرکش کی روح — معاذ اللہ آتش کہ آتش کی روح

جہنم کے چہرہ پہ غیظِ شدید — ہر اک داخلہ پہ ہے ہل من مزید

قضا کا یہ قہر نمائی ہوا — کہ دوزخ کا پتہ بھی پانی ہوا

شفاعتِ اکبر

چھپا تھا کدھر عالمِ پاک مین — مین تھا کب سے ساقی تری تاک مین

ترے مست پھر لڑکھڑانے لگے — وہی جھونکے غفلت کے آنے لگے

وہ مے دے جو ہو روح بخشِ انام — جو خود ہو حلال اور توبہ حرام

وہ مے جسکا میخانہ خلدِ برین — وہ مے جو کہین اور ملتی نہین

وہ مے جس سے دکان رضوان رچے — جسے بیچین غلمان بنے منچے

جسے لائے گاتی ہوئی حورِ عین ۔ یُطَافُ عَلَیْہِم بِکَأْسٍ مَّعِیْن

وُہ مے جو بحکمِ حبیبِ صمد سے چلے ۔ وُہ مے جو لبِ حوضِ کوثر سے چلے

جو زندان مین اپنے اسیرونکا حال ۔ یہ دیکھا تو یعقوب یوسف جمال

غم اندوزِ کنعان گم گشتگان ۔ عزیز و شہ مصر کون و مکان

شفیقِ جہان احمد مجتبیٰ ۔ شفیع الوریٰ خاتم الانبیا

گرا سجدے مین باکمالِ ادب ۔ سپاس و ثنائے خدا زیر لب

کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود ۔ کہ تھا وِردِ سُبحانَ ربّی ودود

ثنا اس صفت کی کہ بیمثل و طاق ۔ ثنائی کا جس سے روا اشتقاق

کیا ایسی خوبی سے الحمد ادا ۔ کہ تعریف الف لام کرنے لگا

مناجات وہ کی کہ روحی فدا ۔ وہ توصیف بیحد کہ صلّ علیٰ

ہوا بحر امواج رحمت کا جوش ۔ سخنگو بہ اندازِ موج خموش

تامّل نہ کر عرض مطلب مین تو ۔ کہ ہے مصطفٰے مجتبیٰ سب مین تو

نظر مین ہے مالک کی تیرا وقار ۔ ہر اک قطرہ تیرا دُرِ شاہوار

تو اس دن کا پہلے سے مامور ہے ۔ رضا تیری خالق کو منظور ہے

سند پیش کر سوفَ یُعطِیکَ کی ۔ فتَرضیٰ کی ہے مُہر جسپر لگی

ہوا تازہ باغِ روانِ نبی ۔ زبان پر روان اُمّتی اُمّتی

لہ ثم اعود الثانية فاستأذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ۱۲

یہ حاصل کہ ہون جنتی سب کے سب | بغیر عمل بے عوض بے سبب
نہ ساقی نہ میکش نہ قابل کو دیکھ | تو اپنے کرم کو مرے دل کو دیکھ
کہان ناتوانون کو گرمی کی تاب | انہین بخشدے کرکے ڈیوڑھا حساب[1]
نہ دکھلا مجھے میرے رب غفور | مین ہون پاس تیرے وہ ہون مجھ سے دور
مرے ساتھ کر مہوا اونکے گناہ | غریبون کا جنت ہو آرامگاہ
حساب انکا نیکی ہی کی مد مین ہو | جو انکی بدی ہے مری مد[2] مین ہو
الٰہی ہون تیرا گنہگار مین | شفاعت سے اپنا طلبگار مین
ہوا حکم ناطق کہ اے دردمند | ہے رحمت کو تیری شفاعت پسند
یہ لطف خداوند ارض و سما | کہ اک نوع کے مجرمون کو رہا
یہی عفو تقدیر کی حد رہے | رہائی ہو لیکن اسی قید سے
اُٹھے آپ بخشش کی لیکر برات | دی اک قسم کے عاصیون کو نجات
جھکے پھر کئی بار[3] پیش خدا | کیے یون ہی پیہم سجود و دعا
یہانتک کہ پوری تمنا ہوئی | نہ باقی رہی جنس بھی نوع کی
بتاکید تعجیل دیوان پاک | خط عفو لائی فرشتون کی ڈاک
یہ سرکار سے جلدی مچانے لگے | کہ بے دستخط حکم آنے لگے
نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا | جو رائی برابر بھی ایمان تھا

[1] حساب ڈیوڑھا ہونا یہ کہ بیباق ہو جائے ۱۲ [2] مد بمعنی ذمہ در اصطلاح ساہوکاران و تاجران ۱۲

[3] ثم اعود الثالثة فاستاذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فاذا رايته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما يبقى في النار الا من قد حبسه القرآن اي وجب عليه الخلود ثم تلا هذه الآية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا وقال هذا المقام المحمود الذي وعد نبيكم متفق عليه ۱۲

بچایا ہر آدم کو ایمان نے | مگر جسکو روکا ہے قرآن نے
چلے خوش نصیبانِ ایمان سرشت | جہنم سے اُٹھ اُٹھ کے سوے بہشت
جہنم مین پہونچے تھے جو اُس سرے | وہ بجلی کی مانند اُلٹے پھرے
بہت لوگ نادیدہ شکلِ جحیم | چلے خلد کو بر خطِ مستقیم
حضور جنابِ رسالت مآب | فرشتون کے ہاتھون مین سادی کتاب
ہوئی پھر اسی مبتدا کی خبر | کرم جوشی انبیا سے دگر
مسیحا تک آدم سے جو تھے رسول | ہوے مختصر مقصد براہِ وصول
ہمہ رہنمایانِ خیر السبل | فضیلت مآبانِ ملک الرسل
گہرہاے گنجینۂ کاف و نون | جو ہین شہسواران والسابقون
پھر اورے انجم آسمانِ نبی | غبارِ رہِ آستانِ نبی
تقدس مقامانِ اوجِ حضور | بلند اخترانِ کرامت ظہور
ابوبکرؓ لاثانیِ روزگار | کہ تھا ثانیِ اثنین یارانِ غار
عمرؓ نام و ناموس نام آوری | مقامے اسرار پیغمبری
سخا جلوہ عثمانؓ عالی مقام | انیس پیمبر علیہ السلام
علیؓ شیر یزدانِ عالی وقار | ید اللہ سیف خدا ذوالفقار
ملک رتبہ خاتونِ جنت بتولؓ | مہِ اوجِ تنزیہ بنتِ رسول
حسنؓ خاتمِ خاتم المرسلین | سیادت کا الماس زیرِ نگین
شہادت کا لختِ جگر نورِ عین | نیامِ شجاعت کا خنجر حسینؓ
تمام آل و اصحاب خیر الانام | اس امت کا ہر پیشوا و امام

کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یشفع یوم القیامة ثلاثة الانبیاء ثم العلماء ثم الشهداء

ہر اک غازیِ مرد میدانِ بدر
ہمہ بسملان و شہیدانِ بدر

شکن پر دو رِ طالعِ نارسا
اویس قرن عاشقِ مصطفےٰ

بہار آفرینان صبحِ امید
جنید و حسن ادہم و بایزید

اگا عن جدٍ جو ولی در ولی
قدم جسکا بر گردنِ ہر ولی

ہو الحق نوایان ثابت قدم
انا الحق سرایان منصور دم

سب اپنے نبی کے قدم پر چلے
جو باقی تھے وہ طے کیے مرحلے

ہزارون نبے ایک بتی سے باغ
جلے ایک بتی سے لاکھون چراغ

شفاعت کے پورے ہوئے حوصلے
کہ عاصی کو خلعت پہ خلعت ملے

تعالیٰ اللہ اُستاد کا انتخاب
کہ خاے خطا پر بھی صادِ صواب

گنہ سے تلاش گنہگار مین
وہ بھرتی ہوا احمد کی سرکار مین

ہوا خاک جل کر جہنم کا باغ
کیا برفِ رحمت نے ٹھنڈا چراغ

ہوا سوختہ آتش کا سب شور و شا
سمندر مین ڈوبا دُخانی جہاز

وہ ریلا ہوا باغِ فردوس مین
کہ میلا ہوا باغ فردوس مین

بڑھا ہر طرف جوے رحمت کا آب
کٹورا بجانے لگا ہر حباب

بھرے غنچے ایسے بھرنے لگے
کہ خود میوے دامن مین گرنے لگے

قرابون مین کوثر نے رکھی سبیل
تہ نخل فوارۂ سلسبیل

جوانون کی خاطر بساز و یراق
ٹہلتے ہوئے راستون پر براق

محافے پری وش براے زنان
لگا بی کہارون کی سب وردیان

ہوا کیا کہ لڑکے مچاتے ہین شور
لگا دو ہنڈولے کی طوبیٰ سے ڈور

لگے نخل ایجاد کے پھول پھل | ابد پہ جا رنگ صبح ازل

لگے ٹوٹنے صبر و تمکین کے پل | بہار آئی لادے ہوئے بارِ گل

شگفتہ ہر اک تختہ کا خشک و تر | رسیدہ ہر اک نخل کا ہر ثمر

ہر اک برگ میں ساز و برگِ بہار | ہر اک لالہ صد معدنِ کوہسار

ہر اک جا پہ موجود ہر ایک شی | کوئی ہمدم نے کوئی محوِ مے

گمان جس پہ جائے وہ تحقیق ہو | تصور میں جو آئے تصدیق ہو

سحر وہ کہ جس پر فدا ہر نفس | ہوا وہ کہ ہر دل کو جس کی ہوس

ہر اک بیل بوٹا نگار آفرین | ہر اک خار و گل صد بہار آفرین

کلی بے صبا کے شگفتا ہوئی | خزان سب بہار آئے بتا ہوئی

پری سایۂ نخل کی پابوس | گلستان عروس آب عطر عروس

جو لالہ ہے لاکھا جمائے ہوئے | تو نرگس ہے کاجل لگائے ہوئے

یہ مانا کہ دل سے نہ کیجیے سنبھل | نظر تو سنبھالو نہ جائے پھسل

کہیں پھیل کر بیل بوٹا ہوئی | کہیں نکہت اڑ کر فرشتا ہوئی

اگر شاہدِ گل ہے بلبل بدست | تو پھولوں کے بنگلے میں بلبل ہے مست

چمن اور ایسا دکھائے کوئی | قسم مصحفِ گل کی کھائے کوئی

کہاں تھیں دنیا کی پھلواریاں | یہ سچ مچ بہشت اور وہ گلکاریاں

وہ گویا نیاز اور یہ بے نیاز | یہ شانِ حقیقت وہ شانِ مجاز

وہاں ہر لحظہ نعمت پہ نعمت ملی[۱] | کہ اک شکر کی بھی نہ فرصت ملی

۱؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر الحدیث ۱۲

ہر اک چہرے میں ایک نورِ دگر ہر اک حور ہے رشکِ حورِ دگر
ملیں نعمتیں سبکو بے انتہا اور آخر کو ان نعمتوں کے سوا
وہ نعمت[1] جو ہے سرِ عین الیقین جو ہے دین و ایمانِ ایمان و دین
وہ نعمت کہ ہو اوسکے دم سے بہشت جو بازار جنت کی ہے در بہشت
وہ نعمت جو ہے یک بہ از صد ہزار خدا بخشے دیدار پروردگار
پڑا ہاتھ دھوکر جو پیچھے وضو گیا لے ہی معبود کے روبرو
نماز آئی کہتی بتاکید تام کہ کر چل کے سجدے سے پہلے سلام
سو کہہ ہوا صوم افطار کا کہ تیار شربت ہے دیدار کا
یہ کہتا ہے ایمان کہ اے اہلِ ذوق اُٹھا دیجے پردہ چشمِ شوق
عدم کو چلے ساعتِ نیک سے ق دو عالم سے جھٹکر ملے ایک سے
وہ ہے سامنے درگہِ محترم قدم بزمِ امکان سے تھا دو قدم
ہے آغوش میں پرتوِ لایزال قدِ آدم آئینہ بے مثال
رہِ منزلِ کبریائی ملی ہر اک بندے کو اک خدائی ملی
خودی سے جو از خود جدا ہو گئے خدا سے ملے کیا خدا ہو گئے
کھلا دیکھکر ہم کو حالِ مآل کہ تھا حشر سوائے شوق وصال
یہ تھے انقلاباتِ ردّ و بدل کشش مظہر شاہ لم یزل

[1] عن النبی صلعم قال اذا دخل اهل الجنة الجنة یقول الله تعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوهنا الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیهم من النظر الی ربهم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادة

[۱] قال صلی الله علیه وسلم لکل رجل منهم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقهن من وراء العظم واللحم من الحسن الحدیث ۱۲ وقال تبارک وتعالی حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۱۲

چشمہ اشتِ دُعاے مقبول (انشاء اللہ)

اِدھر بھی ذرا ساقیِ گلعذار — ہزارون سہی تیرے اُمیدوار
جو ہین تیری چوکھٹ پہ مرزا وہیر — یہ ناچیز ہے کسکے در کا فقیر
کوئی موج مجھ تک براہ ثواب — تو دریا ہی مین اک شکستہ حباب
چلے کشتی عمر نہ میرے بغیر — مرے ناخدا تیرے بیڑی کی خیر
وہ مے دے کہ لیتا رہون تیرا نام — وہ دے جو دلائے ترا فیضِ عام
نہ ہو جام کورے سکورے مین مے — کھنکا لے ہوئے آبخوری مین مے
زمانے کا عالم ہوا دوسرا — بفضلِ خدا و حبیبِ خدا
خوشی مین بھرے مومن و مومنات — احاطے مین رضوان کی اُتری برات
جہنم کے گھر مین غمی ہو گئی — مرا غصہ آتش ستی ہو گئی
بجین نوبتین خلد مین بار ہا — کہ اسلام کے سر پہ سہرا رہا
خوشی کیا کہ اکدم ہو اکدم نہ ہو — یہ وہ عیش ہے جو کبھی کم نہ ہو
کہان بیدلی جب حزین دل نہین — ہو آسان کیا کوئی مشکل نہین
دعائین جو کی تھین ہوئین اب قبول — مراد ایک ہے اور ہزارون حصول
تمنا سیھون کے قدم پہ پڑی — ہر اک آرزو ہاتھ باندھے کھڑی
دل و دلربا ہمدم حال و قال — نہ ہجران کا کھٹکا نہ فکرِ وصال
گیا اب جہنم مین وہ روزگار — کہ محشر تھا اک اک دمِ انتظار
بلا اس سے تھی جسکی جسکو طلب — بمصداق المرء مع من احب
وہ حاصل ہوا جسکے جو دل مین تھا — ابھی قیس لیلی کے محمل مین تھا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب ولہ ما اکتسب ۱۲

بنا پھر جو بگڑا اتھا بن بنکے ساتھ — مجھے خود ملا محسن احسن[1] کے ساتھ
عجب چال مستانہ چلتے ہوئے — اروش پر جنان کی ٹہلتے ہوئے
بگردش زہر چشم پیمانہ — زہر سا پپیدا پریخانہ
دلون مین مسرت تو رخ پر بہار — کلائی مین گجرے تو گردن مین ہار
کمر مین کرامت کے پٹکے کا بل — ملائک بلاتے ہوئے مورچھل
مدینے کے عامے بالا سے سر — قباہاے استبرقی زیب بر
جلو مین غلامانِ روشن جبین — صراحی و ساغر لیے حورِ عین
خدا کی تجلی کا آنکھون مین نور — ہر اک نوکِ مژگان پہ اک شمعِ طور
دلون مین محبت کے راز و نیاز — زبان پر باہنگ شوقِ حجاز
شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم — قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

[illegible]

[1] احسن تخلص مولوی محمد احسن مرحوم کا ہے جو چھوٹے بھائی مصنف کے تھے اور جو بیشتر اضلاع ملک اودھ مین سب جج اور پھر پنشن لیکر نائب وزیر دیوانی ریاست بھوپال کے ہوگئے۔ تاریخ ذیل مشتمل وفات اُن کے [illegible]

می تواند شد کہ رنگِ رفتہ بعد سالہا — لعل گردد در بدخشان و عقیق اندر یمن
می تواند شد کہ گردد نالۂ افسردۂ — بلبل شیرین نوا یا طوطی شکر شکن
می تواند شد کہ از تاثیر دامانِ نسیم — نکہتے از غنچہ خیزد یا شمیمے از ختن
لیک نتوان شد کہ مثلِ احسن آید در وجود — سرو رعنا در گلستان یا گلِ نو در چمن
رفت حیف از دہر آن جانِ جہان و ہمرہش — ہوش ہم از سر قوت از دل راحت از جان جان ز تن
شوخیِ طبعِ رسایم سر واز ہر سوز و ساز — ناگوارِ خاطرِ من سوختن یا ساختن
کیست دا از فنا محسن چو من اندوہگین — ہر نفس سوہانِ خود ہر دم سنانِ خویشتن
من باو باشم الٰہی از طفیلِ مصطفےٰ — چون شود در بزمِ قدسی مجمع سبے باز من
گفت دل ہرگہ کہ آمد در زوالِ آن آفتاب ۱۳۰۹ — مرده در گورست احسن زندہ در گور من ۱۹۴۴

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی متخلص بہ امیرؔ استاد جناب معلی القاب نواب رامپور

کس قیامت کی قیامت کے بیان ہیں پُر الم
عاقبت میں ہے عقوبت سے برائت کی سند

ہے امیر اب میرے محسن کو نجاتِ دائمی
واہ جو صفحہ ہے اسکا ہے شفاعت کی سند ۱۳۰۵ھ

تاریخ طبع از جناب منشی عبد المجید صاحب سحرؔ

شفاعت نامہ چون مطبوع گردید
کہ ایمانش بود آیات رحمت

دلِ محسن بود گنجور این گنج
عطا کردش ازل این گنج دولت

خط و مضمون او گنجینۂ فیض
بیاضِ صفحہ انوارِ سعادت

دوائر در حروفش چشم نگران
بجنبشہاے لبہاے نبوت

ندا آمد بگوشِ سحر از غیب
بگو سالش شفاعت جوی امت ۱۳۰۵ھ

تاریخ از فکر عالی مولوی اکرام اللہ عرف منشی صاحب مرحوم متخلص بہ فسونؔ

ہمہ داغِ فراقم از قصورِ حشر و نشر افسون
حضورِ یار میدانم حضورِ حشر و نشر افسون

خیالِ قامتش در قلبِ مضطر خوشنما باشد
بود سوداے من بالاے طورِ حشر و نشر افسون

بود صحن قیامت خانۂ نیرنگِ عشق ما
طلسم آفتابِ صبح و صورِ حشر و نشر افسون

چنان لرزد بہ شیشہ رنگ از اضطراب من
کہ رخ خود شکند رنگِ غرورِ حشر و نشر افسون

امیدِ وفاے وعدۂ وصل کہ می یابی
بود انتظارِ دل مرورِ حشر و نشر افسون

نگر آواز پاے دلرباے اوست در گوشم
کہ گہ نزدیک سازد گاہ دورِ حشر و نشر افسون

ز داغِ معصیت صد آتشِ سوزان بدل دارم
شفاعت نامہ شیرازۂ ظہورِ حشر و نشر افسون

ہمان از گفتۂ محسن کہ می آید بہ شعرش
درودِ پاک از شانِ غفورِ حشر و نشر افسون

پئے عظم ربیم جسم بجان سخن گویا — صریر کلک او آواز صور حشر و نشر افسون
بود رفتار شوخ خامۂ سحر آفرین او — برائے شگفتہ بخت نظم شور حشر و نشر افسون
ببین گہ ذکر محشر گہ حساب و گہ شفاعتہا — نہے تاریخ مجموعۂ او موج حشر و نشر افسون
۱۳۱۱ھ

ایضاً

کرد چون طبع قیامت آفرین — شرح روز و روزگار حشر و نشر
رفت در تحریر تاریخش سخن — گفت افسون حال ارشد حشر و نشر
۱۳۱۱ھ

فقرات تاریخی از منشی امیر احمد صاحب خلف مولوی کمال الدین صاحب وکیل

نعت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۳۱۱ھ

سراج قوی نبی کریم — قسیم جسیم نسیم وسیم

اللھم صل وسلم علی مولانا محمد شافع یوم القیامۃ وآلہ دائما ابدا
۱۸۹۳ع

تاریخ طبع

اللھم صل علی محمد النبی الامی شافع یوم الحشر وآلہ وازواجہ اجمعین
۱۸۹۴ع

اللھم صل وسلم علی محمد معدن الحلم والکرم واصحابہ دائما وابدا
۱۳۱۱ھ

قطعۂ تاریخ ریختۂ قلم بلاغت رقم جناب مولوی محمد حسن صاحب وکیل ہائی کورٹ

بسکہ محسن گل معانی چید — دستہاے شگفتہ کرد بہم
رفت فکرم بجستن تاریخ — گفت ہاتف گلے ز باغ ارم
۱۳۱۱

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد نور محسن صاحب بی اے خلف اکبر جناب مصنف دام ظلہ

ماشاء اللہ نظم دلکش — شایستہ شمرد نقش او را و — صد نقل گہر شد است منظوم
از فیض طبیعت خداداد — تمہید سخن ز عشق [illegible] — شد مطلع مثنوی [illegible] او

گویا نتوان شمر دلب را
جائز نبود بقول استاد
لیلے گر دید کاکل قیس
درباغ سخن نشاند شمشاد
عالی کششے زشاہد غیب
در دست تلاش او چو افتاد
عقاکہ برائے وصل محبوب
از دستش پائمال بیداد
چیزے دگرست ساقی غم
نقلش نبود مجوز الحاد
لیکن بہ بیان ہر روایت
با قول انس زجمع اسناد
در مدح پیمبران پیشین
فیض روح القدس بامداد
امید و رجا کہ اہل معنے

اگر بے غم عشق کرد فریاد
معشوق زمانہ عشق را خواند
شیرین شدہ است جان فرہاد
تشبیہ دگر بآن کشش کرد
کان ہست کمند مصر و نوشاد
مستقبل و حال را یکے کرد
کے شوق فتد بقید میعاد
تا موقع حرمت مے ناب
رویش یا رب کسے مبیناد
کلکش باداے حسن تحریر
بے بیش و کم تمام رو داد
با معنی ما حصل و سجا
نطق پا کش فرشتہ ارشاد
عرش مداح آنکہ مولا
بر ہر حرفش ہند صد صاد
توقیع قبول و زینش باد

گفتن سخنے بغیر تمہید
شد داین صفحہ حیرت آباد
از قامت و قیامت آراست
کز وے شدہ حسن عشق برباد
ہنگام گریز دامن حشر
این طرز عجیب کرد بنیاد
آمد مقبول طبع و آورد
در نہم ادب نہ کردہ انشا باد
رندے بیباک اگر طلب کرد
در صرف نہر معنی آزاد
بنگر آیات پاک مصحف
تشریح لطیف شد فوائد باد
در نعت خاتم رسالت
با خلعت لطف خود کند شاد
تاریخ و دعا کہ یا الٰہی

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی اے خلف صغر جناب مصنف ظلہ

چون ابوالحسن حسن بنوشت حال انبیا
در شفاعت آرزو بودش بیانی ناگہان

با کمال خوبی تحریر و تحقیق سخن
رفت آن واصل بحق پیش خدائے ذوالمنن

در ظهور آورد اکنون مقصدِ او این او | محسنِ من والدِ من کعبۂ ملجاے من
بارک اللہ معنیِ موزون کہ در مصرِ خیال | جانِ عشاقِ سخن یا یوسفیِ گُل پیرہن
بر سرِ ہر صفحۂ حرف از فیضِ ممدوحِ کریم | لالۂ اندر چمن یا نورِ شمعے در لگن
شوخیِ ہر مصرعِ رنگین فداے شانِ خود | خوبیِ ہر لفظ میگردد بگردِ خویشتن
بر سرِ میدانِ محشر آتشے اندر تپش | در بہارستانِ رحمت سلسبیلے موجزن
از صفاتش وجہ گویم خود بتر فرمودہ است | حضرتِ والا ابرار مولوی نور الحسن
دوش چون پرسیدم من سالِ تاریخش سروش | گفت نقش نوری ز انوارِ کرامات حسن

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبعِ بلند و فکرِ آسمان پیوند جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی [illegible]

جناب حضرت استاد نے خوب | لکھا نقش و نگارِ یوم ساعت
جو ہو منظورِ دل تاریخ سیفی | کہو نقاشِ آشوبِ قیامت

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر رشید الدین صاحب رشید منصرم ایلیہ

رشید ایسا شفاعت نامہ ہے کون | ہو جس میں یہ فصاحت یہ بلاغت
قیامت کا بیان ایسا کہ گویا | ہے محشر آج کی ہر ایک ساعت
مقابل آبِ رحمت کا وہ چھڑکاؤ | ہو جس سے سرد بازارِ قیامت
نجاتِ عاصیان فیضِ نبی سے | بروحش صد سلام و صد تحیت
وہی توحید کے لایا تھا اسکے | جو تھی دنیا میں پھیلی شامِ ظلمت
قیامت میں اسی کی آبرو سے | ملیگی خاک میں عصیاں کی شامت
تلاشِ ہر گنہگار ایسی ہوگی | کہ لیکر مشعلیں ڈھونڈھیگی جنت
لکھی ہاتف نے کیا تاریخِ پرنور | بیانِ نورِ مصباحِ شفاعت

قطعہ تاریخ از شیخ احمد علی صاحب مسیحون اکبرآبادی شاگرد جناب میرزا حاتم علی بیگ صاحب مرحوم

فصیح و شاعرِ نازک خیال و خوش بیان محسن
بلیغ و عالم و معنی شناس و نکتہ دان محسن

قیامت کی مضامین ہین عجب تصنیف عالی ہے
شفاعت نامہ شاہنشہ ہر دو جہان محسن

پڑھا جس دم مجھے سے چار جانب غل پڑا
کہ لوٹی سُننے والون نے بہارِ بوستان محسن

کہے جنت سُنکر روحِ مولانائے رومی کی
شرف یہ پہلوی پر رکھتی ہے ہندی زبان محسن

تری تیغ زبان کا معاف لو پانی جاتی ہین
عرب تک تا عجم اور ہند سے تا اصفہان محسن

تصدق نظم پر یہ ہوگئی وہ نظم لکھی ہے
زمین سے ہے صدائے مرحبا تا آسمان محسن

عوض نیکی بدی کا ریخ و راحت نار و جنت کے
اُسے پھر کیا کیا دکھائے ہین نشان محسن

چلینگے غول تراحون کے جب میدانِ محشر مین
تو ہونگے صورتِ یوسف میانِ کاروان محسن

ہوا نعتِ نبی کے فیض سے رتبہ بلند ایسا
عجب کیا ہے مکان ہو جو تمھارا لامکان محسن

صفا ایسی لطافت آب گوہر مین کہان ایسی
بجا ہے گر کہین کوثر کی دھوئی ہے زبان محسن

غزالانِ حرم آکر بچھائین شوق سے آنکھین
شفاعت نامہ پڑھنے کو قدم رکھین جہان محسن

عوض ہر بیت کے جنت مین گر بخشے خدا ہم کو
صلے مین حُسن بندش کے بلین حورجنان محسن

نہین آواز خستہ بلکہ ہر اک لفظ کہتا ہے
کہ گر نکلون ترے لب سے تو پھر جاؤن کہان محسن

مگر تعریف ختم الانبیا نے یہ شرف بخشا
کہ تھی لکنت سے پیاری جیسے موسیٰ کی زبان محسن

رسول پاک کا جس دم تصور آپ نے باندھا
دیارِ یثرب و بطحا ہوا ہندوستان محسن

خدا کے کام مین شرکت تمھاری عین ایمان ہے
وہ ہی مداح جسکا ہوا اُسکی مدح خوان محسن

شہِ عرش آشیان کے نقشِ پا جنکو سمجھتے ہین
بعینہ ہین وہ آنکھین کی تمھاری پتلیان محسن

نہ ایسا عاشقِ صادق نہ کوئی جان نثار ایسا
اویس اپنی زبان سے خود یہ کہتے ہین کہ ہان محسن

علیہ آپ پہ کو ہوا اعتکافِ روضۂ اقدس
بلال آتے تھے کعبے مین اگر بہرِ اذان محسن

مدینہ ہند سے ہے دور لیکن پاس ہے دل سے
وہان ہے جان مشتاق اور رہتی ہین یہان محسن

یہین چھوڑا جہان کے تمھون نے مال دُنیا کو
رہیگی ساتھ یہ دولت تمھارے جاودان محسن

خدا بخشے حیاتِ خضر و عیسیٰ آپ کو آمین
رہے اقبال و دولت اور عیشِ جاودان محسن

کبھی وہ روز آئے یہ کہین احباب خوش ہوکر
ادا کر کے فریضہ حج کا لو پہونچے وہان محسن

بہاؤن اشک ہین کیونکر نہ اپنی بدنصیبی پہ
کہان ہین پست قسمت اور کہان وہ آستان محسن

اگر تاریخ کے لکھنے کی تمکو فکر ہے شیون
کہو شیرین زبان عیسیٰ نفس معجز بیان محسن
۱۲ ۱۱

ذیل کی تاریخین بعد طبع اول آئین

قطعہ تاریخ از حسن نتائج افکار طبع عالی جناب چودھری محمد عنایت الٰہی صاحب رئیس قدیم بارہ ضلع میرٹھ

کرم فرما شفیقِ حال میرے مہربان محسن
شہِ لولاک کے مداح ممدوحِ جہان محسن

عدیم المثل ہے ہمتا وحیدِ عصر لاثانی
سخن سنج و سخن فہم و سخن کے قدردان محسن

بلاغت نے تمھاری شور ڈالا ہے صفاہان مین
فصاحت نے مسخر کر لیا ہندوستان محسن

تمھارے رشک سے سحبان نے اپنے کنجِ مرقد مین
خجل ہو ہو کے گڑ والین کفن کی دھجیان محسن

رقم جب نعت کرتے ہو قلم سے پھول جھڑتے ہین
جو پڑھتی ہو تو ہو جاتے ہین لب گہر فشان محسن

حسینانِ سخن جو ہین غرض الفاظِ رنگین سے
مزے دیتی ہین کیا کیا دل مین لیکر چٹکیان محسن

صلہ مین منھ تمھارا نور سے تابندہ کر دینگے
عجب تو یہ ہے صبحِ تجلی کا بیان محسن

کھلیگا انشاء اللہ گلشنِ فردوس مین رضوان
یہ غلمان ہین غلامی مین یہ حورین لونڈیان محسن

زمین سے عرش تک پہونچا ہے پایہ آپکا محسن | شب معراج کی لکھی جو تم نے داستان محسن
نسیم طبع نے کیا گل کھلائے ہیں شفاعت کے | تمھارے شعر ہیں سوسن کھلی ہے رطب اللسان محسن
حدیث پاک و قرآن سے نجات حشر دکھلا دی | تمھاری نظم دلبستہ نے ڈالی جان میں جان محسن
وہی تو بخشوائینگے جو ہیں محبوب خالق کے | ہر محشر میں لقب جنکا شفیع عاصیان محسن
وہی آدم کی پیشانی میں جنکا نور چمکایا | ہوا جنکے لیے حکم سجود قدسیان محسن
وہی جو باعث ایجاد عالم ہیں خدا شاہد | وہی سر دفتر دیوان حق شاہ شہان محسن
وہ امی جو بظاہر اور بباطن عالم و دانا | علوم اولین و آخریں جنپر عیان محسن
جنھوں نے لیلۃ المعراج اپنے خیر مقدم سے | منور کردیا روح الامین کا آشیان محسن
کیا طے سدرہ و رفرف کیا طے سب حجابوں کو | ملا جا کر ہیں جنکو مکان و لا مکان محسن
نہ نکلا کوئی کلمہ منھ سے بے الہام ربانی | فاوحی شان ہیں جنکی ہوا کر از نہان محسن
وہی ما زاغ کا سرمہ لگایا جنکی آنکھوں میں | خدا میں اور اون میں تھا تو فصل قوسین کمان محسن
یہ اک ادنیٰ اشارہ آپ کا ہے اور کیا کہیے | کہ آگے نطق کی بھی بند ہے گویا زبان محسن
وہی جنپر خدا نے ختم کردیں نعمتیں اپنی | وہی جنکا کیا دین حق نے اکمل بیگمان محسن
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ اور حیدرؓ ستون دین | فدا کیسے ہیں جنکے نام پر مال و جان محسن
اٹھا کر جنکی جانب ہاتھ بالحان داؤدی | بلال باوفا کہتے تھے مسجد میں اذان محسن
اویس عاشق صادق نے جنکے عشق میں دندان | سراسر توڑ ڈالے کر دیا خالی دہان محسن
ملائک پاسبانی میں ہیں اونکی رات دن حاضر | فلک رتبہ ہوا جنکا زمین پر آستان محسن
وہی مولا ہمارے اور ہم ادنیٰ غلام انکے | ہمارا تاج سر پاؤں کی اونکی جوتیاں محسن
یقین ہے وہ مجھے بھی یاد فرمائینگے محشر میں | ابھی ہم راہ دین آ کے لگی ہیں ہچکیاں محسن

سلام انپر ہزاروں جاویں اسی گھڑی ہر پل
تصدق انپہ ہر ساعت شہ و پیکران محسن
عنایت کرو شفا پر ختم رکھو ہاتھ سر جا
رہو آباد تم بادین و دولت شادمان محسن

ایضاً

ہوئی حیرت پہ حیرت کیا شفاعت نامہ لکھا ہو
مضامین شگفتہ ہیں خزان کی داستان محسن
بلائیں لیتے ہیں صبح طرب روز قیامت کی
بیان حال ہیرنگی ہیں یہ نیرنگیان محسن
پئے تاریخ سرمہری سخن کی ہاتف کہتی ہے
کہ شنوی نامہ شیرین زبان رنگین بیان محسن ۱۳۱۱ھ

ایضاً

سخنور نکتہ دان شیرین زبان رنگین بیان محسن
نہیں ہے نعت گوئی میں کہیں انکا کوئی ہمسر
شفاعت نامہ کا ہی عالم بالا میں بھی چرچا
زروئے داد کہتے ہیں ملک مداح پیغمبر ۱۳۱۲ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر معنی آفرین جناب سراج الدین احمد صاحب کنتوری

تازہ تصنیف محسن صاحب جاہ
سنہ ۱۳۱۲ھ
زیبا شدہ بے مثال احسنت احسنت
سنہ ۱۹۵۰ بکرمی
بنوشتی این چہ تازہ محشر نامہ
سنہ ۱۸۹۴ع
ای محسن باکمال احسنت احسنت
سنہ ۱۳۰۱ف

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب سنبلستان رحمت جو مجموعہ آٹھ کتب نعتیہ کا ہے۔ شنوی صبح تجلی شنوی چراغ کعبہ سراپا رسول اکرم شمس نعتیہ۔ مدیح خیر المرسلین۔ مدائح خاتم النبیین۔ انیس آخرت شنوی شفاعت و نجات ان میں سے اکثر رسالے علیحدہ بھی مطبع نامی سے شائع ہو چکے ہیں اب بصورت کلیات نعتیہ حضرت مولوی محمد محسن صاحب دام فیوضہ اول بار ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق مارچ سنہ ۱۸۹۴ع خاکسار ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد کے اہتمام سے

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا